فان تنازعتم في شيء فردوه الى الله والرسول

نحمد الله العزيز ومن [illegible] الخطاب من كتب الفقه
على مذهب ابو حنيفة نعمان بن ثابت [illegible] رحمهما الله العظيم [illegible]

وقار الاسلام

في

نماز [illegible]

للفاضل الاجل والمحدث الاكمل مولانا [illegible] الله
عرف [illegible] بن نور الدين غفر الله ذنوبه وستر عيوبه آمين

قد طبع في مطبع فخر نظامي حيدرآباد [illegible] الملك



بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ احدہ وصلی اللہ علی رسولہ لا نبی بعدہ

کتاب النکاح

شرع مین نکاح ایسے عقد کو کہتے ہین جو قصداً ملک متعہ او ثبانہ سے وارد ہوتا ہے کہ	مقالہ
(صفت) حالت اعتدال مین نکاح کرنا سنت مؤکدہ ہے اور شدت شہوت مین	مقالہ
واجب ہے۔ اگر وقت غلبہ شہوت کے یقین ہوجائے زنا کا بدون نکاح کے۔	
تو اسوقت نکاح فرض ہے۔ اگر نکاح کرنے مین یہ خوف ہو کہ مرد کی طرف سے	مقالہ
ظلم صادر ہوگا تو اسکو نکاح کرنا مکروہ ہے۔	
(رکن) ایجاب وقبول ہے۔ ایجاب وہ کلام ہے جو پہلے صادر ہو خواہ مرد کی	مقالہ
طرف سے ہو یا عورت کی طرف سے۔ اور اوس کے جواب کو قبول کہتے ہین	
ایجاب اور قبول ایک مجلس کا ہو ایجاب کا کلام اول اور قبول کا کلام ثانی ہے	مقالہ

مقالہ (معنی نکاح) حقیقی معنی جماع ہے اور مجازی معنی عقد ہے حقیقت مقدم ہے مجاز پر
جب حقیقی معنی متعذر ہوگا تو وہان پر مجازی معنی لیا جائیگا کبھی بغیر تعذر کے بھی مجازی
معنی لیا جاتا ہے (لغت مین نکاح ملانیکو کہتے ہین) درالمختار۔

مقالہ جو ایجاب اور قبول سے ہوتا ہے وہ عقد اور عہد ہے۔ ایضًا

مقالہ نکاح۔ ایک کے ایجاب اور دوسرے کے قبول سے ہوتا ہے۔ جبکہ ایجاب اور
قبول موضوع ہون فعل ماضی کیلئے کہ فعل ماضی بہتر دلالت کرتا ہے تحقق اور وقوع پر
کیونکہ زمانہ حال کی کچھ حقیقت نہین ایجاب اور قبول کیلئے صیغہ ماضی کا معین ہونا
ضرور ہے۔ ہدایہ۔ وعالمگیری۔ ودرالمختار۔

تمثیلات

مقالہ جیسے کوئی کہے۔ نکاح کیا مین نے اپنا یا اپنے بیٹے کا یا موکل کا تجھسے۔ اس کلام اول کو
ایجاب کہتے ہین (مرد کہے یا عورت) دوسرا کہے مین نے قبول کیا اپنی ذات کے
واسطے یا اپنے بیٹے کے واسطے یا اپنے موکل کے واسطے دوسرے کلام کو قبول
کہتے ہین۔ خواہ مرد کہے یا عورت۔

مقالہ یا ایک دو لفظون کا ماضی ہو دوسرے استقبال۔ اور استقبال سے مراد امر کا
صیغہ ہے جیسے کہ مرد کہے ولی سے یا عورت کہے وکیل سے کہ میرا نکاح کردے
یا خود عورت سے کہے کہ میرا نکاح اپنی ذات سے کردے یا یون کہے تو میری جورو
ہوجا پھر دوسرے شخص نے کہا اوسی مجلس مین کہ مین نے نکاح کردیا یا قبول کیا
یا مان لیا تو یہ قول قایم مقام ہجاے ایجاب اور قبول عاقدین کے ہوگا تو نکاح صحیح ہوجائیگا

شرایط نکاح

مقالہ ۱۱ جو شخص نکاح باندہنے والا ہے اوسکا عاقل و بالغ و حر ہونا شرط ہے۔

مقالہ ۱۲ محل نکاح کا بھی ہو یعنے ایسی عورت ہو جسکو شرع نے حلال کیا ہو۔

مقالہ ۱۳ دونون عقد باندہنے والونمین سے ہر ایک کو دوسرے کا کلام سننا شرط ہے۔

مقالہ ۱۴ گواہونکا ہونا شرط ہے۔ گواہی مین چار باتین شرط ہین۔ آزادی۱ عقل۲ بلوغ۳ اسلام۴

مقالہ ۱۵ دونون گواہ دونون عقد باندہنے والون کا کلام معاً سنین۔ فتح القدیر۔

مقالہ ۱۶ اگر ایک گواہ نے فقط مرد کا کلام سنا اور دوسرے نے فقط عورت کا کلام سنا پہر دونون نے عقد کو دوہرایا اور اوس مرتبہ جس گواہ نے پہلے مرد کا کلام سنا تھا اوس عقد مین فقط عورت کا کلام سنا اور جس نے پہلے عقد مین عورت کا کلام سنا تھا اوس نے فقط مرد کا کلام سنا اور اس سے زیادہ کچہہ نہین سنا پس اگر یہ دونون عقد دو مجلسون مین واقع ہوے ہین تو باتفاق عقد جائز نہوگا۔ عالمگیریہ

مقالہ ۱۷ اور اگر ایک ہی مجلس ہے تو عامۂ علما نے فرمایا ہے کہ یہ عقد منعقد نہوگا۔

مقالہ ۱۸ اور بعضون نے کہا ہے کہ عقد منعقد ہو جاے گا۔

مقالہ ۱۹ گواہون کا سمجہنا بھی شرط ہے اور یہی صحیح ہے۔

مقالہ ۲۰ اگر کسی نے اللہ تعالی اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی گواہی پر نکاح کیا تو نکاح جائز نہوگا۔ عالم

مقالہ ۲۱ ایک عورت نے ایک مرد کو وکیل کیا کہ اپنے ساتہہ میرا نکاح کرلے پس وکیل نے گواہون کے روبرو کہا کہ مین نے فلان عورت سے نکاح کرلیا مگر گواہون نے اوس عورت کو نہ پہچانا تو نکاح جائز نہوگا۔ جبتک کہ وکیل نہ کہے اس عورت کا نام اور اوس کے

باپ اور دادا کا نام بیان نہ کرے۔ درالمختار

مقالہ ۲۲ دادا کا نام بیان کرنا بھی شرط ہے اور یہہ ہی صحیح ہے اور اسی پر فتوی ہے۔ درالمختار

مقالہ ۲۳ اگر عورت کے چہرے پر نقاب ہو اور گواہ اوسکو نہ پہچانتے ہون تو نکاح جایز نہوگا اور یہہ ہی صحیح ہے۔ درالمختار

مقالہ ۲۴ اگر گواہ پہچانتے ہون کہ اوسی عورت کو وکیل نے مراد لیا ہے تو نکاح جایز ہوگا۔ محیط

مقالہ ۲۵ ایجاب و قبول دونونکا ایک مجلس مین ہونا شرط ہے۔

مقالہ ۲۶ ایجاب سے قبول خلاف نہو۔

مقالہ ۲۷ اگر ایک عورت نے اپنی نفس کو مرد کے نکاح مین بعوض ہزار روپیہ مہر کے دیا اور مرد نے اوسکو بعوض دو ہزار روپیہ کے یا پانسو روپیہ کے قبول کیا تو صحیح ہے موافق قول مفتی بہ کے۔ عالمگیری

مقالہ ۲۸ زوج اور زوجہ ہر دو کا معلوم ہونا شرط ہے۔ اگر کسی کے دو پسر ہون اوس نے اپنے ایک لڑکے کے واسطے قبول کیا تو بغیر بیان نام کے نکاح جایز نہوگا۔ یہی حکم لڑکی کا بھی ہے

مقالہ ۲۹ نکاح کی اضافت کل بدن کے طرف کرنا شرط ہے یا بعض کے طرف جو کل بدن سے تعبیر ہوتا ہو۔

مقالہ ۳۰ اگر نصف عورت کے طرف اضافت کریگا تو اسمین دو روایتین ہین صحیح یہہ ہے کہ نکاح جایز نہ ہوگا۔ قاضی خان

باب در بیان محرمات نکاح۔ یہہ چار قسم ہین

مقالہ ۳۱ قسم اول ماں۔ دادی۔ پردادی۔ بہن سگی۔ نانی۔ پرنانی اوپر تک اور سوتیلی ماں

اور سوتیلی دادی۔ یا علاتی یا اخیافی ہون۔ پوتیان۔ بیٹیان۔ پھوپیان۔ خالیہ

بہانجیان۔ اور پرپوتیان۔ اور پرنانیان۔ یہہ بوجہ نسب کے حرام ہین۔ درالمختار

مقالہ ٣٢ قسم دوم۔ جو سسرال کی وجہ سے حرام ہین وہ چار ہین۔

مقالہ ٣٣ خوشدامن اور اوسکے مان۔ اور پرنانیان بی بی کے۔ اپنے ربیبہ جو پہلے خاوند سے ہون۔ جبکہ اس عورت سے دخول کیا ہو۔

مقالہ ٣٤ اگر بندہ کو بغیر دخول کے طلاق دے تو اوسکی بیٹی سے نکاح جایز ہے۔ عالمگیری۔ درالمختار

مقالہ ٣٥ ستبنہ۔ بیٹے کی زوجہ بعد وفات یا طلاق کے نکاح کرنا جائز ہے۔ درالمختار

مقالہ ٣٦ حرمت مصاہرت کی نکاح صحیح سے ثابت ہوتی ہے نہ نکاح فاسد سے۔ درالمختار

مقالہ ٣٧ جس عورت سے زنا کیا تو اوسکی مان اور دادی اور نانی اور پرنانی اور پرنانیک حرام ہوجاتے ہین۔ فتح القدیر۔ درالمختار۔

مقالہ ٣٨ زنا اور لمس بطریقہ شہوت منتشر ذکر ہوا اور نظر داخل فرج کی شہوت سے واجب کرتی ہے حرمت مصاہرت کو۔ اور اسی پر فتوی ہے۔ عالمگیری

مقالہ ٣٩ دعد شہوت کی مردین اجب منتشر ذکر ہوا یا پرنک انتشار ہے عورت اور مجنون مین اشتہائے قلبی ہے گو لذت نہو بشرطیکہ انزال بھی نہو یہہ ہی قول صحیح ہے۔ عالمگیری۔ در۔ عالمگیری

مقالہ ٤٠ اگر انزال ہوگیا وقت لمس کے یا وقت نظر کے حرمت مصاہرت کی ثابت نہوگی کیونکہ یہہ غیر داعی ہے طرف وطی کے۔ درالمختار

مقالہ ٤١ اگر مرد نے عورت کی دبر کو دیکھا تو حرمت مصاہرت ثابت نہوگی۔ درالمختار

مقالہ ٤٢ دبر کی وطی سے حرمت مصاہرت ثابت نہین ہوتی کیونکہ یہہ غیر محل ہے۔ ملتقط۔ ہدا

مقالہ ٤٣ نو برس کی لڑکی محل شہوت ہے اس سے کم سن کی لڑکی مشتہات نہین ہوتی اسی

فتوی ہے۔ عالمگیری۔

مقالہ ۴۴ اگر سات و آٹھہ برس کی لڑکی ہے تو اس صورتمین فتوی دیا ہیکہ مشتہات نہین ہے۔ در

مقالہ ۴۵ اگر لڑکی بہت موٹی تازی ہو تو ایسی صورت مین سات آٹھہ سال کی لڑکی مین بھی حرمت کا فتوی ہوگا۔ در المختار۔

مقالہ ۴۶ حرام ہے نکاح ان عورتون سے جو عبادت کرین بت یا آفتاب یا نجوم یا عمدہ صور کی اور عورتین فرقہ معطلہ اور زنادقہ و باطنیہ و اباحیہ و مجوسیہ اور مشرکہ یہہ سب مذہب باطل ہین۔ عالمگیری۔ در المختار

مقالہ ۴۷ اہل اسلام کو کتابیہ سے نکاح کرنا جائز ہے خواہ دار الحرب مین ہو یا دار السلام مین۔ در المختار

مقالہ ۴۸ مرتد عورت سے نکاح حرام ہے۔ در المختار۔

مقالہ ۴۹ دو بہنون کا ایک نکاح [illegible] جمع کرنا حرام ہے۔ صحیح البخاری و در المختار۔

مقالہ ۵۰ خالہ اور بہانجی یا بھتیجی [illegible] پھوپی کا جمع کرنا ایک نکاح مین حرام ہے۔ در المختار

مقالہ ۵۱ عدت والی عورت کی [illegible] پہوپی یا بہانجی یا بھتیجی سے نکاح کرنا حرام ہے۔ در المختار

مقالہ ۵۲ حاملہ عورت کا نکاح جائز نہین [illegible] ہو حمل کیون نہو۔ بخاری در المختار و عالمگیری۔

مقالہ ۵۳ زانی مرد کو زانیہ عورت [illegible] کی حالت حمل مین جائز ہے بشرطیکہ یہہ حمل اس مرد کا نہو۔ در المختار۔

مقالہ ۵۴ نکاح تو حاملہ سے جائز ہے لیکن وطی حرام ہے جبتک وضع حمل نہو نزدیک امام صاحب و امام محمد کے اسیپر فتوی ہے۔ عالمگیری۔

مقالہ ۵۵ جائز جمع کرنا ایک نکاح مین ہندہ کا اور اسکے بیٹے کی جورو کا جو پہلے خاوند سے ہو بعد انتقال یا طلاق کے۔ در المختار

مقالہ ۵۶ اگر دو بہنوں کا نکاح ایک ایجاب قبول سے ہو تو دونوں مین جدائی کیجاتی ہے۔ در المختار

مقالہ ۵۷ اگر دو بہنوں کا ایجاب قبول علیحدہ علیحدہ کیا ہے اور معلوم نہ ہو کہ پہلے کس سے کیا گیا تو جدائی کیجاویگی دونوں مین اسواسطے کہ اول معلوم نہین اور یہ جدائی طلاق نہین بلکہ فسخ اگر دخول نہین کی تو ہر ایک

مقالہ ۵۸ کو نصف مہر ملیگا بشرطیکہ مہر برابر ہو مقدار مین اور اگر دونوں کا مہر مختلف ہے تو ہر ایک اگر دونوں کا مہر معلوم ہے کہ فلانی کا اتنا اور فلانی کا اتنا تو ہر ایک کو اوسکی چوتہائی مہر ملیگا اگر یہ معلوم ہو کہ ایک کے لئے ایک ہزار اور دوسرے کیلئے دو ہزار تو اس صورت مین جو کمتر ہوگا اوسکا نصف ملیگا یعنی ایک ہزار کا نصف۔ در المختار۔

مقالہ ۵۹ اگر دونوں بہنوں مین جدائی بعد دخول کے کی تو دونوں کا مہر کامل واجب ہوگا۔ در المختار

مقالہ ۶۰ اگر ایک سے دخول ہو گیا ہے اور دوسری سے نہین تو مدخولہ کو کامل مہر ملیگا اور دوسری کو نصف۔ در المختار۔

کتنی عورتین نکاح مین جائز ہین

مقالہ ۶۱ صحیح ہے نکاح چار عورتوں حرہ سے اور آزاد کو چار لونڈیوں سے چار سے زیادہ جائز نہین۔ در المختار

مقالہ ۶۲ چار عورتوں سے زیادہ کتنی ہی لونڈیاں ہوں جائز ہین بطریق ملک۔ در المختار۔

مقالہ ۶۳ حرہ عورت کے اوپر لونڈی کا نکاح کیا مکروہ ہے۔ در المختار

احکام نکاح موقت اور متعہ اور معلق کے

مقالہ ۶۴ (باطل ہے نکاح موقت) نکاح موقت اسکو کہتے ہین کہ ایک مدت معین تک نکاح کرنا

اوسکو نکاح موقت کہتے ہین۔

مقالہ ۶۵ (فرق متعہ اور موقت مین) متعہ مین لفظ متعہ کہنا ضرور ہے اور موقت مین لفظ نکاح یا تزویج لازم ہے اور متعہ مین تعین مقدار مہر کی لازم ہے موقت مین نہین اور متعہ مین گواہ ہونگا ہونا ضرور نہین بخلاف موقت کے۔ عالمگیریہ و درالمختار۔

مقالہ ۶۶ اگر نکاح کیا عورت سے اس شرط پر کہ ایک ماہ کے بعد طلاق دے تو شرط باطل ہوگی اور نکاح صحیح ہوگا۔ درالمختار

مقالہ ۶۷ نکاح کا معلق کرنا شرط پر صحیح نہین۔ مثلاً۔ فاطمہ نے کہا مین نے تجھسے نکاح کیا اگر میرا باپ راضی ہوگا دوسرے نے قبول کیا تو نکاح منعقد نہوگا بوجہ معلق ہونیکے۔ عام۔ در

احکام شرط و اضافت

مقالہ ۶۸ صحیح نہین ہے اضافت کرنا نکاح کے زمانہ آیندہ کے طرف۔ مثلاً تجھسے نکاح کرونگا کل یا پرسون تو یہہ صحیح نہوگا۔ درالمختار

مقالہ ۶۹ (شرط فاسد) سے نکاح باطل نہوگا جیسا نکاح کرنا اس شرط پر کہ مہر نہ دونگا۔ تو اس صورت مین شرط باطل ہے اور نکاح صحیح۔ درالمختار۔

باب اولیا

مقالہ ۷۰ باب اولیا کے بیان مین۔ اولیا جمع ولی کی ہے جو شرعاً دوسرے کے امور کا متولی ہو ولایت چار قسم پر ہے۔ قرابت ۱۔ ولاء ۲۔ امامت ۳۔ ملک ۴۔ بحرالرائق۔

مقالہ ۷۱ عورت کے واسطے ولی سب سے اقرب اوسکا بیٹا ہے۔ پھر پوتا ۲۔ پھر اسی طرح

نیچے درجہ تک پہر باپ پہر دادا پہر پردادا اوپر کے درجہ تک پہر حقیقی بہائی پہر علاتی بہائی پہر حقیقی بہائی کا بیٹا پہر علاتی بہائی کا بیٹا اگرچہ نیچے درجہ ہون ہو پہر عورت کا حقیقی چچا پہر علاتی چچا پہر حقیقی چچا کا بیٹا پہر علاتی چچا کا بیٹا اگرچہ نیچے تک ہو پہر باپ کا حقیقی چچا پہر باپ کا علاتی چچا پہر ان دونون کی اولاد اسی ترتیب سے پہر اوس کے دادا کا حقیقی چچا پہر دادا کا علاتی چچا پہر ان دونون کی اولاد اسی ترتیب سے پہر وہ مرد جو عورت کا سب سے بعید عصبہ ہو۔ عالمگیری۔

مقالہ لڑکا نابالغ اور دیوانہ اور بے ہوش اور وصی خارج از ولایت ہین بنا بر مذہب صحیح کے۔ عالم

مقالہ ولایت کہتے ہین غیر پر اوسکا قول نافذ ہو جانے کو

مقالہ ثبوت ولایت کا چار سبب سے ہوتا ہے اول قرابت سے جیسے بیٹے کا باپ نکاح کردے دوسرے ملک سے جیسے لونڈی کا یا غلام کا مالک نکاح کردے تیسرے ولایت آزاد کرنے کی جیسے نکاح آزاد کا سید کردے چوتھے امامت جیسے نکاح لاوارث کا بادشاہ یا قاضی کردے۔ بحر الرائق۔

مقالہ فسق ولی کا ولایت کو قطع نہین کرتا۔ قاضی خان

ولی نکاح کو فسخ کرسکتا ہے یا نہ

مقالہ اگر عورت غیر کفو مین بغیر رضامندی ولی کے نکاح کرلے تو اصلا جائز نہ ہوگا ایسے پر فتوی ہے۔ عالمگیری۔ درالمختار۔

مقالہ عدم جواز کا فتوی بسبب فساد زمانہ کے دیا ہے اسواسطے نہ ہر کسی صاحب شرم و حیا ہے نہ عزت کا خیال ہے نہ ہر ولی کو نالش کا سلیقہ ہے۔ درالمختار

مقالہ ٨ فتوی امام صاحب کے قول پر ہے یعنے جب مکلفہ نے غیر کفو مین نکاح کر لیا بدون رضی ولی کے تو جائز ہے باکرہ ہو یا ثیبہ تو اس صورت سے معلوم ہوا کہ اس مسئلہ مین فتوی مختلف ہے یہان مفتی کو ضرور یاد رکہنا چاہئے کہ فتوی غور سے دے۔ عالمگیری۔ درالمختار

مقالہ ٩ ایک ولی کے رضامندی کافی ہے دوسرا کا تعرض قابل حجت نہوگا یعنے دوسرے کو حق فسخ نکاح کا نہین ہے بشرطیکہ ولایت مین برابر ہون۔ عالمگیری۔ درالمختار

مقالہ ١٠ اگر بھائی نے نکاح کر دیا بدون باپ کے تو باپ نکاح کو فسخ کر سکتا ہے۔

مقالہ ١١ اگر عورت کا ولی کوئی نہین تو وہ بذاتہا ولی ہے عقد صحیح و نافذ ہوگا اتفاقاً۔ درالمختار

مقالہ ١٢ اگر عورت نے بذات خود غیر کفو مین نکاح کر لیا تو صحیح نہین ایسی پر فتوی ہے۔ فتح القدیر

مقالہ ١٣ اگر عورت نے بذات خود کفو مین نکاح کر لیا تو جائز ہے۔ درالمختار

مقالہ ١٤ اس زمانہ مین تینون علما کا اتفاق ہے یعنے امام صاحب اور امام محمد اور امام ابو یوسف رح کفو اور غیر کفو مین نکاح صحیح اور نافذ ہیگا۔ فتح القدیر۔

مقالہ ١٥ اہل اسلام سنت جماعت ایک کفو ہین بقولہ تعالی انما المومنون اخوۃ

ولی کو حق جبر یا نہ

مقالہ ١٦ ولی کو جائز نہین کہ باکرہ کو مجبور کرے نکاح پر اسواسطے کہ سن بلوغ حق جبر کو قطع کر دیتا ہے۔ درو فتح

بیان استیذان عورت

مقالہ ١٧ سکوت اور ضحک اور تبسم اور بکا اذن ہے۔ درالمختار

مقالہ ١٨ جب اولیا کثیر ہون تو اوس صورت مین سکوت اذن نہوگا۔ درالمختار

مقالہ ۸۹ اگر ولی نے عورت کا نکاح کر دیا بعد اسکی عورت کو خبر پہونچے سنکر سکوت کیا تو یہ سکوت اذن ہوگا بشرطیکہ ولی واحد ہے۔

مقالہ ۹۰ اگر اولیا کثیر ہین تو صورت مذکور مین سب کی رضامندی ضرور ہے۔

مقالہ ۹۱ اگر شوہر کے مرنیکے بعد بالغہ کو خبر پہونچے تو اوسوقت سکوت اجازت نہوگا اسواسطے کہ نکاح خود باطل ہوگیا ہے

مقالہ ۹۲ اگر عورت نے دعوی کیا کہ میرے باپ نے میرا نکاح کر دیا ہے میرے اذن سے اور شوہر کے ورثار انکار کرتے ہین تو عورت ہی کا قول معتبر ہوگا۔ در المختار۔

مقالہ ۹۳ اگر عورت نے دعوی کیا کہ میرے باپ نے بدون میرے اذن کے نکاح کر دیا ہے جب مجھکو خبر پہونچے تو مین راضی ہوگئی اس صورت مین شوہر کے ورثار کا قول معتبر ہوگا۔ در المختار

مقالہ ۹۴ نکاح مین معرفت زوج کی ضرور ہے تاکہ عورت اور وکیل دونون اوسکو جان لین

مقالہ ۹۵ مبارکبادی کو قبول کرنا اور ہنسنا اور مثل ان افعالون کے دلیل رضامندی کی ہین۔ در المختار وغیرہ۔

ازالۂ بکارت

مقالہ ۹۶ ازالۂ بکارت بسبب کسی حادثے کے خارج حکم بکر نہین۔

مقالہ ۹۷ جس عورت کا بکر بوجہ کودنے یا زخم یا حیض جاری ہونے سے یا زیادہ عمر ہونیسے زائل ہوجاوے تو وہ عورت حقیقۃً باکرہ ہے اور جو بکر زنا سے زائل ہووے حکماً باکرہ ہے۔ در المختار

مقالہ ۹۸ باکرہ حقیقی ہو یا حکمی ہو اوسکا سکوت اذن ہے نطق کچھ شرط نہین۔ در المختار

مقالہ ۹۹ جس عورت کو زنا سے حد ماری گئی تو وہ باکرہ نہین۔ درالمختار

صغرسنی مین ولی کا نکاح کردینا

مقالہ ۱۰۰ اگر باپ نے نابالغ جانکر نکاح کردیا اور لڑکی نے کہا مین تو بالغ ہون نکاح صحیح ہے حالانکہ وہ قریب بلوغ کے ہے اس صورت مین اگر باپ یا زوج نے کہا کہ یہ صغیرہ ہے تو قول عورت کا ہی معتبر ہوگا۔ درالمختار

مقالہ ۱۰۱ اگر صورت مذکور مین زوج اور صغیرہ مین اختلاف واقع ہو تو صغیرہ کا قول معتبر ہوگا۔ درالمختار

مقالہ ۱۰۲ اگر باپ نے بیٹی کا نکاح ایک فاسق معروف سے کردیا تو نکاح صحیح نہوگا اسی پر امام صاحب اور صاحبین کا اتفاق ہے۔ درالمختار

باب الرضاع

مقالہ ۱۰۳ رضاعت دودھ دینے کو کہتے ہین اگر کسی عورت نے دودھ پلایا تو یہ عورت مرضعہ ہے اور بچہ رضیع ہے اور مرضعہ اس رضیع پر قطعاً حرام ہوجاتی ہے اسکے ساتھہ نکاح کرنا قطعاً حرام ہے جیسے اپنی مان سے جسکے پیٹ سے پیدا ہوا ہے اور رضاعت سے حرمت اسیطرح ہوجاتی ہے جیسے نسب سے۔ ایضا

مقالہ ۱۰۴ رضاعت شرع مین چھاتی سے چوسنے کو کہتے ہین خواہ وہ عورت حرہ ہو یا لونڈی۔ درعالم

مقالہ ۱۰۵ مراد رضاع سے حلق مین ڈالنا وقت مخصوص مین ہے۔ درالمختار

مقالہ ۱۰۶ مدت رضاع کی امام اعظم صاحب کے نزدیک اڑھائی برس ہین اور صاحبین کے نزدیک دو برس ہین صاحبین کا مذہب صحیح ہے دلیل صاحبین کی قال اللہ تعالی

والوالدات یرضعن اولادھن حولین کاملین اسی پر فتوی ہے۔ فتح القدیر

مقالہ ۱۰۷ دودہ رضاعت کی مدت مین قلیل اور کثیر برابر ہے جبکہ حلق مین پہونچ چکا ہو۔ ہدایہ

مقالہ ۱۰۸ اگر عورت کا دودہ اور پانی ملا کر دیا جو غالب ہوگا اوسیکا اعتبار ہوگا اور یہی حکم طعام کا بھی ہے۔ درالمختار وہدایہ

مقالہ ۱۰۹ اگر کواری عورت کو دودہ اتر آیا تو اس سے بھی حرمت رضاع ثابت ہوگی۔ ہدایہ

مقالہ ۱۱۰ بعد گذر جانے مدت رضاع کے یعنے بعد دو سال کے دودہ کے پینے سے حرمت ثابت نہوگی اسواسطے کہ یہ طفل مستغنی ہے دودہ سے جب دو سال پورے ہوگئے تو حق رضاع باقی نرہا اسی پر فتوی ہے۔ درالمختار وعالمگیریہ

مقالہ ۱۱۱ حق رضا مرد کے طرف منسوب ہوتا ہے جب عورت نے لڑکی کو دودہ پلایا تو وہ لڑکی اوسکے زوج پر حرام ہوگی یہ لڑکی اوسکی رضاعی بنت ہوگی۔ درالمختار

مقالہ ۱۱۲ جب ایک لڑکی اور ایک لڑکے نے ایک پستان سے دودہ پیا تو ان دونون کا نکاح آپسمین حرام ہوگیا وہ حقیقت مین بہن بہائی ہین۔ درالمختار

مقالہ ۱۱۳ رضیع پر خواہ لڑکا ہو یا لڑکی اوسکی رضاعی مان اور باپ اور ان مان باپ کے اصول وفروع نسبی ورضاعی دونون طرح کے سب حرام ہوجاتے ہین۔ عالمگیری

باب الکفاء کے بیان مین اکفا جمع کفو کی ہے بمعنی ہمسر کے

مقالہ ۱۱۴ کفو کئے معنون مین ثابت ہے۔ اول نسب مین۔ دوم اسلام ابا مین۔ سوم حریت مین چہارم مال مین پنجم دین مین ششم حرفہ مین۔

مقالہ ۱۱۵ قریش سب ایک کفو ہین۔ مہاجر اور انصار ایک کفو ہین صحیح تو یہی کہ سوا

قریش کے تمام عرب باہم کفو ہین۔ عالمگیریہ

مقالہ ۱۱۶ عرب کفو مین بعض اونکا بعض کے مہاجر اور انصار سب برابر ہین یہی مذہب صحیح ہے۔ درّ

مقالہ ۱۱۷ کل عرب ایک کفو ہین تفاضل کو اعتبار نہین۔ درالمختار

مقالہ ۱۱۸ کفو کا اعتبار مرد کے جانب ہے نہ عورت کے امام اعظم اور صاحبین کے نزدیک یہی مذہب صحیح ہے۔ درالمختار

مقالہ ۱۱۹ جب عورت نے بذات خود کسی مرد سے نکاح کر لیا تو ولی کو اختیار تفریق باقی ہے بشرطیکہ شوہر شرافت مین کم ہو۔ درالمختار

مقالہ ۱۲۰ جبکہ عورت نے بذات خود غیر کفو مین اپنے برابر سے یا زیادہ تر سے نکاح کر لیا تو ولی کو حق تفریق باقی نہین ہے۔ درالمختار

مقالہ ۱۲۱ {دوم اسلام آبا} مین جو شخص خود مسلمان ہوا ہو وہ ایسے شخص کا کفو نہوگا جسکا ایک باپ ہی مسلمان ہوا ہے۔ قاضیخان

مقالہ ۱۲۲ جسکا باپ مسلمان ہو ایسے کا کفو نہوگا جسکے دو یا زیادہ باپ مسلمان گذرے ہون۔ عالمگیری

مقالہ ۱۲۳ {سوم حریت} جسکا باپ آزاد ہوا ہو وہ اصلی آزادہ عورت کا کفو نہین ہے۔ قاضیخان

مقالہ ۱۲۴ {چہارم مال} جو شخص مہر اور نفقہ دونون کا یا ایک کا مالک نہین ہے وہ کفو نہوگا۔ ہدایہ

مقالہ ۱۲۵ جو مرد مہر اور نفقہ کا مالک ہے وہ عورت کا کفو ہوگا اگرچہ یہ عورت مال کثیر رکھتی ہو اور یہی مذہب صحیح ہے۔ عالمگیریہ

مقالہ ۱۲۶ نفقہ مین ایک سال کا روزینہ معتبر ہے۔ ایضاً

مقالہ ۱۲۷ ایک روایت مین ایک مہینے کا روزینہ معتبر ہے اور یہی صحیح ہے۔ ایضاً

مقالہ ۱۲۸ اہل حرفہ کے حق مین اگر مہر دینے پر قادر ہوا اور ہر روز اسقدر کما تا ہے کہ عورت کے نفقہ کے واسطے کفایت کرتا ہے تو اوسکا کفو ہوگا اور یہی صحیح ہے۔ قاضیخان

۱۲۹ مقالہ (پنجم دینداری) دیانت مین کفات معتبر ہین اور یہ امام اعظم صاحب اور امام ابو یوسف کا قول ہے اور یہی صحیح ہے۔ ہدایہ

۱۳۰ مقالہ مرد فاسق عورت صالحہ کا کفو نہوگا۔ عالمگیری

۱۳۱ مقالہ امام اعظم صاحب کا صحیح مذہب یہ ہے کہ پرہیزگاری کی راہ سے کفات کا اعتبار نہین ہے

۱۳۲ مقالہ ایک مرد نے اپنی لڑکی کا نیک گمان کرکے نکاح کر دیا پھر باپ نے اوسکو دائمی شراب خوار پایا اور گھر والے اوس کے پرہیزگار ہین تو نکاح باطل ہوجاویگا بالاتفاق۔ عالمگیری

۱۳۳ مقالہ {حرفہ مین} امام اعظم صاحب نے ظاہر الروایت کے موافق حرفہ مین کفارت کا اعتبار نہین

۱۳۴ مقالہ دباغ۔ حجام عطار کے کفو نہوگا یہی صحیح مذہب ہے۔ قاضیخان۔

۱۳۵ مقالہ نسب کا اعتبار فقط عرب مین معتبر ہے عجمون نے اپنے نسبون کو ضائع کر دیا ہے عجم مین فقط حریت اور اسلام کو اعتبار ہے بدلیل قول الٰہی کے انما المؤمنون اخوۃ کچھ شک نہین کہ اہل اسلام سب بھائی برادر ہین عجم مین صرف اسلام کافی ہے اسلام کل امراض کے واسطے تریاق ہے۔

۱۳۶ مقالہ کفو کا اعتبار ابتدا مین ہے اگر بعد کو مرد عورت سے کمتر ہوگیا تو ولی کو حق اعتراض نہین۔ درالمختار

۱۳۷ مقالہ نکاح بدون کفو کے بھی صحیح ہے لیکن ولی کو حق اعتراض باقی ہے۔ درالمختار

باب المہر۔ ادنی مقدار مہر کے بیان مین

۱۳۸ مقالہ کم سے کم مقدار مہر دس درم ہے خواہ سکہ ہون یا خالی چاندی ہو تو بھی جائز ہے۔ عالمگیری

مقالہ ۱۳۹ سوا ے درم کے جو چیز ہے وہ وقت عقد کے جو اوسکی قیمت ہے اوس کے حساب سے درمون کے قایم مقام رکھے جاینگے یہ ظاہر الروایت کے موافق ہے۔ در المختار

مقالہ ۱۴۰ کپڑا یا کیلی یا وزنی چیز پر نکاح کیا اور اوس چیز کی قیمت وقت عقد کے دس درم ہے تو نکاح جائز ہوگا۔ در المختار

مقالہ ۱۴۱ نکاح صحیح ہے بدون ذکر مہر کے کیونکہ نکاح ایک ربط ایجاب قبول کا نام ہے

مقالہ ۱۴۲ اگر نکاح کر دیا غلے پر یا کپڑے پر بالعوض مہر کے یا مکان پر یا جانور پر وغیر ذلک پس اس صورت مین قیمت شرط ہے کمتر درجہ قیمت دس درم ہین مگر قیمت اسی وقت کی مراد ہوگی۔ ہدایہ و در المختار

مقالہ ۱۴۳ اگر مہر باندہنے کے وقت ضیافت اور جنس نہ بیان کی اشیا مذکورہ کی تو اس صورت مین صحیح نہوگا بسبب کثرت جہالت کے کیونکہ اوسمین امتیاز نہین ہوسکتی لہذا ان صورتون مین مہر مثل قرار دیا جائیگا۔ در المختار

مقالہ ۱۴۴ اگر اشیار مذکورہ مین وقت ادائی کے اول سے قیمت کم یا زیادہ ہوگی تو مہر باندہنے کے وقت قیمت کا اعتبار ہوگا۔ در المختار

مقالہ ۱۴۵ جو چیز مال متقوم ہے وہ مہر بھی ہوسکتی ہے۔ ایضاً

مقالہ ۱۴۶ بہتر مہر وہ ہے جو قبل دخول کے ادا کیا جاوے۔ در المختار

مقالہ ۱۴۷ اگر مرد نے اپنے غلام یا باندی کی خدمت پر نکاح کیا تو صحیح ہے۔ عالمگیری

مقالہ ۱۴۸ اگر طلاق دے قبل دخول یا خلوت صحیحہ کے تو نصف مہر مسما واجب ہوگا۔ در المختار

مقالہ ۱۴۹ اگر نکاح کیا بدون تقرر مہر کے تو مہر مثل لازم ہوگا۔ در المختار

مقالہ ۱۵۰ اگر نکاح بدون تقرر مہر کے ہوا ہے بعد کو شوہر مر گیا تو مہر مثل لازم دینا ہوگا گو دخول

کیا ہو یا نہ بشرطیکہ خلوت صحیحہ ہو چکی ہو۔ در المختار

مقالہ ۱۵۱ اگر نکاح کیا ایسی چیز پر جو فی الحال معدوم ہے تو مہر مثل ملیگا۔ ایضاً

مقالہ ۱۵۲ اگر نکاح کے وقت بعوض مہر کے تعلیم قرآن کو کردیا تو مہر مثل لازم ہوگا کیونکہ فقہا کے نزدیک تعلیم قرآن جائز نہیں ہے، اسواسطے مہر مثل واجب ہوگا۔ در المختار

مقالہ ۱۵۳ اگر وقت نکاح کے تعلیم قرآن کو مہر کردیا تو جائز ہوگا اسواسطے کہ متاخرین کا اسی پر فتوی ہے کہ تعلیم قرآن اور تعلیم فقہ کی اجرت لینا جائز ہے پھر جب اجرت لینا جائز ہوا تو مہر ہونا بھی جائز ہے اسواسطے کہ جس چیز کی اجرت لینا جائز ہے اوسکا مہر ہونا بھی جائز ہے فتح القدیر مین تعلیم قرآن کا مہر ہونا صحیح کہا ہے۔ فتح القدیر

مقالہ ۱۵۴ اگر مہر مسما مال متقوم نہین تو اس صورت مین تو مہر مثل واجب ہوگا جیسے شراب یا سور یا اشارہ غلام کے طرف کیا وہ حر نکلا۔ در المختار

مقالہ ۱۵۵ اگر مسلمان مرد نے مسلمان عورت سے مردار یا خون یا خمر یا سور پر نکاح کیا تو تسمیہ صحیح نہین

مقالہ ۱۵۶ اگر مہر مسما دس درم ہے یا زیادہ ہے تو عورتکو یہی ملیگا۔

مقالہ ۱۵۷ اگر تسمیہ مہر فاسد ہی ہے تو مہر مثل واجب ہوگا۔

مقالہ ۱۵۸ اگر مہر مسما دس درم سے کم ہے تو دس درم کامل ملینگے اصحاب ثلاثہ کے نزدیک۔ عالمگیری

فصل نکاح شغار مین

مقالہ ۱۵۹ معنی شغار زید نے اپنی بہن کا عمر سے نکاح کردیا اس شرط پر کہ عمر اپنی بہن کا نکاح زید سے کردے بغیر مہر کے نکاح مقابل نکاح کے ہوگیا اور دونون مہر سے محروم ہین۔ عالمگیری و در المختار

مقالہ ۱۶۰ دونوں عورتوں کو اوسکا مہر مثل ملیگا۔ عالمگیری

مقالہ ۱۶۱ تین باتوں سے مہر موکد ہوجاتا ہے ایک دخول دوم خلوت صحیح۔ سوم زوجہ یا زوج کے مرنے سے۔ عالمگیری و درالمختار

فصل متعہ کے بیان مین

مقالہ ۱۶۲ اگر دخول یا خلوت صحیح سے پہلے طلاق دے تو عورت کو متعہ ملیگا۔ عالمگیری

مقالہ ۱۶۳ متعہ جب واجب ہوتا کہ شوہر کی طرف سے فرقت پائی جاوے مثلاً طلاق دیدے یا ایلاکرکے الگ کیا یا لعان کیا یا مجبوب نکلا یا عنین ظاہر ہوا یا مرتد ہوگیا۔ ایضاً

مقالہ ۱۶۴ اگر عورت کے طرف سے فرقت پیدا ہو تو واجب نہوگا مثلاً عورت اسلام سے منکر ہوگئی یا شوہر کے بیٹے سے بوسہ لیا اور مثل اسکے۔ ایضاً

مقالہ ۱۶۵ اگر طلاق قبل دخول کے واقع ہو تو فقط متعہ واجب ہوگا۔ ایضاً

مقالہ ۱۶۶ واضح ہو کہ یہاں متعہ سے مراد متعہ شیعہ کا نہین ہے بلکہ جسکا ذکر قرآن مین فرمایا ہے یعنے تین کپڑے ہین قمیص اور چادر اور پاجامہ اور یہ کپڑے اوسط ہوں گے نہ بہت بڑھ کے نہ بہت گھٹ کے۔ محیط

مقالہ ۱۶۷ اگر اوسط درجہ کا آدمی ہے اوسکو قطن کے کپڑے دینا چاہئے اگر مرفع الحال ہے تو اوسکو ریشمی کپڑے دینا چاہئے اور یہی صحیح مرد کے حال کا اعتبار کیا جائیگا۔ ہدایہ

مقالہ ۱۶۸ بعض نے فرمایا ہے کہ دونوں کے حال کا اعتبار کیا جائیگا بعض نے اس کو صحیح کہا اور اسی پر فتوی ہے۔ عالمگیری

فصل مانع خلوت صحیح کے بیان مین

مقالہ ۱۶۹ دونون مین سے ایک حج فرض یا نفل کے احرام مین ہے یا روزہ فرض یا نماز فرض مین ہے یا حیض یا نفاس یا دونون کے ساتھہ وہان پر کوئی شخص سویا ہوا ہو یا دونون مین سے کسی کو مرض لاحق ہوگیا یا مرد کے ساتھہ دوسری جورو ہو یا دونون کے ساتھہ گھٹا کا ہو یا مسجد ہو یا حمام ہو تو خلوت صحیح نہوگی - عالمگیری

مقالہ ۱۷۰ اگر دونون کے ساتھہ عورتکی لونڈی ہو تو اسمین اختلاف ہے اور فتوی اسپر ہے کہ خلوت صحیح نہوگی - عالمگیری

مقالہ ۱۷۱ اگر چہار دیواری کے جسمین ایسا دروازہ نہین کہ جو بند کردیا جاوے تو وہان خلوت صحیح نہوگی اگر دروازہ ہو اور بند کردیا جائے تو خلوت صحیح ہوگی - عالمگیریہ

فصل مہر ہبہ کرنے کے بیان مین

مقالہ ۱۷۲ عورت کو اختیار ہے شوہر کو مہر ہبہ کردے قبل دخول ہو یا بعد دخول اور عورت کے اولیار کو کوئی اعتراض کا حق نہین ہے - شرح طحاوی

مقالہ ۱۷۳ اگر عورت نے کسی شرط پر مہر ہبہ کیا پس اگر شرط پائی گئی تو جائز ہے اور اگر شرط نہ پائی گئی تو مہر جیسا تھا ویسا ہی عود کرے گا - عالمگیریہ

فصل جب زوجین مین مہر کا اختلاف واقع ہو

مقالہ ۱۷۴ اگر وقت نکاح کے زوج اور زوجہ مین اختلاف مقدار مہر مین واقع ہو تو مہر مثل لازم ہوگا -

مقالہ ۱۷۵ اگر دونون کسیکے شاہد ہون تو اسکا قول بدین طور کہ دعوی پر قسم کہالے قبول ہوگا - عالمگیریہ

مقالہ ۱۷۶ اگر دونون کے پاس گواہ نہون تو پہلے دونون سے باہمی قسم لیجائیگی پہر اگر دونون قسم کہا گئے تو امام اعظم صاحب اور امام محمد کے نزدیک مہر مثل کا حکم قرار دیا جائیگا

اور یہی صحیح ہے۔ محیط

فصل جہیز کے بیان مین

مقالہ ۱۷۷ اگر اپنی دختر کو جہیز دیکر اوسکے سپرد کردیا توپہر استحساناً باپ کو یہ اختیار نہین ہے
کہ اوس سے واپس لیوے اور اسی پر فتوی ہے۔

مقالہ ۱۷۸ اگر دولہن والون نے سپرد کرنیکے وقت کچہہ لیا تو شوہر کو اختیار ہوگا کہ یہ واپس کرلے
اسواسطے کہ یہ رشوت ہے۔ بحر الرائق۔

مقالہ ۱۷۹ اگر لڑکی کو جہیز دیکر رخصت کیا پہر دعوی کیا کہ جو کچہہ مین نے اوسکو دیا تہا وہ بطور عاریت
تہا اور لڑکی نے کہا کہ یہ میری ملک ہے کہ تو نے مجہکو جہیز مین دیا تہا تو باپکا قول قبول نہوگا

مقالہ ۱۸۰ اگر رواج مشترک ہو کبہی جہیز ہوتا ہے اور کبہی عاریت تو باپ کا قول قبول نہوگا بعض
فقہا نے اسی تفصیل کو فتوی کے لئے مختار کہا ہے۔ نہر الفائق۔

مقالہ ۱۸۱ صغیرہ نے اپنے مان اور باپ و مال ذاتی سے کوشش کر کے جہیز تیار کیا تہا تاکہ وہ
بالغ ہوگئی پہر اوسکی مان مرگئی اور باپ نے سب جہیز اوسکے سپرد کردیا تو ورثا مستحق
حصے کے نہونگے۔ عالم۔

مقالہ ۱۸۲ ایک شخص نے اپنی لڑکی کے واسطے جہیز تیار کیا اور سپرد کرنے سے پہلے مرگیا پہر
باقی وارثون نے اپنے اپنے حصے کا دعوی کیا اگر جہیز کے وقت لڑکی بالغہ ہو تو
باقی وارثون کو حصہ ملیگا یہی صحیح ہے اسوجہ سے کہ بلوغ کے وقت اوسکا قبضہ نہ تہا۔

مقالہ ۱۸۳ اگر صغیرہ ہو تو باقی وارثون کو کچہہ حصہ نہ ملے گا اسواسطے کہ صغیرہ کا قبضہ وہی اوسکے
باپ کا قبضہ ہے۔ عالمگیری

باب الطلاق

۱۸۴ مقالہ طلاق عرف شرع مین رفع قید کو کہتے ہین اور مراد اس قید سے نکاح ہے اور جو نکاح مین ثابت ہین چنانچہ وطی اور حلت نظر اور تملیک تمتع وغیر ذلک خواہ قید فی الحال ہو جیسے طلاق بائن سے اور جیسے طلاق رجعی سے بعد گذرنے عدت کے اسواسطے کہ زوج کو عدت کے اندر رجعت کا اختیار ہے۔ عالم۔

۱۸۵ مقالہ اور اگر زوج عدت مین مرجائے تو زوجہ مطلقہ اوسکی وارث ہوگی۔

فائدہ عبداللہ ابن عمر روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مغضوب تر خدا کے نزدیک اسو حلال مین سے طلاق ہے۔ ابن ماجہ

۱۸۶ مقالہ طلاق کے تین قسمین ہین حسن۔ احسن۔ بدعی۔

۱۸۷ مقالہ حسن وہ طلاق ہے جو حالت طہر مین واقع ہوا اور دخول بھی کیا ہو پھر دوسری طلاق بھی طہر ثانی مین پھر تیسری طلاق طہر ثالث مین واقع ہو الحاصل تین طلاقین تین طہر مین واقع ہون بغیر دخول کے۔ کذا فی المحیط۔

۱۸۸ مقالہ احسن وہ طلاق ہے کہ ایک طلاق دے رجعی طہر مین اور جماع بھی نہین کیا اوس طہر مین چھوڑ دیا جاتک کہ عدت پوری ہوگی یا حاملہ تھی تو وضع حمل سے اوسنے فراغت پالی

۱۸۹ مقالہ۔ فائدہ۔ طلاق سنون وہ طلاق ہے کہ طلاق بھی حالت طہر مین ہوا اور صحبت بھی نکرے حالت طہر مین۔ عالمگیری۔

۱۹۰ مقالہ طلاق بدعی دو قسم ہے ایک باعتبار عدد کے ہے تین طلاق دیا ایکبار ایک لفظ سے یا تین طلاق ایک آن مین دین یا دو لفظون مین حالت حیض مین طلاق واقع کی

اور زوج گنہگار ہوگا۔ عالمگیری

مقالہ ۱۹۱ ثانی باعتبار وقت کے ہے مدخولہ بہا کو طلاق دے حالت حیض مین یا طہر مین مگر دخول کرلیا اوس طہر مین نفس طلاق تو واقع ہوگی۔ ایضاً

مقالہ ۱۹۲ اگر مدخولہ نہین ہے تو طہر اور حیض دونو برابر ہین یعنے حیض نہین آتا بسبب کم سنی یا کبرسنی کے۔ ایضاً

مقالہ ۱۹۳ ابن عمر کی حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عبداللہ بن عمر نے پوچھا یا رسول اللہ اگر تین طلاق ایکبار دے تو کیا فرمایا تو نے نافرمانی کی رب اپنے کی اور تیری عورت تجھسے جدا ہوگئی۔ فقہا نے بدعت سے مراد حرام کا حکم کیا کذا فی درالمختار۔

مقالہ ۱۹۴ الفاظ طلاق کے بھی تین ہین ایک صریح۔ دوسرا ملحق۔ تیسرا کنایہ۔

مقالہ ۱۹۵ طلاق صریح وہ ہے جو طلاق کے سوا اور معنون مین مستعمل نہوا اور نیت کی محتاج نہو جیسے لفظ طلاق اور طالق اور تطلیق اور مطلقہ کہ ان الفاظ سے طلاق پڑجاتی ہے خواہ نیت طلاق کی کرے یا نکرے لیکن وقوع طلاق مین عورتکا خطاب شرط ہے

مقالہ ۱۹۶ اور اگر عورت نے مرد سے طلاق چاہی ہو اور مرد نے طلاق طلاق طالق یا یون کہا کہ طلاق طلاق طلاق تو طلاق نہ واقع ہوگی اسواسطے ان الفاظون مین خطاب عورت کے طرف نہین۔ عالمگیری و درالمختار

مقالہ ۱۹۷ گاہے طلاق رجعی ہوتی ہے جیسے ایکبار یا دوبار طلاق دینا۔ ایضاً

مقالہ ۱۹۸ اور گاہے بائن ہوتی ہے جیسے تین بار طلاق دینا اور ملحق بصریح جیسے لفظ حرام اور تحریم کا کہ اوسمین بھی نیت کی حاجت نہین۔ درالمختار

مقالہ ۱۹۹ اور کنایہ وہ ہی جو طلاق اور غیر طلاق دونو پر محتمل ہو اسمین بدون نیت کے طلاق نہین پڑتی

مقالہ ۲۰۰ محل طلاق کا منکوحہ عورت ہے لونڈی محل طلاق مین داخل نہین مولا کیلئے۔

مقالہ ۲۰۱ مجنون اور نابالغ اور سوتے کی طلاق نہین واقع ہوتی۔ در المختار

رکن طلاق

مقالہ ۲۰۲ طلاق کا لفظ مخصوص ہے جو خالی ہو استثنار سے اگر انشاء اللہ کو لفظ طلاق مین شامل یا متصل کردیا تو طلاق نہ واقع ہوگی اسواسطے کہ لفظ مخصوص استثنار سے خالی نہین

مقالہ ۲۰۳ جائز ہے طلاق دینا حیض اور طہر مین قبل دخول کے۔ ہدایہ

مقالہ ۲۰۴ اگر عورت کم سن ہے یا بہت بڈہی ہے بسبب کبرسنی کے زوج نے ارادہ کیا طلاق کا سنت طلاق یہہ ہے کہ جب ایکماہ گذرے طلاق دے پہر دوسرا ماہ گذرے طلاق دے پہر تیسرا ماہ گذرے طلاق دے۔ یعنے ایکماہ کے فصل سے طلاق واقع ہوتا کہ شمار حیض و طہر برابر ہوجاوے۔ عالمگیری۔ و در المختار۔

مقالہ ۲۰۵ جائز ہے طلاق حاملہ کی عقب جماع کے۔ ایضاً

مقالہ ۲۰۶ اگر طلاق دے مرد حالت حیض مین واقع ہوگی لیکن سنت یہہ ہے جب حیض سے فارغ ہو طلاق دے پہر حیض سے فارغ ہو طلاق دے پہر حیض سے فارغ ہو طلاق دے تینون طلاقین طہر مین واقع ہون۔ عالمگیری و در المختار و ہدایہ

فصل صریح طلاق کے بیان مین

مقالہ ۲۰۷ طلاق صریح وہ ہے جو مستعمل نہو مگر اوسمین اگرچہ فارسی زبان مین ہو یا غیر اسکے

اورکوئی زبان ہو جو خاص اوسمین مستعمل ہون صریح اونکے صریح مین استعمال کرتے
ہون اور کنایات اونکے کنایات مین استعمال کرتے ہون جیسے عربی مین صریح اور کنایہ
ہے علیہ الفتوی۔ عالمگیری

مقالہ ۲۰۸ یعنے ایسے الفاظ ہون کہ سوا طلاق کے غیر معنی مین مستعمل نہو وہ صریح ہے چنانچہ
عربی مین طَلَّقتُكِ بہ تشدید لام طلاق صریح ہے یعنے مین نے تجھکو طلاق دی
اور أَنتِ اور مطلقہ یہہ الفاظ بھی تشدید لام صریح ہین اور تخفیف لام صریح نہین۔ درعالم

مقالہ ۲۰۹ طلاق مین شرط ہے کہ وہ عورت مقصود بالخطاب ہو تب طلاق واقع ہوگی اگر
مقصود بالخطاب وہ عورت نہین جیسے مسایل طلاق کو مرد نے عورت کے سامنے
لکھہ رکھا بطر تعلیم اور مثال کے طور پر تو طلاق نہ واقع ہوگی نہ قضاً نہ دیانتاً۔
کذافی حاشیۃ الطحطاوی

مقالہ ۲۱۰ ایک طلاق رجعی واقع ہوگی ان الفاظ مذکورہ سے جو ان الفاظ صریح کے معنی
رکھتے ہون جیسے مین نے تیری طلاق چاہی او مین راضی ہون تیری طلاق سے۔ درالمختا

مقالہ ۲۱۱ جب الفاظ صریح کو مخاطب کریگا خواہ عالم ہو یا جاہل طلاق واقع ہوگی بدون نیت
کے۔ عالمگیری و درالمختار

مقالہ ۲۱۲ اگر مرد نے کہا مین نے مقصود طلاق سے طلاق نہین کی بلکہ عورت کے ڈرانیکے
واسطے تو ظاہر مین اوسکی تصدیق نکیجاویگی۔ ایضاً

فصل تشبیہہ الطلاق کے بیان مین

مقالہ ۲۱۳ اگر تین انگلیون سے اشارہ کیا تو تین طلاق واقع ہونگی اوسمین معتبر وہ انگلیان

ہونگی جو کہلی ہین اور جو بند ہین وہ معتبر نہونگی ۔ قاضیخان ومحیط و در المختار

۲۱۴ مقالہ اگر عورت کو کہا تو مطلقہ ہے مثل عدد اس چیز کے حالانکہ ایسی چیز کا نام لیا جسکا عدد نہین جیسے شمس وقمر تو امام صاحب کے نزدیک ایک طلاق واقع ہوگی ۔ ایضاً

۲۱۵ مقالہ اگر طلاق کی اضافت ایسے عدد کے طرف کی جسکا نہونا معلوم ہے یا اوسکا ہونا یا نہونا مجہول ہے تو ایک طلاق واقع ہوگی ۔ عالمگیری

۲۱۶ مقالہ اگر کہا مرد نے تو مطلقہ ہے مانند ہزار کے یا مثل اسکے یعنے ہزار کے اگر تین طلاق کی نیت کی تو بالاجماع تین طلاقین واقع ہونگی ۔ ایضاً

۲۱۷ مقالہ اگر ایک کی نیت کی یا کچھ نیت نہ کی تو امام صاحب اور امام ابو یوسف کے نزدیک ایک طلاق بائن واقع ہوگی ۔ عالم گیری

۲۱۸ مقالہ اگر کہا کہ تو مطلقہ ہے ایک طلاق مثل ہزار کے ہے تو بالاتفاق سب کے نزدیک ایک طلاق بائنہ واقع ہوگی ۔ عالمگیری

۲۱۹ مقالہ اگر کہا کہ تو مطلقہ ہے مثل تین کے اگر تین طلاق کی نیت کی ہے تو تین طلاقین بائن واقع ہونگی ۔ ایضاً

۲۲۰ مقالہ اگر بعد دخول کے ایک طلاق دی اور کہا کہ مین نے اس طلاق کو بائن قرار دیا ہے یا تین تو صحیح یہی ہے کہ بائن ہوگی یا تین ۔ عالمگیری

فصل غیر مدخولہ کے بیان مین

۲۲۱ مقالہ اگر قبل دخول کے تین طلاق دین تو تینون واقع ہونگی اگر تین متفرق دین تو پہلے طلاق بائن ہوگی ۔ درالمختار

۲۲۲ مقالہ اگر مرد نے کہا عورت غیر مدخولہ سے کہ تو طلاق ہے ایکبار اور ایکبارگی یون کہا کہ تو طلاق ہے ان تینون صورتون مین ایک طلاق واقع ہوگی ۔ عالمگیری

۲۲۳ مقالہ اگر کہا مرد نے اپنی عورتون سے جو غیر مدخولہ ہین کہ میری عورت طلاق ہے میری عورت طلاق ہے پہر زوج نے کہا کہ مین نے اس طلاق کو مکرر سے اون دونون سے ایک عدد کی طلاق کا ارادہ کیا ہے نہ ان دونونکا تو اوسکی تصدیق نہوگی ۔ درالمختار

۲۲۴ مقالہ اگر غیر مدخولہ سے کہا کہ تو اکیس[۲۱] طلاق سے طلاق ہے تو تینون علما کے نزدیک تین طلاقین واقع ہونگی ۔ عالمگیری

۲۲۵ مقالہ اگر کہا گیارہ طلاقین تو بالاتفاق تین طلاق واقع ہونگی ۔ عالمگیری

۲۲۶ مقالہ اگر کہا کہ ڈیڑہ طلاق تو باتفاق دو طلاق واقع ہونگی ۔ عالمگیری

۲۲۷ مقالہ اگر نصف اور ایک طلاق ہے تو ایک طلاق واقع ہونگی اور یہی صحیح ہے ۔ عالمگیری

۲۲۸ مقالہ اگر غیر مدخولہ سے کہا کہ تو طلاق ہے بیک طلاق جسکے بعد دوسری ایک ہے اگر تو دار مین داخل ہوئی تو پہلے طلاق سے بائنہ ہوجائیگی ۔ درالمختار

فصل مکرر طلاق کے بیان مین

۲۲۹ مقالہ جب مکرر کہا الفظ طلاق کہ انت طلاق تو ہر ایک طلاق علیحدہ علیحدہ واقع ہوگی ۔ درالمختار

۲۳۰ مقالہ جب کہیگا کہ مین نے طلاق ثانی سے طلاق اول کی تاکید کی نیت کی تو باعتبار دیانت کے اوسکی تصدیق ہوگی نہ باعتبار قضا کے ۔ عالمگیری

۲۳۱ مقالہ اگر کہا تو طلاق بہت فاحش طلاق ہے یا اخبث طلاق یا اس سے بھی بری یا یہ کہ طلاق شیطان یا طلاق بدعت یا طلاق مثل پہاڑ کے ان سب صورتون مین طلاق

واقع ہوگی۔ عالمگیری

مقالہ ۲۳۲ اگر کہا کہ تو طلاق سخت یا ایک بھرے گھر بس وہ طلاق واحد بائن ہوگی بشرط نیت۔ درالمختار

مقالہ ۲۳۳ کہا کہ تو طلاق ہے عریض یا طویل پس یہ طلاق واحد بائن ہوگی۔ درالمختار

جب لفظ طلاق سے مراد قید سے چھوٹنا ہو یا غیر اس کے

مقالہ ۲۳۴ اگر کہا زوج نے کہ میری نیت طلاق صریح سے قید سے چھوڑنا ہے تو زوج کی دیانت پر عمل کیا جائیگا طلاق واقع نہوگی۔ درالمختار

مقالہ ۲۳۵ یا زبردستی سے زوج طلاق بولا پھر اوس نے قید سے چھوڑنیکا ارادہ بیان کیا تو اوسکی تصدیق ہوگی باعتبار حکم قضاء کے۔ درالمختار

مقالہ ۲۳۶ اگر طلاق صریح کے وقت وثاق یا قید کا لفظ صریح کریگا تو ظاہر مین اوسکی تصدیق ہوگی طلاق واقع نہوگی۔ ایضاً

مقالہ ۲۳۷ اگر کہا کہ اس شہر کی عورتین طلاق ہین اور زوجہ اوسکی اوسی شہر مین ہے تو طلاق واقع ہوگی۔ قاضیخان۔

مقالہ ۲۳۸ اگر مرد نے کہا اَنْتِ طَالِقٌ مَالَمْ اُطَلِّقْكِ یا مَتٰی لَمْ اُطَلِّقْكِ یعنے زوج نے کہا تو طلاق ہے دائماً تجھکو طلاق ندون یا جبتک کہ مین تجھکو طلاق ندون تاوقتیکہ تجھکو طلاق ندون اور یہ کلام کہہ کر زوج ساکت ہوگیا تو عورت فی الحال مطلقہ ہوگی بسبب سکوت کے اسواسطے کہ کلمہ متیٰ کا ظرف زمان ہے اوسیطرح کلمہ ما کا مفید ہے قائم مقام ظرف کے اگرچہ بمعنی شرط کے بھی مستعمل ہے

لیکن فقہاء نے اتفاق کیا ہے کہ یہان بھی وقت ہے۔ درالمختار

فصل نسبت کے بیان مین

مقالہ ٢٣٩ نسبت طلاق کے یا عورت کے طرف ہوگی یا اوسکے عضو کے طرف جس سے
کل بدن تعبیر ہوتا ہو جیسے گردن اور روح اور بدن اور جسد اور فرج اور چہرا اور

مقالہ ٢٤٠ جب نسبت اون عضو کے طرف ہو جنکا اطلاق کل بدن پر صادق آتا ہے
بشرطیکہ عرف مین بھی ان عضو کو بدن پر استعمال کرتے ہون اور مشہور بھی
ہون تو طلاق واقع ہوگی باعتبار قضاء کے بشرطیکہ الفاظ مذکورہ کے ساتھ نیت بھی
ہووے کذا فی فتح القدیر۔

مقالہ ٢٤١ اگر کہا تجھکو طلاق ہے مکہ معظمہ مین یا گھر مین یا سایہ مین یا دہوپ مین یا مثل اسکے
اس قول پر بالفعل طلاق واقع ہوگی قید مذکور کی کوئی ضرورت نہین یعنے موقوف
علیہ نہین زوج کی تصدیق کیجاویگی ان مثالون مین باعتبار دیانت کے نہ باعتبار قضاء کے۔ در

فصل قول لغو کے بیان مین

مقالہ ٢٤٢ اگر مرد نے کہا تو طلاق ہے میری موت کے ساتھ یا اپنی موت کے ساتھ تو یہہ
دونون قول لغو ہونگی۔ درالمختار

مقالہ ٢٤٣ اور اسیطرح لغو ہے یہ قول کہ تو طلاق ہے قبل اسکے کہ مین نکاح کرون یا یون کہے
کہ تو طلاق ہے کل تو طلاق واقع نہوگی اسواسطے طلاق مین ملکیت شرط ہے اور
ملکیت قبل از نکاح ثابت نہین ہوتی۔ درالمختار

مقالہ ۲۴۴ اگر کہا کہ تو مطلقہ ہے کوٹھری بھر کے تو ایک طلاق بائنہ واقع ہوگی لیکن اگر تین کی نیت کی ہو تو تین طلاق واقع ہونگی۔ ہدایہ

مقالہ ۲۴۵ اگر کہا عورت سے اس طرح منتشر انگلیون سے اشارہ کیا تو طلاق واقع ہوگی شا ردالیہ
کے شمار پر موقوف ہے۔ عالمگیری و در المختار۔

مقالہ ۲۴۶ اگر ایک کا اشارہ کیا تو ایک طلاق واقع ہوگی۔ ایضاً

مقالہ ۲۴۷ اگر دو کا اشارہ کیا تو دو طلاق واقع ہونگی۔ ایضاً

باب الکنایات۔ کنایات زبان کے علیحدہ ہین

مقالہ ۲۴۸ کنایات سے بدون نیت کے طلاق واقع نہین ہوتی۔ عالمگیری و در المختار

مقالہ ۲۴۹ اگر لفظ کنایہ مین نیت کی تو طلاق واقع ہوگی۔ ایضاً

مقالہ ۲۵۰ کنایات تین قسم پر ہین۔ حالت تسبین۔ حالت مذاکرہ الطلاق۔ حالت الغضب

مقالہ ۲۵۱ اور الفاظ کنایات کے بھی تین احتمال سے خالی نہین یعنے اونمین سے محتمل ہین دو کو یعنے عورت کے سوال طلاق کا رد اونمین سے نکلتا ہے اور جواب طلاق کو بھی محتمل ہین اور بعضے اونمین صلاحیت سب اور دشنام کی رکھتے ہین اور جواب طلاق کے بھی محتمل ہین اور بعضے وہ ہین کہ نہ رد سوال کے محتمل ہین اور نہ لیاقت سب اور دشنامی کی رکھتے ہین لیکن جواب البتہ رکھتے ہین۔ ایضاً

مقالہ ۲۵۲ الفاظ کنایات مین طلاق واقع ہوتی ہے مگر جب نیت طلاق کی کی یا کوئی ایسی حالت حال مین ہو جس سے صاف یہہ معلوم ہو کہ اس کنایہ سے مراد طلاق ہے تو اس صورت مین ایک طلاق رجعی واقع ہوگی۔ ایضاً

جو کنایات فقط جواب ہونے کی صلاحیت رکہتے ہین

مقالہ ۲۵۳ امرک ۱ - بیدک ۲ - اختاری ۳ - اعتدی ۴ - مبتسم یعنے تیرا کام تیرے ہاتہہ مین ہے - تو اختیار کر - تو عدت اختیار کر -

دوم جو فقط جواب اور رد کی صلاحیت رکہتے ہین

مقالہ ۲۵۴ اخرجی ۱ - اذہبی ۲ - قومی ۳ - تقنعی ۴ - استبری ۵ - تخماری ۶ - ترجم یعنے تو نکل جا - تو چلی جا - تو اٹہہ کہڑی ہو - تو تقنع کر - تو ستر کر - تو خمار اوڑہ

سوم جو فقط جواب اور شتم کی صلاحیت رکہتے ہین

مقالہ ۲۵۵ بریۃ - حبلک ۱ - بائن ۲ - حرام ۳ یعنے تیری رسی تیری گردن پر یہ استعارہ ہے عرب کے دستور سے جب اونٹنی کو چہوڑتے ہین تو اوسکی گردن مین رسی ڈالدیتے ہین بائن اور حرام کا ترجمہ صاف ہے یعنے تو جدا ہے اور حرام ہے

مقالہ ۲۵۶ امرک بیدک اور اختاری الفاظ کنایہ ہین اسمین تفویض طلاق ہے جبتک عورت طلاقہ نہوگی جبتک کہ وہ اپنی ذات کو طلاق نہ دے صاحب کنز الدقائق نے فرمایا ہے کہ اسمین اگر نیت طلاق کی زوج نے وقت دلالت حال طلاق کے تو طلاق واقع ہوگی بشرطیکہ قرینہ طلاق بہی موجود ہو -

مقالہ ۲۵۷ انت واحدہ یعنے تو واحد ہے اس صورت مین ایک طلاق رجعی واقع ہوگی اگرچہ اوسنے دو یا تین کی نیت کی ہو -

مقالہ ۲۵۸ اختیاری میں تین طلاق کی نیت ہی صحیح نہیں ہے۔ عالمگیری

مقالہ ۲۵۹ اگر کہا کہ میں نے اپنے نفس کو تجھ پر حرام کیا تو استبرا کرا اور طلاق کی نیت کی تو ایک طلاق بائنہ واقع ہوگی۔ عالمگیری

مقالہ ۲۶۰ اگر زوج نے زوجہ کو کہا تو دوسرا زوج طلب کر لے میں نے تجھکو جدا کیا اگر نیت طلاق کی کی تو طلاق ہوگی یا قرینہ طلاق کا موجود ہو جیسا ذکر طلاق کا۔ درالمختار

مقالہ ۲۶۱ اگر مرد نے عورت کو کہا کہ میں تین طلاقوں سے بری ہوں تو بعض نے کہا کہ نیت پر طلاق واقع ہوگی۔

مقالہ ۲۶۲ اور بعض نے کہا کہ طلاق نہوگی اور یہی ظاہر ہے۔ عالمگیری

باب تفویض الطلاق کے بیان میں

مقالہ ۲۶۳ تفویض کا معنی سپرد کرنا ہے یہ تین قسم ہے ایک تفویض غیر کو طلاق کا مالک کر دینا دوم دوسرے کو طلاق کا وکیل کرنا۔ سوم رسالت یعنی غیر کو طلاق کہلا بھیجنا فرق تفویض اور توکیل میں یہ ہے کہ جسکو تفویض ہو وہ اپنی ذات کے واسطے عمل کرتا ہے اور وکیل مامور ہوتا ہے غیر کے واسطے جو غیر کے واسطے عمل کرتا ہے اور رسول تو محض ایلچی گری سے عبارت ہے۔ عالمگیری و درالمختار

مقالہ ۲۶۴ اگر مرد نے کہا جو امر تیرا تیرے ہاتھ میں ہے یا اختیار کر لے تو یہ دونوں لفظیں تفویض ہیں دونوں کنایہ طلاق ہیں تو طلاق واقع ہونے میں بدون نیت کے عمل نکریں گے۔ عالمگیری

مقالہ ۲۶۵ اگر زوج نے یوں کہا کہ اپنی ذاتکو طلاق دے لے تو اس صورت میں زوجہ کو اختیار ہے۔ درالمختار

مقالہ ۲۶۶ اگر مرد نے کہا عورت کو تو اختیار کر نفس اپنے کو عورت نے کہا مین نے اختیار کیا تو ایک طلاق بائن واقع ہوگی۔ ایضًا

مقالہ ۲۶۷ اگر کہا اختیار کر اختیار کرنا اور عورت نے کہا مین نے اختیار کیا طلاق بائن واقع ہوگی ایضًا

مقالہ ۲۶۸ اگر مرد نے کہا اختیاری اختیاری اختیاری پہر عورت نے کہا مین نے اختیار کیا پہلی اور دوسری اور تیسری تو تینون طلاقین واقع ہونگی نزدیک امام صاحب اور صاحبین کے نزدیک ایک طلاق واقع ہوگی۔ عالمگیری و در المختار

مقالہ ۲۶۹ اگر مرد نے کہا عورت کو اختیار کر اختیار کر اختیار کر تین بار پہر عورت نے کہا اختیار کیا مین نے اختیار کر تو تین طلاقین واقع ہونگی سب کے نزدیک۔ عالمگیری و در المختار

تفویض کرنا طلاق کا دیوانہ اور صبی کو

مقالہ ۲۷۰ صحیح ہے تفویض طلاق کی دیوانہ اور صبی کو بشرطیکہ دونون کلام بخوبی کر سکتے ہون

مقالہ ۲۷۱ اگر مفوض الیہ مجنون ہوگیا بعد تفویض کے پہر اوسنے حالت جنون مین طلاق دے تو یہ طلاق واقع نہوگی۔ در المختار

مقالہ ۲۷۲ اگر وکیل مجنون ہوگیا بعد تفویض کے تو وکالت باطل ہوگی اسواسطے کہ وکیل کا عاقل ہونا ضرور ہے۔ در المختار

مقالہ ۲۷۳ اگر مرد نے عورت کو اختیار دیا پہر عورت نے اعراض کیا تو اختیار باطل ہوگا اور یہی صحیح ہے۔ عالمگیری

فصل امر بالید کے بیان مین

مقالہ ۲۷۴ امر بالید یعنے امر تیرے ہاتھہ مین مراد اس سے طلاق عورت کے اختیار مین دینی ایک الفاظ تفویض مین سے ہے۔

مقالہ ۲۷۵ شوہر کو بعد امر بالید کے تفویض کے رجوع کا اختیار نہین رہتا۔

مقالہ ۲۷۶ سوائے ایک امر کے کہ تخییر کی صورت مین فقط ایک خیار سے تین طلاق کی نیت نہین صحیح ہے اور امر بالید مین صحیح ہے۔ کذا فی فتح القدیر

مقالہ ۲۷۷ اگر اپنی عورت سے کہا کہ تیرا کام تیرے ہاتھہ مین ہے اور اس سے طلاق کی نیت کی پس اگر عورت نے سنا ہے تو جبتک اس مجلس مین ہے امر طلاق اوسکے اختیار مین رہیگا اور عورت نے نہین سنا تو جب اوسکو معلوم ہوا خبر پہونچے تب امر طلاق اوسکے ہاتھہ مین ہو جائے گا۔ محیط

مقالہ ۲۷۸ اگر عورت کو کہا کہ تیرا کام تیرے ہاتھہ مین ہے اور اوس نے تین طلاقین کی نیت کی ہے پھر عورت نے کہا کہ مین نے اپنے نفس کو ایک طلاق اختیار کیا تو تین طلاقین واقع ہونگی۔ کذا فی ہدایہ

مقالہ ۲۷۹ اگر زوج نے کہا کہ تیرا کام تیرے ہاتھہ مین ہے اور تین طلاق کی نیت کی اور عورت نے بھی تین طلاق اپنے آپ کو دیدین تو تین طلاقین واقع ہونگی اگر مرد نے دو طلاق کی نیت کی ہو تو ایک واقع ہوگی۔ عالمگیری

مقالہ ۲۸۰ اور اسیطرح اگر عورت نے کہا کہ مین نے اپنے نفس کو طلاق دی یا اپنے نفس کو اختیار کیا اور تین طلاق کا ذکر نہ کیا تو بھی تین طلاقین واقع ہونگی۔ ایضاً

مقالہ ۲۸۱ اگر شوہر نے عورت کا کام اوسکے ہاتھہ مین دیا پس اوسنے کہا کہ مین نے اپنے نفس کو قبول کیا تو طلاق پڑجاویگی۔ ایضاً

صغیرہ کی تخییر صحیح ہے مثل بالغ عورت کے

۲۸۲ مقالہ اگر یون کہا اگر تو اختیار کرے ذات اپنے کو تو ایسی ہے اپنے طلاق ہے پھر جبتک صغیرہ اختیار نکرے گی طلاق واقع نہوگی۔ درالمختار

۲۸۳ مقالہ جب صغیرہ کے باپ کو مخاطب کرکے کہا کہ اوسکو یعنے زوجہ کو اختیار ہے صغیرہ کے باپ نے قبول کیا تو طلاق ہوجائیگی۔ جبکہ شوہر کی نیت مین طلاق ہے۔ الخلاصہ

تفویض ایک روز یا ایک مہینہ یا ایک سال

۲۸۴ مقالہ اگر مرد نے روز یا مہینہ یا سال کو بطور نکرہ کے ذکر کیا ہے تو عورت کو وقت کلام شوہر سے دوسرے روز یا مہینہ یا سال کی اسی گہڑی تک اختیار حاصل ہوگا اور مہینہ دونون سے شمار ہوگا۔ عالمگیری

۲۸۵ مقالہ اگر کہا مرد نے عورت کو امر تیرا تیرے ہاتہہ مین آج اور کل کا روز اس صورت مین رات داخل ہے جو درمیان مین پڑے گی علیہ الفتوی۔ درالمختار

۲۸۶ مقالہ اگر کہا امر تیرا تیرے ہاتہہ مین ہے آج اور کل اور پرسون پہر مرد نے رد کیا اور اختیار کیا پہلے روز کو پس باطل ہوگا کل اختیار کچہہ حق نہین عورت کو کہ اختیار کرے نفس اپنے کو بعد اسکے بھی صحیح ہے۔ قاضیخان۔

۲۸۷ مقالہ اگر عورت کو کہا تیرا کام تیرے اختیار مین ہے اس ماہ مین پس اوسنے شوہر کو اختیار کیا تو بنا بر قول امام اعظم صاحب اور امام محمد صاحب کے عورت کے ہاتہہ سے اختیار نکل گیا۔ قاضیخان۔

مقالہ ۲۸۸ اگر مرد نے دوسرے مرد کو اپنی عورت کا مختار کیا اور مجلس کو یا س تخصیص کیا تو وہ مرد رجوع کا مالک نہین رہیگا۔ محیط و خلاصہ

فصل مشیت کے بیان مین

اس فصل مین وہ مسائل ہین جن کو زوج عورت کے خواہش پر رکہدے

مقالہ ۲۸۹ اگر کہا عورت کو طلاق دے نفس اپنے کو پہر عورت نے کہا مین نے طلاق دی نفس اپنے کو تو ایک طلاق رجعی واقع ہوگی۔ در المختار

مقالہ ۲۹۰ اگر زوج نے زوجہ کو کہا طلاق دے نفس اپنے کو اور عورت نے تین طلاق دین زوج نے بھی یہ ارادہ کیا تھا تو تین طلاقین واقع ہونگی۔ ایضاً

مقالہ ۲۹۱ اگر دو طلاقین کی نیت کی تو حرہ کے حق مین صحیح نہین۔ ایضاً

مقالہ ۲۹۲ اگر کہا جب تو چاہے طلاق دے تو اس صورت مین سب اوقات مین کسیوقت چاہے طلاق دے تو جائز ہوگی۔ ایضاً

مقالہ ۲۹۳ اگر کیف شئت مین عورت نے طلاق بائن کو چاہا یا تین کو تو جو کچھ وہ چاہے گی وہی واقع ہوگی اسواسطے کہ یہ عورت مختار ہے وصف اور عدد مین بشرطیکہ مشیت عورت کے موافق نیت زوج کی ہو۔ در المختار

مقالہ ۲۹۴ اگر عورت کو کہا تو اپنے نفس کو تین طلاق دے عورت نے ایک طلاق دے تو ایک ہی ہوگی۔ عالمگیری

مقالہ ۲۹۵ اگر عورت کو کہا تو اپنے نفس کو ایک طلاق دے اور عورت نے کہا مین نے اپنے نفس کو ایک ایک طلاق دی تو ایک ہی طلاق واقع ہوگی۔ ایضاً

مقالہ ۲۹۶ اگر مرد نے عورت کو رجعی طلاق کا حکم دیا اور اوسنے بائن کو لیا تو رجعی ہوگی۔ ایضاً

مقالہ ۲۹۷ اگر کہا کہ اپنے نفس کو تین طلاق دے اگر تو چاہے پس اوس نے اپنے نفس کو ایک یا دو طلاق دین تو بالاجماع کچھہ واقع نہوگا۔ ایضاً

مقالہ ۲۹۸ اگر کہا تو چاہے اپنے نفس کو دس طلاقین دے اوس نے کہا مین نے اپنے نفس کو تین طلاق دین تو کچھہ واقع نہوگا۔ قاضیخان

مقالہ ۲۹۹ اگر کہا کہ تجھکو طلاق ہے ہر وقت کہ تو چاہے یا جب جب چاہے تو عورت کو اختیار رہے چاہے مجلس مین چاہے یا بعد اٹھنے مجلس کے اگر عورت نے فی الحال یہ ارادہ کیا تو رد نہوگا جب چاہے عورت کو اختیار ہے اپنے آپ کو طلاق دے۔ عالمگیری

مقالہ ۳۰۰ اگر کہا کہ تجھکو طلاق ہے ہر بار جب تو چاہے تو عورت کو برابر پورا اختیار رہے گا خواہ اسی مجلس مین اختیار کرے یا بعد کو اختیار کرے۔ محیط

مقالہ ۳۰۱ اگر عورت مذکورہ نے یکبارگی تین طلاق دیدین تو امام صاحب کے نزدیک کوئی طلاق واقع نہوگی اور صاحبین کے نزدیک ایک طلاق واقع ہوگی اور یہ تفویض عورت کے رد کر دینے سے رد نہوگی۔ عالمگیری۔

مقالہ ۳۰۲ اگر کہا کہ تو مطلقہ ہے جتنی چاہے تو جبتک عورت کوئی دوسرا کام شروع نکرے یا مجلس کو نہ بدلے تبتک اوسکو اختیار ہے۔ عالمگیری

طلاق بالتوکیل

مقالہ ۳۰۳ اگر کسی شخص سے کہا کہ میری عورتون مین سے جنکو چاہے طلاق دیدے تو اوسکو یہ اختیار نہین کہ اوسکی سب عورتون کو طلاق دیدے اور صاحبین کے نزدیک

اسکو یہ اختیار ہے۔ عالمگیری

مقالہ ۳۰۴ اگر کسی نے کہا کہ میری عورتون مین سے جو طلاق چاہے اوسکو طلاق دیدے پس سب عورتون نے طلاق کو چاہا تو وکیل کو اختیار ہے کہ ان سب کو طلاق دیدے بالاتفاق۔ فتح القدیر

مقالہ ۳۰۵ اگر کسی مرد سے کہا کہ میری جورو کو طلاق دیدے تو اسکو اختیار رہیگا چاہے اس مجلس مین طلاق دے یا اوس کے بعد طلاق دے اور زوج کو اختیار ہوگا کہ اس سے رجوع کر لے۔ ہدایہ

مقالہ ۳۰۶ اگر دو مردون سے کہا کہ تم میری جورو کو تین طلاق دیدو تو ہر ایک کو تنہا طلاق دینے کا اختیار ہوگا۔ عالمگیری

مقالہ ۳۰۷ اگر دو مردون سے کہا کہ تم دونون سے کے دونون اسکو تین طلاق دیدو پس ایک نے ایک طلاق دی پہر دوسرے نے دو طلاقین دین تو کچھ بھی واقع نہوگا تاوقتیکہ دونون مجتمع ہوکر تین طلاق نہ دین۔ قاضیخان

مقالہ ۳۰۸ یہان پہ یاد رکہنا چاہیئے کہ اکثر خطوط طلاق کے جن عورتون کے شوہر پردیس سے لکھتے ہین اونمین یون لکہتے ہین کہ تو میری جورو کی طلاق کے واسطے وکیل ہے اور اوس سے دریافت کر کہ وہ طلاق چاہتی ہے پس اگر عورت چاہے تو اوسکو طلاق دیتے ہین حالانکہ یہ نہین جانتے ہین کہ طلاق واقع نہین ہوتی ہے۔ عالمگیری

مقالہ ۳۰۹ اگر کسی نے کہا کہ تو میری جورو کی طلاق کا وکیل ہے اس شرط پر کہ مجھے اختیار ہے یا اس شرط پر کہ عورت مذکورہ کو اختیار ہے یا اس شرط پر کہ فلان کو اختیار ہے تو وکالت جائز ہے لیکن یہ خیار شرط باطل ہے۔ عالمگیری

۳۱۰ مقالہ اگر کہا کہ مین نے تجھے اپنے کل امور کا وکیل کیا پھر وکیل نے اسکی جورو کو طلاق دیدی تو مشایخ نے اسمین اختلاف کیا ہے اور صحیح یہی ہے کہ طلاق واقع نہوگی۔ عالمگیری

باب التعلیق۔ اس باب مین مسائل تعلیق کے ہین

۳۱۱ مقالہ اہل عرب اس کلام کو اوسوقت کہتے ہین جب کسی چیز کو کوئی معلق کرلے اور اصطلاح فقہ مین تعلیق عبارت ہے مربوط کرنے حصول ایک کلام کا ساتھ حصول مضمون دوسرے کلام کے یعنے جزا کو مضمون شرط سے گانٹھنا اور لٹکانا اسکو تعلیق کہتے ہین چنانچہ انت طالق ان دخلت الدار تعلیق ہے اسواسطے طلاق مخاطبہ کی دخول دار سے مربوط ہے یعنے طلاق کا حصول دخول دار کے حصول پر موقوف ہے۔

۳۱۲ مقالہ اگر وقت تکلم کے شرط موجود نہین لیکن موجود ہونا اوسکا محال نہین تو طلاق واقع ہوگی جیسے تو بازار کو گئی طلاق ہی پس جب بازار کو جاویگی اوسوقت سے طلاق واقع ہوگی۔ عالمگیری و در المختار

اور امر محال پر معلق کرنا

۳۱۳ مقالہ جیسے اگر اونٹ سوئی کے ناکے مین داخل ہو تو ایسی تعلیق لغو ہے جب کوئی طلاق کو امر محال پر معلق کرے تو طلاق واقع نہوگی۔ در المختار

۳۱۴ مقالہ شرط صحت تعلیق کی ہونا شرط کا متصل مشروط کے تو اگر انت طالق کہا پھر بعد سکوت کے شرط بیان کی تو صحیح نہوگی مگر بسبب عذر کے البتہ صحیح ہوگی۔ ایضاً

۳۱۵ مقالہ شرط صحت تعلیق کی یہ ہے کہ مرد تعلیق سے عورت کے کلام کے بدلا دینے کا قصد نہ کرے۔ ایضاً

شرط تعلیق

مقالہ ۳۱۶ شرط تعلیق کی یہہ ہے کہ مشروط مذکور ہو یعنے صرف شرط کا بدون فعل شرط کے کہنا لغو ہے اس صورت مین طلاق واقع ہوگی اسی پر فتوی ہے۔ در المختار

مقالہ ۳۱۷ اور شرط لزوم تعلیق کی ملک ہے خواہ ملک حقیقی ہون چنانچہ یون کہنا مولا کا۔ اپنے غلام کو اگر تو ایسا کام کریگا تو آزاد ہے یا ملک حکمی ہو اگرچہ ملک حکمے حقیقۃ نہو بلکہ حکما ہو مانند قول زوج کے اپنی منکوحہ یا عدت والی سے اگر تو چاہے تجھکو طلاق ہے

مقالہ ۳۱۸ باطل ہوجاتی ہے تعلیق بعد پائے جانے شرط کے ہر طرح سے یعنے وجود شرط کا ملک مین ہوا ہو یا غیر ملک مین دونون طرح تعلیق باقی نہی رہتی ہی لیکن اگر ملک مین شرط پائی گئی تو عورت مطلقہ ہوگی۔ در المختار

مقالہ ۳۱۹ اگر وجود شرط مین زوج اور زوجہ کا اختلاف واقع ہو تو زوج ہی کا قول معتبر ہوگا ساتھ قسم کے اسواسطے زوج طلاق کا منکر ہے۔ در المختار

مقالہ ۳۲۰ اگر شرط کا وجود معلوم نہو سکے بجز عورت کے تو عورت کا ہی قول معتبر ہوگا جیسے حیض۔ ایضاً

طلاق مریض کے بیان مین

مقالہ ۳۲۱ اگر کسی مرد نے اپنی جورو کو طلاق رجعی دیدی خواہ اپنی صحت مین یا مرض مین خواہ برضامندی عورت کے یا بغیر رضامندی کے عدت مین ہونے کی حالت مین مر گیا تو بالاجماع یہ دونون باہم ایک دوسرے کے وارث ہونگے۔ عالمگیری و در المختار اگر عورت کو طلاق بائن دیدی یا تین طلاق دیدین پھر عورت کو عدت مین چھوڑ کر

مرگیا تو بھی اسی طرح ہمارے نزدیک عورت وارث ہوگی۔ عالمگیریہ و در المختار

مقالہ ۳۲۲ اگر کہا مرد نے حالت صحت مین زوجہ اپنے کو جبکہ آوے ابتدا حیض فلانہ یا جب کہ پڑہے فلان نے نماز ظہر کی یا جبکہ داخل ہوا فلان دار مین پس تو طلاق ہے اگر وقوع ان شرط کا مرض کی حالت مین ہے پس ان صورتون مین زوجہ وارث نہوگی۔ ایضاً

مقالہ ۳۲۳ اور اگر کہنا مرد کا حالت مرض موت مین ہے تو وارث ہوگی۔ ایضاً

جو شخص اپنی حاجات کو جو گھر کے باہر سر انجام پاتی ہین ادا نہ کرسکے وہ مریض ہے اگرچہ گھر کے اندر حاجات کو ادا کرسکے اسلئے کہ ایسا نہین ہے کہ ہر مریض گھر مین حاجات کے انجام دینے سے عاجز ہوجاوے جیسے پیشاب و پاخانہ کے واسطے قیام کرنا۔ عالمگیریہ

مقالہ ۳۲۴ جسکے ہاتھ پانون مین گٹھیا ہوگئی اور جسکو فالج نے مارا ہے جبتک اس کا مرض ترقی پر ہو تبتک وہ مریض ہے اور جب ایک حالت مین ہو تو طلاق وغیرہ کے حق مین وہ مثل صحیح کے ہے اور یہی حکم مدقوق کا بھی ہے اور بعض علما اسی پر فتوی دیتے تھے۔ محیط

مقالہ ۳۲۵ زخمی آدمی اور جسکے درد ہو بشرطیکہ اس تکلیف نے اوسکو صاحب فراش نہ کردیا ہو تو وہ مثل صحیح کے ہے۔ عالمگیریہ

مقالہ ۳۲۶ اگر عورت کے حکم سے عورت کو اپنے مرض مین تین طلاق دیدین پہر اوسکے واسطے کچھ قرضہ کا اقرار کیا یا کچھ وصیت کی تو بالاجماع عورت کو اس مقدار اور اوسکے حصہ میراث دونون مین سے جو کم ہو وہ ملیگی۔ سراج الوہاج عن عالم و در المختار

مقالہ ۳۲۷ اگر مرض الموت مین عورت کو تین طلاق دیدین پہر مرگیا اور اوسکی مطلقہ کہتی ہے کہ میری عدت ابھی تک نہین گذری تو اوسکا قول قسم سے قبول ہوگا اگرچہ زمانہ دراز گذر گیا ہو۔ عالمگیریہ

مقالہ ۳۲۸ اگر قذف مرد کا عورت کو مرض مدت مین ہے تو قبل از اتمام عدت عورت وارث ہوگی
سب کے نزدیک۔ در المختار

مقالہ ۳۲۹ اگر ایلا کیا اور مفارقت دونون کی حالت مرض موت مین ہے تو وارث ہوگی۔ ایضاً

باب الرجعت تعریف مطلقہ جبتک عدت مین ہے اوسکے نکاح کو بدستور سابق رکھنے کو رجعت کہتے ہین

مقالہ ۳۳۰ رجعت دو قسم پر ہے اوّل سنی دوم بدعی رجعت وہ ہے کہ وقت رجعت کے دو گواہ بنا
اور عورت کو بھی آگاہ کردے اور بدعی وہ ہے جسمین گواہ نہون۔ در المختار

مقالہ ۳۳۱ الفاظ رجعت کے دو طرح پر ہین صریح اور کنایہ صریح جیسے عورت سے خطاب کیا کہا کہ مین نے
تجھ سے مراجعت کرلی اور مین نے تجھ سے ارتجاع کرلیا یا تجھ سے رجوع کرلیا یا تجھکو
لوٹا لیا یا تو میرے نزدیک جیسی تھی ویسی ہے یا تو میری جورو ہے تو ایسے الفاظ مین
بدون نیت کے مراجعت ثابت ہوگی۔ فتح القدیر

مقالہ ۳۳۲ اگر بلفظ تزویج اس سے رجوع کیا تو امام محمد کے نزدیک جائز ہے اسی پر فتویٰ ہے۔ عالمگیری

مقالہ ۳۳۳ اور اسیطرح اگر اوسنے نکاح پڑھا تھا تو اس سے تو بنا بر قول مختار مراجعت ہوجائیگی۔ ایضاً

مقالہ ۳۳۴ رجعت جیسے قول سے ثابت ہوتی ہے ویسے ہی فعل سے بھی ثابت ہوتی ہے۔ ایضاً

مقالہ ۳۳۵ وطی کرنے سے اور شہوت سے مساس کرنے سے اور دہن پر شہوت سے بوسہ لینے
سے بالاجماع رجعت ثابت ہوتی ہے۔ ایضاً

مقالہ ۳۳۶ نظر داخل فرج شہوت سے رجعت ہے۔ فتح القدیر

مقالہ ۳۳۷ ساس اور نظر بغیر شہوت ہو تو بالاجماع رجعت نہو گی۔ عالمگیری

مقالہ ۳۳۸ مرد کے بوسہ لینے و لمس و نظر کرنے سے رجعت ہوتی ہے ویسی ہی عورت کے طرف سے بھی ایسے فعل سے رجعت ثابت ہوتی ہے بشرطیکہ جو فعل عورت سے صادر ہوا ہے مرد کی دانست مین ہوا اور مرد نے اوسکو منع بھی نہ کیا ہو اسی مین اتفاق ہے۔ عالمگیری

مقالہ ۳۳۹ اگر گواہون نے جماع واقع ہونے کی گواہی دی تو بالاجماع قبول ہوگی۔ سراج الوہاج

مقالہ ۳۴۰ مجنون کی رجعت فعلی ہوگی قولی صحیح نہین۔ فتح القدیر

مقالہ ۳۴۱ اگر دونون کا انقضاء عدت مین اتفاق ہے اور رجعت مین اختلاف ہے تو صحیح یہ ہے کہ عورت کا قول قبول ہوگا اور یہی جمہور کا قول ہے۔ عالمگیریہ

مقالہ ۳۴۲ اور اگر عدت باقی ہے تو صحیح یہ ہے کہ قول زوج کا قبول ہوگا۔ ایضاً

مقالہ ۳۴۳ رجعت قولی صحیح ہے بدون نیت کے۔ در المختار

باب ایلا کے بیان مین

مقالہ ۳۴۴ (تعریف) ایلا کہتے ہین اپنے نفس کو اپنی منکوحہ کی قربت سے روکنے کی قسم کہانا خواہ اللہ تعالیٰ کی قسم کہاوے یا طلاق یا عتاق یا حج یا صوم یا غیر اسکے مثل انکے مطلق ہو یا مقید ہو کسی زمانہ کے ساتھ۔ عالمگیری و در المختار

مقالہ ۳۴۵ (شرط) ایلا کی یہ ہے کہ عورت محل ہو ایلا کے بسبب منکوحہ ہونے کے وقت ایلا کے شرط ایلا کی اہل ہونا زوج کا واسطے طلاق کے جسکو طلاق کی لیاقت ہے اسکو ایلا کی بھی لیاقت ہے۔ در المختار

۳۴۶ مقالہ جیسی طلاق رجعی مین عورت بعد گذرنے عدت کے مرد سے جدا ہوجاتی ہے ویسی ایلا مین بعد گزرنے مدت ایلا کے عورت جدا ہوجاتی ہے۔ درالمختار

۳۴۷ مقالہ ایلا کی مدت فقہا کے نزدیک چار ماہ ہین۔ درالمختار و عالمگیری

۳۴۸ مقالہ بروایت صحیح صحاح ستہ مین ثابت ہے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے ایلا کیا ازواج مطہرات سے ایک ماہ تک جب انتیس روز پورے ہوگئے تو حضرت تشریف لائے ازواج مطہرات نے کہا آپنے تو قسم کہائی تہی کہ مین داخل نہونگا ایک مہینے تک حضرت نے فرمایا یہ مہینہ انتیس روز کا ہے اس روایت سے صاف ثابت ہوگیا کہ ایلا ایک ہی مہینہ کا ہوتا ہے۔

الفاظ صریح کے بیان مین

۳۴۹ مقالہ واللہ مین تجہہ سے قربت نہ کرونگا تجہہ سے وطی نہ کرونگا تجہہ سے غسل جنابت نکرونگا یا تجہہ سے قربت کرون تو مطلقہ ہے۔ درالمختار

الفاظ کنایات کے بیان مین

۳۵۰ مقالہ تجہہ سے مس نہ کرونگا تیرے پاس نہ آونگا تیرے فرش پر نہ آونگا تیرے نزدیک نہ آونگا تیرے اوپر نہ داخل ہونگا اور مثل اسکے۔ درالمختار

۳۵۱ مقالہ اگر زوج نے زوجہ سے حالت ایلا مین وطی کی یعنے مدت کے اندر اگرچہ دیوانہ ہو تو حانث ہوگا تو تعلیق یمین مین جزا واجب ہوگی۔ ایضًا

۳۵۲ مقالہ جب بعد وطی کے کفارہ یا جزا لازم ہوئی تو اب حکم ایلا کا باقی نرہا تو طلاق

واقع نہوگی۔ درالمختار

مقالہ ۳۵۳ اگر مرد نے عورت سے مدت کے اندر وطی کی تو اپنی قسم کا کفارہ ادا کریگا۔ ہدایہ

مقالہ ۳۵۴ اگر کہا کہ تو مجھپر حرام ہے یا مانند اس کلام کے کچھہ کہا جسمین حرام کا لفظ ہو تو ایلا ہوگا۔ درالمختار

مقالہ ۳۵۵ اگر کہا کہ تو مجھپر حرام ہے ہزار بار تو ایک طلاق واقع ہوگی اسواسطے حرمت شئے واحد ہے اوسمین تعدد کو گنجایش نہین بخلاف طلاق کے واللہ اعلم۔ ایضاً

مقالہ ۳۵۶ اگر زوج نے کہا کہ تو مجھپر حرام ہے طلاق بائن واقع ہوگی اگرچہ اوس نے طلاق بائن کی نیت نہین کی بسبب غلبہ استعمال کے۔ درالمختار

باب خلع کے بیان مین

مقالہ ۳۵۷ تعریف خلع ایک چیز کو دوسرے سے زائل کرنے کو کہتے ہین یعنے ملک نکاح کو بعوض بدل کے بلفظ خلع اوسکو خلع کہتے ہین۔ فتح القدیر و درالمختار

مقالہ ۳۵۸ شرط خلع کی وہی ہے جو طلاق کی ہے اور خلع کے حکم سے طلاق بائن واقع ہوگی۔ ایضاً

مقالہ ۳۵۹ خلع مین تین طلاق کی نیت صحیح ہے۔ ایضاً

مقالہ ۳۶۰ حقوق خلع کے قطع ہوجاتے ہین جو زوجیت سے ثابت تھے۔

مقالہ ۳۶۱ جس چیز کا مہر ہونا جائز ہے اوسکا خلع ہونا بھی جائز ہے۔ ہدایہ

مقالہ ۳۶۲ اگر عورت کو حیوان غیر موصوف پر خلع دیا تو طلاق واقع ہوگی۔

مقالہ ۳۶۳ اگر مرد نے کہا کہ مین نے تجھکو خلع دیا اور عورت نے کہا کہ مین نے قبول کیا تو مہر مین سے کچھہ ساقط نہوگا اور مرد کے اس قول سے عورت پر طلاق بائن واقع ہوگی بشرطیکہ

مرد نے نیت کی ہو اور عورت کے قبول کو اوسمین کچھہ دخل نہین - عالمگیری

مقالہ ۳۶۴ اگر مرد نے اس قول سے طلاق کی نیت کی اور عورت نے قبول نہین کیا ہے تو بھی ایک طلاق بائن واقع ہوگی - ایضاً

مقالہ ۳۶۵ اور اگر اوس نے کہا کہ مین نے طلاق کی نیت نہین کی تھی تو طلاق واقع نہوگی اور قضاءً و دیانۃً دونون طرح اسکے قول کی تصدیق ہوگی - ایضاً

مقالہ ۳۶۶ اگر عورت مرد دونون نے خلع کر لیا اور مال عوض کا بیان نہ کیا تو صحیح یہ ہے کہ ہر ایک دوسرے کے حق سے بری ہوجائیگا - درالمختار

مقالہ ۳۶۷ اگر زوج مجلس بدلیگا تو خلع باطل نہوگا - درالمختار

مقالہ ۳۶۸ اگر مرد نے عورت کو کسیقدر مال پر طلاق دے اور اوسنے قبول کیا تو طلاق بائن واقع ہوگی - اور مال عورت کے ذمہ پر لازم ہوگا - ہدایہ

مقالہ ۳۶۹ اگر عورت کو خلع کی خبر پہونچے اور وہ مجلس سے اٹھہ کھڑے ہوئے تو خلع باطل ہوگا - درالمختار

مقالہ ۳۷۰ اگر زوج نے کہا کہ تو طلاق ہے تجھپر ہزار روپیہ دینا لازم ہے اگر عورت نے ہزار روپیہ کو قبول کر لیا تو طلاق واقع ہوگی اور مال کا دینا لازم ہوگا باعتبار عمل کرنیکے علیہ الفتوی - ایضاً

مقالہ ۳۷۱ اگر کہا کہ مین نے تجھکو طلاق دے ہزار روپیہ پر تو نے ہزار روپیہ کو دینا قبول نکیا تھا تو زوج کا قول معتبر ہوگا ساتھہ قسم کے - ایضاً

مقالہ ۳۷۲ اگر کہا کہ مین نے کل طلاق تیری فروخت کردی تھی ایک ہزار پر تو نے ہزار روپیہ کو قبول نکیا تھا اور عورت نے کہا کہ مین نے قبول کیا تھا تو اس صورت مین عورت کا قول معتبر ہوگا - ایضاً

مقالہ ۳۷۳ اگر عورت نے دعوے خلع کا کیا اور زوج منکر ہے تو طلاق واقع نہوگی - ایضاً

مقالہ ۳۷۴ ساقط کرتا ہے خلع نکاح صحیح کو اگرچہ خلع بلفظ بیع ہو یا شراء کے اسی پر اکثر علما نے اعتماد کیا ہے۔ درالمختار

مقالہ ۳۷۵ صغیر کے طرف سے خلع کرنا صحیح نہین اگرچہ باپ ہو یا ماں اسواسطے ماں باپ صغیر کے طلاق کے مالک نہین اور نہ اوس کے نائب ہوسکتے ہین۔ درالمختار

باب ظہار کے بیان مین

مقالہ ۳۷۶ (تعریف) تشبیہ دینا اپنی زوجہ یا اوس کے کسی جزو کے جو اوس کے کل بدن سے تعبیر کیجاتی ہو محرمات کے ساتھ یا ایسی جز کے ساتھ جسکے طرف نظر کرنا شرع نے حرام کیا ہو خواہ یہہ حرمت اصلی ہو یا رضاعت سے ہو یا مصاہرت سے۔ فتح القدیر و در

مقالہ ۳۷۷ اہل عرب اوسو ظہار کہتے ہین جبکہ مرد نے اپنی عورت سے یون کہا کہ تو مجہپر ایسی ہے جیسی میری ماں کی پیٹھ یہ استعارہ ہے واسطے حرمت کے۔

مقالہ ۳۷۸ اور اصطلاح شرع مین ظہار عبارت ہے تشبیہ سے۔ درالمختار

تمثیلات

مقالہ ۳۷۹ تو میرے نزدیک ایسی ہے جیسے میری ماں کی پیٹھ یا تیری گردن ایسی ہے جیسے میری ماں کی پیٹھ یا تیرا نصف بدن ایسا ہے جیسی میری ماں کی پیٹھ۔ اگر اضافت طرف ملک کے کریگا تو ظہار صحیح ہوگی یعنے زوجہ منکوحہ سے ظہار جائز ہے نہ مطلقہ سے نہ قبل نکاح کے اور نہ لونڈی سے۔ درالمختار

مقالہ ۳۸۰ جبکہ منکوحہ کو تشبیہ دی محرمات ابدی سے اون اعضا کی جنکو دیکھنا جائز نہین

توظہار صحیح ہوگی۔ درالمختار

مقالہ ۳۸۱ اگر ہاتھہ یا پاون یا بال یا چہرہ کے ساتھہ تشبیہہ دیگا تو ظہار کا حکم ثابت نہوگا اسواسطے
ان اعضار کا دیکہنا محرم کو جائز ہے بخلاف پشت اور پیٹ اور ران کے۔ عالمگیری و در

مقالہ ۳۸۲ اگر کہا کہ تو مجہپر مثل پشت میری مان کے ہے تو ظہار ہوجائیگا خواہ یہ عورت
مدخولہ ہو یا نہ ہو۔ درالمختار

مقالہ ۳۸۳ اگر زوج کہے کہ مین کفارہ ظہار کا دیچکا ہون تو اوسکی تصدیق کرنا چاہئے جبتک
کہ وہ مشہور بکذب نہو اگر وہ کذاب ہے تو بدون گواہون کے تصدیق نکرنا چاہئے

مقالہ ۳۸۴ زوجہ پر واجب ہے کہ شوہر کو کفارہ تک وطی سے روکے تاکہ گناہ سے بچے۔ ایضاً

مقالہ ۳۸۵ فائدہ۔ یہہ سب ظہار مطلق مین ہے اگر ظہار موقت ہو جیسے قدر مدت معلومہ
مثل ایک روز یا ایک مہینہ یا ایک سال کے واسطے اظہار کیا تو ایسے اظہار موقت
مین اگر اوس نے اس مدت کے اندر اس سے قربت کی تو اسپر کفارہ لازم آویگا
اور اگر اوس سے قربت نہ کی یہانتک کہ یہہ مدت گذر گئی تو اس کے ذمہ سے
کفارہ ساقط ہوجائے گا اور ظہار باطل ہوگا۔ عالمگیری و درالمختار

مقالہ ۳۸۶ اگر یون کہا کہ انتِ مثل امی تو اگر زوج نے اس قول سے تعظیم زوجہ کی نیت کی
یا طلاق کی نیت کی یا ظہار کی نیت کی تو صحیح ہے جو نیت کرے گا وہی واقع ہوگا اسواسطے
یہ قول کنایہ ہے اور کنایہ نیت کا محتاج ہے بخلاف قول حرام یعنی تو مجہپر حرام ہی۔ عالمگیری و در

مقالہ ۳۸۷ اگر کہا کہ مرد نے اپنی عورتون سے تم مجہپر ایسی ہو جیسے میری مان کی پشت
تو یہ ظہار ہے سب عورتون سے باتفاق فقہا کے اور ہر ایک عورت سے
کفارہ لازم ہوگا علیحدہ علیحدہ۔ درالمختار

مقالہ ۳۸۸ اگر ایک عورت سے ایک مجلس مین چند بار ظہار کیا تو ہر ظہار کے بدلے کفارہ واجب ہوگا۔ درالمختار۔

مقالہ ۳۸۹ اگر اوس نے ارادہ تکرار سے تاکید کا کیا ہے تو باعتبار قضا کے اوسکی تصدیق ہوگی ایضاً

مقالہ اگر یون کہا کہ تو مثل میری مان کے ہے اور یہہ نہ کہا کہ تو مجھپر یا میری نزدیک اور نیت بھی کچھہ نہین کی تو بالاتفاق اوسپر کچھہ بھی لازم نہوگا۔ قاضیخان۔

مقالہ ۳۹۱ جو شخص نشہ کی حالت مین ظہار کریگا تو ظہار صحیح ہوگا۔ درالمختار

باب کفارہ کے بیان مین

مقالہ ۳۹۲ ظہار مین کفارہ جبھی واجب ہوتا ہے جب بعد ظہار کے عورت سے وطی کا قصد کیا عالمگیری و در

مقالہ ۳۹۳ جب اوسنے عورت سے وطی کا عزم کیا اور اوسپر کفارہ واجب ہوا تو وہ کفارہ دینے پر مجبور کیا جائے گا۔ ایضاً

مقالہ ۳۹۴ کفارہ ظہار مین غلام کا آزاد کرنا ہے اگر غلام نہ ملے تو دو مہینے کے روزے متواتر رکھنا اگر دو مہینے کے روزے نہین رکھہ سکتا تو ساٹھہ مساکین کو طعام کہلاوے قبل از جماع ایضاً

مقالہ ۳۹۵ اندھے غلام کا اور جسکے ہاتھہ اور پاؤن کٹے ہوے ہون کفارہ جایز نہین۔ درالمختار

مقالہ ۳۹۶ اگر صاحب ظہار کفارہ کی طاقت نہین رکھتا تو دوسرے کو کہے تو میرے طرف سے کفارہ ادا کردے اگر اوس نے ادا کر دیا تو کفارہ ادا ہو جائیگا۔ ہدایہ

کفارہ

مقالہ ۳۹۷ گیہون نصف صاع دینا۔ جو پورا صاع دینا۔ کہجور بھی پورا صاع دینا۔

۳۹۸ مقالہ اگر گیہون اور جوا ور کہجور دستیاب نہون سکے تو دوسری قسم کا غلہ دینا چاہیے بشرطیکہ اشیائے مذکورہ سے قیمت مین برابر ہو۔ درالمختار

۳۹۹ مقالہ اگر کسی قسم کا غلہ دستیاب نہوسکے تو قیمت دیدے۔ درالمختار

باب لعان کے بیان مین

۴۰۰ مقالہ تعریف شہادت مذکور القسم از ہر دو جانب مقرون بلعن وغضب ہین جو مرد کے حق مین قایم مقام حد قذف ہین اور عورت کے حق مین قایم مقام حد زنا ہین۔ عالمگیری

۴۰۱ مقالہ اگر کسی نے اپنی جورو کو چند بار زنا کے طرف منسوب کیا تو اسپر ایک ہی لعان واجب ہوگا اور اس امر پر اجماع ہے۔ ایضا

۴۰۲ مقالہ اگر عورت نے زنا کا اقرار کرلیا تو وہ اہل لعان ہونے سے خارج ہوگئی۔ عالمگیری نفس لعان سے دونون مین فرقت واقع نہوگی۔

۴۰۳ مقالہ اگر مرد نے لعان سے انکار کیا تو حاکم اوسکو قید کرے گا یہانتک کہ وہ لعان کرے یا اپنی تکذیب کرے۔ کذا فی الہدایہ

۴۰۴ مقالہ اگر زوج نے اپنی تکذیب کی تو اوسکو حد قذف ماری جائیگی۔ کذا فی الہدایہ۔

۴۰۵ مقالہ لعان سے مراد چار گواہ ہین جو موکد اور مستحکم ہون قسمون سے اسواسطے کہ لفظ شہادت کا شاہد یقینی ہے۔ عالمگیری و درالمختار۔

۴۰۶ مقالہ اول لعان کا حکم بلال بن امیہ کے حق مین اترا ہے سورہ نور مین کہ جو لوگ لگانے اپنے ازواج کو زنا کا عیب لگاوین اور کوئی گواہی بجز اونکے ذات کے نہین پس عیب

لگانیوالا اللہ تعالے کے نام سے چار گواہی دے کہ وہ شخص سچا ہے اور پانچوین
بار یون کہے کہ اللہ تعالی کی لعنت اوسپر اگر وہ جھوٹا ہو اور جب عورت کی باری
آوے تو وہ بھی چار بار اللہ کے نام کی گواہی دے اسقدر اوسکا زوج جھوٹا ہے
اور پانچوین بار یون کہے کہ اللہ تعالی کا غضب اوسپر یعنے عورت پر اگر مرد سچا ہو۔ درالمختار

مقالہ ۴۰۷ پانچوین گواہی مرد کو مقرون بہ لعنت ہوا اور عورت کی پانچوین گواہی مقرون
بغضب ہو عورت کو غضب کا اسواسطے مخصوص ہوا کہ عورتین اپنی گفتگو مین اپنے
اور غیر پر بہت لعنت کیا کرتی ہین تو غضب کا لفظ انکے واسطے زیادہ تر زجر
اور خوف کا باعث ہوگا۔ درالمختار و عالمگیری

مقالہ ۴۰۸ زوج اور زوجہ جب جدا ہون تو پھر مجتمع نہون۔ ایضا

مقالہ ۴۰۹ اگر بعد لعان کے اپنی تکذیب کرین تو بعد طلاق بائن کے واقع ہونیکے تو امام اعظم صاحب
اور امام محمد کے نزدیک باہم نکاح جائز ہے۔ درالمختار

مقالہ ۴۱۰ اگر بعد نالش کے زوجین نے لعان سے انکار کیا تو دونون قید کئے جائین بحرالرائق

مقالہ ۴۱۱ اگر قذف بسبب نفی ولد کے ہے تو قاضی نفی کرے نسب مین اور ولد کو مان
سے ملادے۔ ایضا

مقالہ ۴۱۲ اگر زوج نے تہمت لگائی زوجہ صغیرہ کو تو دونون مین لعان جاری نہوگی ایضا

مقالہ ۴۱۳ اگر کہا کہ یہ تیرا حمل مجھسے نہین تو لعان نہوگی۔ ایضا

باب عنین کے بیان مین یعنی نامرد

مقالہ ۴۱۴ تعریف عنین اوسکو کہتے ہین جو مطلق جماع پر قادر نہو سکے۔ درالمختار

مقالہ ۲۱۵ شرع - مین عنین اوسکو کہتے ہین جو اپنی زوجہ کے جماع پر قادر نہو یعنے جو شخص وطی فرج پر قادر نہو سکے وہ عنین ہے - عالمگیری و درمختار -

مقالہ ۲۱۶ اگر عورت اپنے شوہر کو قاضی کے پاس لیگئی اور اسپر دعوی دائر کیا کہ یہ عنین ہے تو قاضی اوسکے شوہر سے دریافت کریگا کہ تو اس عورت تک پہونچا ہے یا نہین اگر اوس نے عدم وصال کا اقرار کیا تو اوسکو ایک سال کی مہلت دیگا خواہ عورت باکرہ ہو یا ثیبہ ہو - عالمگیریہ

مقالہ ۲۱۷ اور اگر شوہر نے دعوی سے انکار کیا اور وصال کا اقرار کیا پس اگر یہ عورت ثیبہ ہے تو قول مرد کا معتبر ہوگا قسم کے ساتھ - عالمگیریہ

مقالہ ۲۱۸ اگر مرد نے قسم کہالی تو عورت کا کچھ حق نہین ہے اور اگر اوس نے انکار کیا قسم سے تو اوسکو ایک سال کی مہلت دیجائیگی - ہدایہ

مدت عنین کی ایک سال قمری ہے

مقالہ ۲۱۹ قمری سال وہ ہے کہ جسکے بارہ مہینے ہوتے ہین یعنے تین سو چوّن ۳۵۴ دن پورے اور نو ساعت اڑتالیس دقیقے - کذا فی الظہر الروایت - ہدایہ و عالمگیریہ

مقالہ ۲۲۰ فائدہ - سال شمسی گیارہ دن زیادہ ہوتا ہے قمری سے

مقالہ ۲۲۱ سال شمسی کی مہلت دیجاوے کہ اسکے اختیار کرنے مین احتیاط ہے اسی پر فتوی ہے - کفایہ و عالمگیریہ -

مقالہ ۲۲۲ ماہ رمضان کی مدت اور عورت کے ایام حیض کے سال مین داخل ہونگی علیہ الفتوی - درمختار

مقالہ ۲۲۳ مرد کے ایام سفر حج داخل ہونگی ابتداء سفر کی مدت روانہ ہونے سے شمار ہوگی - ایضا

مقالہ ۴۲۴ جسقدر مدت بیماری زوجین مین ہوگی اوتنی مدت سال سے زیادہ کیجاویگی ۔ درالمختار

مقالہ ۴۲۵ اگراس سال مین مرد مریض ہوگیا تو بقدر مدت مرض کے امام محمد کے نزدیک اوسکو
اور مہلت دیجاویگی اور اسی پر فتوی ہے ۔ عالمگیری

مقالہ ۴۲۶ اگر مرد کے منی نہو اور وہ جماع کرتا ہے منزل نہین ہوتا ہے تو عورت کو
حق خصومت نہوگا ۔ عالمگیری

مقالہ ۴۲۷ اگر باندی کا شوہر عنین نکلا تو امام اعظم صاحب کے نزدیک قول مختار اوس کے
مولا کا ہوگا ۔ علیہ الفتوی ہے ۔ عالمگیری

باب عدت کے بیان مین

لغت مین عدت شمار اور گنتی کو کہتے ہین

مقالہ ۴۲۸ تعریف ۔ عدت کہتے ہین انتظار مدت معلوم تک جو عورت کو لازم ہوا ہے بعد
زوال نکاح کے حقیقتہ ہو یا شبہتہ ۔ فتح القدیر و عالمگیری

مقالہ ۴۲۹ اگر قبل دخول کے تفریق کردے تو عدت واجب نہوگی ۔

مقالہ ۴۳۰ اجنبی کو مطلقہ ثلث سے نکاح کرکے وطی کرنا جائز نہین ۔ درالمختار و عالمگیری

مقالہ ۴۳۱ حاملہ زانیہ سے نکاح کرکے جماع کرنا قبل استبراء کے جائز نہین ۔ درالمختار و عالمگیری

مقالہ ۴۳۲ معتدہ کو قبل پوری ہونے عدت کے زوج کے گھر سے نکلنا جائز نہین ہے ۔ ایضاً

مقالہ ۴۳۳ عدت کی مدت پورے تین حیض ہین ۔ تشریح ۔ اول حیض واسطے دریافت ہونے
صفائی رحم کے ہے اگر حمل ہوتا تو حیض نہ آتا ۔ دوسرا حیض واسطے تعظیم نکاح کے ہے

تیسرا واسطے فضیلت حرہ کے اسواسطے لونڈی کے واسطے دو حیض ہین۔ البحرالرائق
مقالہ ۴۳۴ طلاق یا موت سے ایک روز یا اوس سے کم بعد وضع حمل ہو تو بھی عدت تمام
ہوجائے گی۔ عالمگیری و ہدایہ و درالمختار
مقالہ ۴۳۵ اگر عورت کو خون ہمیشہ جاری ہو اور اوسکو اپنے حیض کی مدت یاد ہو تو بموجب اپنی
عادت کے حساب کرے۔ البحر الرائق۔

عدت آئسہ کی

مقالہ ۴۳۶ آئسہ اوسکو کہتے ہین جسکو نہ حیض آتا ہو نہ حمل ہو اوسکے لئے تین مہینے عدت اگر قبل
تمام ہونیکے حیض شروع ہوگیا تو اوسکو عدت ابتدا سے شروع کرنا ہوگی۔ در و مالابد
مقالہ ۴۳۷ صغیرہ مطلقہ کی عدت تین مہینے ہین اگر درمیان حیض شروع ہوگا تو عدت حیض
سے پورا کرنی ہوگی۔ درالمختار

باب ثبوت نسب کے بیان مین

مقالہ ۴۳۸ اقل مدت حمل کے چھ مہینے ہین اور اکثر مدت حمل کی دو برس ہین باجماع ائمہ اربعہ
کے اسمین کسیکو اختلاف نہین۔ عالمگیری و درالمختار
مقالہ ۴۳۹ بغیر نکاح صحیح کے نسب ثابت نہوگا۔ درالمختار
مقالہ ۴۴۰ اگر معتدہ رجعی بعد طلاق کے دو برس سے زیادہ مین جنی ہو تو اوسیکا نسب ثابت ہوگا ایضاً
مقالہ ۴۴۱ اگر کسی نے ایک عورت سے نکاح کیا اور روز نکاح سے چھ مہینے سے کم مین اسکے
لڑکا پیدا ہو تو اوسیکا نسب ثابت ہوگا۔ عالمگیری

مقالہ ۲۴۲ اگر چھ مہینے پورے یا زیادہ مین لڑکا پیدا ہوا تو اوسکا نسب اس مرد سے ثابت ہوگا خواہ اس مرد نے اقرار کیا ہو یا ساکت رہا اگر اوس نے ولادت سے انکار کیا تو ایک عورت کی گواہی سے جو ولادت مین شہادت دے ولادت ثابت ہو جائیگی۔ ہدایہ

مقالہ ۲۴۳ اگر مرد متصل دخول یا بعد دخول کے زوجہ کو چھوڑکر مرگیا پھر وقت وفات سے دو برس مین عورت کو بچہ پیدا ہوا تو اسی متوفی کا نسب ثابت ہوگا۔ عالمگیری

مقالہ ۲۴۴ اگر وقت وفات سے دو برس کے بعد ہوا تو نسب ثابت نہوگا۔ عالمگیری

مقالہ ۲۴۵ اگر عورت نے عدت وفات مین کہا کہ مین حاملہ نہین ہون پھر اوس سے دوسرے روز کہا کہ مین حاملہ ہون تو عورت کا قول قبول ہوگا۔ عالمگیری

مقالہ ۲۴۶ اگر صغیرہ متوفی زوج نے اقرار کیا کہ مین حاملہ ہون تو وہ مثل کبیرہ ہے کہ دو برس تک اوسکے لڑکے کا نسب ثابت ہوگا کیونکہ اس بارہ مین قول اسی کا مقبول ہوگا۔ ایضاً

مقالہ ۲۴۷ پورے دو سال کی ولادت مبتوتہ مین دعوی زوج سے نسب ثابت ہوگا اگرچہ عورت زوج کی تصدیق نکرے بموجب ایک روایت کے اور یہی قوی روایت ہے اور اقرب بدلیل ہے۔ فتح القدیر

مقالہ ۲۴۸ اگر تعیین ولد مین انکار ہو یعنے زوج کے ورثا کہتے ہین کہ یہ لڑکا معتدہ کا نہین تو اس صورت مین دائی جنائی کی گواہی ثبوت نسب مین کافی ہوگی باجماع امام صاحب اور صاحبین کے۔ در المختار

مقالہ ۲۴۹ اگر معتدہ بینی پھر دونون مین اختلاف واقع ہوا عورت نے کہا کہ تو نے مجھسے نکاح کیا ہے چھ مہینے سے اور مرد نے کمتر مدت کا دعوی کیا تو قول عورت کا بدون

مقالہ ۷۵۰ وقت کے معتبر ہوگا نزدیک امام صاحب کے اور صاحبین کے نزدیک غربت کے
قسم لیجاویگی اور صاحبین کے قول پر فتوی ہے۔ در المختار

مقالہ ۷۵۱ فتح القدیر مین ہے کہ حمل کی دو برس تک بہ توجہ مہینے سے زیادہ
مین نفی کرنا نسب کی مخالفت ہے احتیاط کے اور یہ احتمال کرنا کہ بعد طلاق کے
حمل حادث ہوا ہے نہایت بعید ہے اسواسطے کہ حدوث اکثر ولادت کا نو
مہینے مین تو ادس سے صاف معلوم ہوا کہ قید چھ مہینے کے اور دو سال
کی کوئی ضرورت نہین یہ عادت پر موقوف ہے۔ فتح القدیر

مقالہ ۷۵۲ اگر لڑکا بعد مدت وفات کے پیدا ہوا اور وارثون نے ولادت مین اوسکے قول کی تصدیق
کی اور ولادت پر کسی نے گواہی نہ دی تو یہ لڑکا اوسکے شوہر متوفی کا بیٹا ہوگا
اور اسی پر اتفاق ہے اور یہ بیٹا اوسکا وارث ہوگا۔ عالمگیری

باب حضانت کے بیان مین یعنی بچہ کی پرورش کے احکام

مقالہ ۷۵۳ (اول) شرط۔ پرورش کیلئے حرہ بالغہ اور امینہ ہوا اور قادر ہو پرورش پر
اور زوج اجنبی کے نکاح مین نہو اور اگر پرورش کرنیوالا مرد ہو تو اوسمین یہی
شروط ہین سواے شرط اخیر کے۔ در المختار

مقالہ ۷۵۴ (دوم) پرورش کرنے والی چور نہو اور زانی نہو اور گانے والی نہو اور نوحہ
کرنیوالی نہو اور گھر سے اکثر باہر نہ جاتی ہو بغیر حاجت کے۔ ایضاً

مقالہ ۷۵۵ مجبور نکیجاے شاید وہ محتاج ہو مگر یہ ذی الحرام جب ہو تو مجبور کیجاوے تاکہ
بچہ ضائع نہو جائے عینی شرح کنز الدقائق و عالمگیری

مقالہ ۴۵۶ اول مان جہت سے اگر مان نہو تو نانی سب سے بہتر ہے اگر نانی بھی نہو تو دادی بہتر
ہے سب سے۔ فتح القدیر

مقالہ ۴۵۷ پہر سگے بہن بچے کی اگر اوس نے بھی نکاح کرلیا پہر اخیافی بہن اگر وہ مرگئی یا
نکاح کرلیا تو پہر سگی بہانجی بچے کی اگر اوس نے بھی نکاح کرلیا یا مرگئی تو بہانجی
اخیافی اس ترتیب مین اختلاف نہین۔ عالمگیری

مقالہ ۴۵۸ بہانجیان علاتی ساتہہ خالہ کے ہون تو خالہ سگی بہتر ہے پہر خالہ اخیافی پہر خالہ
علاتی۔ فتح القدیر

مقالہ ۴۵۹ حدیث شریف مین ثابت ہوچکا ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خالہ
سگی کو دلوایا تھا اور فرمایا کہ خالہ مان کے برابر ہے۔ صحیح البخاری

مقالہ ۴۶۰ باپ صغیرہ کا مقدم ہے پہر دادا پہر سگے بہائی پہر سوتیلا بہائی پہر بہتیجے اور
اسیطرح سگے بہائی کا بیٹا سوتیلے پر مقدم ہے اسی طرح سگے سوتیلے پر
مقدم ہے۔ درالمختار

مقالہ ۴۶۱ اور بہانجیان بہتر ہین پہوپہیان سے اور اس ترتیب مین پہوپہی مثل خالہ
کے ہے۔ قاضیخان۔

مقالہ ۴۶۲ مان کی جہت مقدم ہے باپ کی جہت پر۔ ایضاً

مقالہ ۴۶۳ صغیر کی مان نے نکاح کرلیا باپ صغیرہ کا مرگیا تھا مان نے بدون صرف
مقرر کے اوسکی پرورش کا ارادہ کیا اور صغیر کے وصی نے چاہا کہ نفقہ دیکر
کسی اجنبی عورت سے پرورش کروالون تو لڑکے کی مان ہی کو دلایا جاوے گا
نہ وصی کو تاکہ مال صغیر کا باقی رہے۔ درالمختار

مقالہ ۷۶۴ جس عورت کو حق حضانت کا ثابت ہے اوس پر جبر لینا پرورش کے واسطے جائز نہیں شاید اوس سے نہو سکے مگر جبکہ حضانت متعین ہو جاوے اسطرح پر کہ صغیر کسیکی چھاتی نہ لیتا ہو تو سوائے اسکے یا باپ صغیر کا مالدار نہیں کہ دایہ نوکر رکھ سکے تو اس صورت میں بالاتفاق حضانت پر جبر کیا جاویگا پرورش کے واسطے اور اسی پر فتوی ہے۔ در المختار و عالمگیری

مقالہ ۷۶۵ اگر عورت نے خلع کیا اس شرط پر کہ صغیرہ کو چھوڑ جاوے زوج کے پاس خلع تو صحیح ہوگا لیکن شرط باطل ہوگی۔ در المختار

مقالہ ۷۶۶ جبکہ سوائے ماں کے کوئی حضانت کے واسطے نملے تو ماں پر جبر کیا جاویگا بلاخلاف۔ فتح القدیر

مقالہ ۷۶۷ اگر صغیر کا مال نہو تو صرفہ پرورش کا اوسیپر واجب ہوگا جس پر نفقہ لازم ہے۔ در المختار

مقالہ ۷۶۸ جب صغیر کا باپ نہو اور مال بھی نہیں ہے تو پرورش کی اجرت وارثوں پر واجب ہوگی بقدر ارث کے۔ در المختار

مقالہ ۷۶۹ لڑکے کی مدت حضانت کے سات سال ہیں یعنے استغنا کی مدت سات سال مقرر ہیں اسی پر فتوی ہے۔ در المختار

مقالہ ۷۷۰ لڑکی کی مدت حضانت سن بلوغ ہے خواہ حیض سے ہو یا احتلام سے یا عمر سے اور یہی ظاہر الروایت ہے۔ البحر الرائق

مقالہ ۷۷۱ اگر اختلاف واقع ہو ماں باپ میں تو صغیر سے دریافت کرنا چاہئے اگر وہ بلوغ کا اقرار کرے اوسکی تصدیق کرنا چاہئے کہ امین ہے اس امر میں ماں باپ کو کیا اطلاع ہے۔ در المختار

۲۷۲ مقالہ نو برس کی لڑکی مشتہاۃ ہے اسی پر فتوی ہے ۔ درالمختار

۲۷۳ مقالہ گیارہ برس کی لڑکی مشتہاۃ ہے باتفاق علماء کے ۔ الزیلعی

۲۷۴ مقالہ اگر بالغہ کا باپ اور دادا نہون اور انکے سواے کوئی عصبہ بھی نہین یا عصبہ فاسق ہے تو اسمین حاکم کو فکر کرنا چاہیئے اگر خوف فساد کا ہو تو حاکم اوس کو کسی امانتدار عورت کے پاس رکھے جو قادر ہو اوسکی حفاظت پر خواہ باکرہ ہو یا ثیبہ اسمین حاکم کو اختیار ہے اسیواسطے مقرر ہوا ہے کہ مسلمانون کو دیکھتا رہے تاکہ مفاسد سے بچاوے ۔ ذکرہ العینی فی شرح الکنز والزیلعی

باب نفقہ کے بیان مین

۲۷۵ مقالہ نفقہ سے مراد نفقہ زوجہ کا ہے یعنے طعام اور لباس اور مکان سکونت ۔ عالم لغت مین نفقہ اوسکو کہتے ہین جسکو آدمی اپنے اہل و عیال پر خرچ کرے ۔ عالم

فرضیت نفقہ زوجہ کی قرآن و حدیث سے ثابت ہے

۲۷۶ مقالہ صاحب قدور اپنے مقدور سے خرچ کرے خواہی ذی مال ہو یا کنگال ہو ۔ عالم در

۲۷۷ مقالہ مرد پر اپنی زوجہ کا نفقہ واجب ہے خواہ زوجہ مسلمان ہو یا کتابیہ خواہی دخول کیا ہو یا نکیا ہو ۔ خواہی کبیرہ ہو یا صغیرہ ہو کہ اوس سے جماع کیا جا سکتا ہو ۔ فتاوی قاضی خان

۲۷۸ مقالہ نو برس کی لڑکی قابل جماع ہوتی ہے اور اسی پر فتوی اور صحیح یہ ہے کہ سن کا کچھ اعتبار نہین بلکہ اعتبار اسی کا ہے کہ وہ مشقت جماع کو برداشت کر سکے اور اوسکی قدرت اوسکو حاصل ہو جاوے ۔ عالمگیری

مقالہ ۴۷۹ نفقہ زوجہ کا واجب ہے اگرچہ صغیرہ ہو بشرطیکہ تقبیل اور مساس کے قابل ہو۔ در المختار
اگر زوج فقیر محتاج ہو تو بھی نفقہ واجب ہے۔ ایضاً

مقالہ ۴۸۰ جب زوجین دونوں صغیر ہین تو صغیرہ مستحق نفقہ کی نہو گی۔ در المختار و عالمگیری

مقالہ ۴۸۱ نفقہ زوجہ کا واجب ہے باتفاق ایمۂ ثالثہ کے اگرچہ زوجہ اپنے نفس کو وطی سے
روکا ہو مہر معجل لینے کے لئے خواہ وہ مدخولہ ہو چکی یا نہ اگرچہ مہر مؤجل ہو تو بھی
منع نفس سے نفقہ ساقط نہین ہوتا نزدیک ابی یوسف کے اسواسطے کہ جب
زوج نے مہر کو مؤجل کر دیا یا کچھہ تہوڑا مہر بھی زوجہ کو بالفعل نہ دیا تو اپنے حق استماع
کو سقوط سے راضی ہوا اور اسی قول ابو یوسف پر فتوی ہے۔ البحر الرائق

مقالہ ۴۸۲ نفقہ واجب ہے موافق حال زوجین کے اور اسی پر فتوی ہے۔ ہدایہ

مقالہ ۴۸۳ وجوب نفقہ مین زوج کا حال معتبر ہے نہ زوجہ کا اور یہی ظاہر الروایت ہے یہ مسئلہ
موافق نص قرانی کے ہے اور یہی روایت مفتوی بہ ہے۔ ہدایہ

مقالہ ۴۸۴ نفقہ زوجہ کا واجب ہے اگرچہ زوجہ ماں باپ کے گہر مین ہو بشرطیکہ زوج نے مطالبہ
نقل مکان کا نکیا ہو اور سسرال مین استمتاع پر قادر ہوتا ہے اور اسی پر فتوی
ہے۔ البحر الرائق

مقالہ ۴۸۵ اگر زوج زوجہ کو گہر مین بلاتا ہو اور زوجہ نہ آتی ہو یا سسرال مین دونون سے خلوت
نہین ہوتی تو نفقہ واجب نہوگا بسبب عدم تسلیم کے۔ در المختار

مقالہ ۴۸۶ اور اسیطرح نفقہ واجب ہوتا ہے جبکہ زوج نے زوجہ کو بلایا ہو اور اوس نے
آنے سے انکار نکیا ہو یا انکار کیا ہو مہر معجل لینے کے واسطے یا بیمار ہو گئی یا اپنے
گھر مین بیمار ہے اور زوج کو اپنے پاس کے آنے سے مانع نہو ئی اسی پر فتوی ہے۔ فتح القدیر

مقالہ ۴۸۷
اگر شوہر نے دعوی کیا زوجہ کے نشوز کا اور گواہ نہین ہین اور زوجہ منکر ہے نشوز
کی اور اسپر قسم کہاتی ہے تو زوجہ ہی کا قول معتبر ہوگا زوج پر نفقہ دینا لازم
آوے گا۔ درالمختار

مقالہ ۴۸۸
اور ساقط ہوتا ہے نفقہ بسبب نشوز کے جبکہ نفقہ مفروضہ اور ساقط ہوتا ہے
نفقہ مفروضہ نفقہ مفروضہ بسبب نشوز کے نہ نفقہ مقروضہ قول اصح مین مانند
مورت کے یعنے زوج نے قرض لیا ہو اور پہر نکل گئے تو یہ ساقط نہو گا زوج کو نفقہ
دینا پڑے گا۔ ایضاً

مقالہ ۴۸۹
نفقہ واجب نہین اوس عورت کا جو زوج کے گھر سے ناحق نکل گئی ہو بلا عذر
شرعی ایسی عورت کو شرع مین ناشزہ کہتے ہین یہانتک کہ زوج کے گہر مین پہر
آوے تو ناشزہ نرہیگی۔ درالمختار

مقالہ ۴۹۰
اگر زوج زوجہ کو سفر مین لیجاوے اور اوس نے ساتھہ جانے سے انکار کیا تو وہ
ناشزہ نہین اوسکا نفقہ بقول مفتوی بہ کے واجب ہوگا۔ ایضاً

مقالہ ۴۹۱
اگر شوہر آسودہ حال ہے اور عورت تنگدست ہے یا برعکس تو اسمین اختلاف ہے
اور صحیح یہی کہ دونون کے حال اعتبار ہوگا اسی پر فتوی ہے۔ عالمگیری

مقالہ ۴۹۲
خضاب وسرمہ واشنان وصابون وغیرہ شوہر پر واجب نہین ہے۔ عالم

مقالہ ۴۹۳
عورت کے غسل اور وضو کے پانی کا خرچ شوہر پر واجب ہے خواہ عورت
غنیہ ہو یا فقیرہ علیہ الفتوی۔ عالمگیری

مقالہ ۴۹۴
زوجہ نے اپنا مکان زوج کو کرایہ پر دیا اور حالانکہ دونون اوس مکان
مین رہتے ہین تو اس صورت مین کرایہ زوج پر واجب ہوگا

اسی پر فتوی ہے ۔ در المختار

مقالہ ۴۹۵ طلاق رجعی مین عدم سقوط نفقہ پر فتوی ہے اور اعتماد ہے ۔ ایضاً

مقالہ ۴۹۶ نفقہ زوج پر متوسط واجب ہوگا بقول مفتی بہ کے ۔ ایضاً

مقالہ ۴۹۷ نفقہ اور لباس دونون واپس نہونگے جو پیشگی دیا گیا ہو ۔ اگرچہ نفقہ اور لباس بعد موت اور طلاق کے موجود ہون صرف مین نہین آیا اسی پر فتوی ہے ۔ ایضاً

مقالہ ۴۹۸ جب عورت نے نکاح کے گواہ گذرانے تو نفقہ کا حکم دیا جاوے اور قاضی کو اس قول پر بالفعل عمل کرنا ہوگا اسی پر فتوی ہے ۔ البحر الرائق والنہر الفائق

مقالہ ۴۹۹ بعد مرجانے اوس شخص کے جسپر نفقہ واجب ہے اوسکے مال مین سے دینا ثابت ہوگا بقول صحیح اور مفتوی بہ کے ۔ البحر الرائق ۔

مقالہ ۵۰۰ اور ایک روایت مین اوس کے مال سے نہ دلایا جاویگا اور وہ روایت بھی مفتوی بہ ہے تو یہان مفتوی کو غور کرنا چاہیئے ۔ در المختار

مقالہ ۵۰۱ محارم کے گھر مین جانا بدون اجازت کے جائز نہین ۔ ایضاً

فصل نفقہ متفرق کے بیان مین

مقالہ ۵۰۲ نفقہ اولاد کا باپ پر واجب ہے ماں کے نفقہ مین شریک نہوگا ۔ ہدایہ

مقالہ ۵۰۳ ماں کو دودھ پلانا صغیر کا یا صغیرہ کا واجب نہین بغیر اجرت کے کیونکہ رضاع باپ پر ہے نہ ماں پر ۔ در المختار

مقالہ ۵۰۴ نفقہ زوجہ کا زوج پر واجب ہے گو وہ دین سے مخالف ہو جیسے کتابیہ ۔ ایضاً

مقالہ ۵۰۵ نفقہ ماں باپ اور دادا دادی کا واجب ہے جبکہ یہ فقیر ہون بشرطیکہ اختلاف

دین کا نہ ہو۔ در المختار

قضا علی الغائب

مقالہ ۶۰۶ قاضی اسکے گواہوں کی سماعت کرکے مال شوہر سے اوسکا نفقہ دلاویگا بشرطیکہ اوسکا مال ہو ورنہ عورت کو حکم دے کہ قرضہ لیوے اور یہی قول ائمہ ثلثہ کا ہے اور اسی پر فتوی ہے۔ عالمگیری

مقالہ ۶۰۷ زوجہ کو جائز ہے ایک ماہ یا ایک سال کے نفقہ کا ضامن لینا بخوف غائب ہوجانے زوج کے بقول ابو یوسف کے اور اسی پر فتوی ہے۔ فتح القدیر

باب یمین کے بیان میں

مقالہ ۶۰۸ لغت میں یمین بمعنی قوت کے ہے قسم کہانا والا بسبب حلف کے قوت حاصل کرتا ہے حصول فعل پر یا ترک فعل پر۔ عالمگیری و در المختار

مقالہ ۶۰۹ شرع میں یمین ایسے عقد سے عبارت ہے کہ اوسکے کرنے یا نکرنے سے ایک نوع کا عزم ہوجاوے۔ عالمگیری و کفایہ

مقالہ ۶۱۰ رکن۔ قسم باللہ کا اللہ تعالی کا نام ذکر کرے یا جس صفت سے قسم کہائی اوس صفت کا ذکر کرے۔ ایضا

مقالہ ۶۱۱ حلف بمعنی قسم۔ حالف قسم کہانیوالا مستحلف قسم لینے والا۔ محلوف جس کو قسم دلائی ہے۔ عالمگیری

مقالہ ۶۱۲ قسم دو قسم پر ہے ایک قسم اللہ تعالی یا اوسکے صفات کے ساتھہ دوم قسم بغیر اللہ تعالی

مقالہ ۱۲ وبغیر صفات اللہ تعالیٰ کے اور وہ اسطور پر ہے کہ جزا کو کسی شرط پر معلق کرے۔ عالم

جو قسم بغیر اللہ تعالیٰ کے ہو اوسمین دو قسم ہین ایک اپنے باپ دادا وغیرہ یا انبیا علیہ السلام یا ملائکہ علیہم السلام یا نماز و روزہ یا کعبہ و حرم و زمزم ایسے چیزون کی قسم کہانا جائز نہین۔ عالمگیری

مقالہ ۱۳ دوم شرط و جزا کے طور پر ہو مثلاً کہا کہ اگر مین ایسا کرون تو مجہہ پر روزہ یا حج یا عمرہ یا عتق رقبہ یا صدقہ یا مثل اسکے واجب ہے۔ عالمگیری

مقالہ ۱۴ قسم تین نوع پر ہے ایک یمین غموس۔ دوم یمین منعقدہ۔ تیسری یمین لغو ہے۔ ہدایہ

مقالہ ۱۵ پس یمین غموس ایسی قسم ہے کہ کسی چیز کی اثبات یا نفی پر زمانہ حال یا ماضی پر عمدا دروغ کے ساتہہ ہووے اور ایسی قسم کہانیوالا لاغت گنہگار ہوتا ہے۔ عالمگیری

مقالہ ۱۶ قسم منعقدہ یہ ہے کہ زمانہ مستقبل مین کسی فعل کے کرنے یا نکرنے پر قسم کہاوے اوسمین بسبب حانث ہونیکے کفارہ لازم ہوتا ہے۔ ایضاً

مقالہ ۱۷ تیسری لغو ہے یعنی تیسری قسم لغو ہے اور اوسمین مواخذہ نہین مگر تین چیزونمین طلاق عتاق اور نذر مین۔ کذا فی اشباہ

فائدہ فرق درمیان غموس اور لغو کے صرف تعمد کنب ہے

مقالہ ۱۹ قاصد یمین اور مکرہ اور ناسی سب برابر ہین سبکو کفارہ لازم ہے دلیل قول علیہ السلام کا ثلاث جدہن جد و ہزلہن جد النکاح والطلاق والیمین۔ ہدایہ

مقالہ ۲۰ الفاظ قسم واللہ باللہ تاللہ ایم اللہ لعمر اللہ صفات الرحمن اور الرحیم وعزۃ اللہ وجلالہ وکبریائہ علیم حلیم مالک یوم الدین وغیرہ ذلک۔ درالمختار و عالمگیری

مقالہ ۵۲۱ اسما غضب و سخط سے قسم کہانا جائز نہین اگر کوئی قسم کہاوے ان اسما کے ساتہہ تو حانث نہوگا اور اسیطرح ساتہہ علم الہ کے قسم کہانا جائز نہین اور اسیطرح غیر الہ قسم کہانہ جائز نہین۔ ایضًا

مقالہ ۵۲۲ عرش اور سموات اور زمین اور شمس اور قمر اور حق رسول اور حق قران اور حق ایمان اور حق صوم اور حق صلوۃ اور نفس صلوۃ اور صوم اور حج کی قسم یمین نہین ہوتی۔ در

مقالہ ۵۲۳ اور اسیطرح یہہ کہنا کہ یا اللہ مین تجہکو گواہ کرتا ہون اور تیرے فرشتون کو گواہ کرتا ہون کہ ایسا کرونگا یہ بہی یمین نہین بسبب عدم عرف کے۔ ایضًا

مقالہ ۵۲۴ اس قول سے یمین ہوگا اگر مین ایسا کرون تو آسمان مین معبود نہین اور اس کا قائل کافر نہوگا۔ در المختار

مقالہ ۵۲۵ اگر قسم کہانیوالے نے ارادہ کیا قول حق سے اسم اللہ کا تو یہ لفظ یمین ہوگا بنابر مذہب صحیح کے چنانچہ اس قول کی تصحیح کی ہے خانیہ مین۔ در المختار

مقالہ ۵۲۶ طریقہ قسم۔ قسم اللہ کی البتہ مین کرونگا ایسا۔ قسم ہے اللہ کی تحقیق مین نے کیا ایسا قسم ہے اللہ کی مین نہین کرونگا ایسا۔ اور قسم ہے اللہ کی مین نے نہین کیا ایسا قسم ہے اللہ کی مین کرونگا ایسا آج۔ قسم ہے اللہ کی مین آج زید کو مارونگا عالم

مقالہ ۵۲۷ قسم لینا حاکم کا کافر سے اگر وہ قسم سے انکار کرے تو حق ثابت ہوجائیگا اور اگرچہ کافر کے حق مین شرعا قسم ثابت نہین ہے لیکن چونکہ اوسکے اعتقاد مین نام الہی کی تعظیم کرتا ہے تو جہوٹی قسم سے انکار کریگا تو مقصود حاصل ہوگا اسواسطے کافر سے یمین ظاہر لینا چاہیے۔ ایضًا

باب مفقود کے بیان مین

مقالہ ۵۲۸ تعریف۔ مفقود اس شخص کو کہتے ہین جو اپنے اہل یا شہر سے غائب ہو گیا ہو خواہ
دار حرب مین گرفتار ہو گیا ہو یا غیبت اسکے معلوم نہین کہ وہ زندہ ہے یا مر گیا ہے
اور نہ اوسکا ٹہکانا معلوم ہو اسی پر ایک زمانہ گذر گیا ہو وہ شخص اپنے حق مین زندہ
اور غیر کے حق مین مردہ ہے اسوجہ سے اوسکی جورو کسی سے نکاح نہین کر سکتی
اور اسکا مال تقسیم نہین کیا جا سکتا ہے اور اوسکا اجارہ فسخ نہوگا اور جو شخص اسکے
بعد مرا اسکی میراث نہ پاویگا۔ عالمگیریہ و در المختار

مقالہ ۵۲۹ اور قاضی اوسکے طرف سے ایسا شخص مقرر کر دیگا جو اسکے مال کی حفاظت کریگا۔ ایضا

مقالہ ۵۳۰ اور مفقود کا مال جسکو سڑنے اور بگڑنے کا خوف ہو اوسکو قاضی بیچ ڈالے اور قیمت
اس کی رکہہ دیوے۔ در المختار

مقالہ ۵۳۱ اور جس مال کا خوف بگڑنے کا نہین اوسکا فروخت کرنا جائز نہین۔ ایضا

مقالہ ۵۳۲ بعض علمائے نے اسپر فتوی دیا ہے کہ اسکے بگڑنے کا خوف ہو یا نہ ہو بیچ ڈالا جاوے
پہر اگر مفقود زندہ ظاہر ہو تو اسکے واسطے قیمت ہے۔ ایضا

مقالہ ۵۳۳ اوسکی زوجہ کو اسکے مال سے نفقہ ملیگا اور اصول اور فروع کو بھی نفقہ ملیگا بشرطیکہ
محتاج ہون۔ در المختار

مقالہ ۵۳۴ مفقود اور اوسکی جورو کے درمیان تفریق نہ کیجاوے گی۔ ایضا

مقالہ ۵۳۵ اور جب نوّے برس گذر جاوین تو اوسکی موت کا حکم دیا جائیگا اور اسی پر فتوی ہے۔ ایضا

مقالہ ۵۳۶ علماء متاخرین نے امام مالک اور امام شافعی کے قول پر موضع ضرورت مین
فتوی دیا ہے یعنے چار سال کے بعد اوسکو نکاح کا حکم دیا جاوے۔ المنح عن المختار

مقالہ ۵۳۷ زیلعی نے کہا ہے حاکم جس وقت مصلحت دیکہے تو اسکو موت کا حکم دے۔

مقالہ ۵۳۸ اگر مفقود آیا بعد گذرنے مدت کے تو اپنی زوجہ کا وہی مستحق ہے اور اگر اوسکی زوجہ نے دوسرے سے نکاح کر لیا تو اوسکا اوسپر کچہہ اختیار نہین۔ درالمختار

مقالہ ۵۳۹ جب مفقود کی مدت پوری ہوگئی تو اوسدن سے اوسکی زوجہ موت کی عدت بیٹھی گئی اور اوسکا مال تقسیم کیا جاوے گا وارثون پر اور جو وارث قبل مدت کے مرگیا تو اوسکو حصہ نہ ملیگا۔ درالمختار

باب شرکت کے بیانمین

فصل انواع شرکت کے بیانمین

مقالہ ۵۴۰ شرکت دو قسم ہین (اول) شرکت ملک ہین شلاً دو شخص ایک چیز کے مالک ہوجاتین بدون اسکے کہ دونون مین عقد شرکت واقع ہو مثلاً زید مرا اور اسکے میراث مین ایک مکان ہے جو اسکے دو بیٹون کے درمیان مشترک ہے۔ کنز الدقائق (دوم) شرکت عقد مین شلاً دو آدمیون مین سے ایک نے کہا کہ مین نے تیرے ساتہہ اس امر مین شراکت کی اور دوسرا کہے کہ مین نے قبول کی الیضاً

مقالہ ۵۴۱ پہر شرکت ملک کے دو قسم ہین۔ اول۔ شرکت جبریہ ہو۔ دوم۔ شرکت اختیاریہ ہو شرکت جبریہ۔ شلاً دو شخصون کا مال بغیر اختیار مالکون کے مخلوط ہوگیا کہ دونوںمین تمیز ممکن نہو بوجہ اتحاد جنس کے تمیز نہو سکے۔ درالمختار و عالمگیری و شامی

مقالہ ۵۴۲ شرکت اختیاری شلاً دونون کو ایک مال ہبہ کیا جاوے یا دونون ایک مال کے مالک ہون یا دونون اپنا اپنا مال باہم مخلوط کر دین۔ عالمگیری و درالمختار

مقالہ ۵۴۳ (رکن) ہر دو حصہ کا مجتمع ہونا۔

مقالہ ۵۴۴ (حکم شرکت کا) اختیار یہ ہے کہ مال شترک مین جو زیادتی ہو وہ بھی شرکت پر باندازہ ملک ہوگی۔ عالمگیرے

مقالہ ۵۴۵ شرکت عقود کے تین قسمین ہین۔ اول شرکت بالمال دوم شرکت بوجوہ۔ سوم شرکت باعمال اور ان مین سے ہر ایک کی دو قسمین ہین شرکت مفاوضہ و شرکت عنان
(رکن) شرکت عقد کا ایجاب وقبول ہے اور اوسیر گواہ کرلینا مندوب ہے۔ نہر الفائق

مقالہ ۵۴۶ (شرط) نفع کی مقدار معلوم ہو اگر مقدار مجہول ہوگی تو شرکت فاسد ہوگی اور شرط ہے کہ جزو نفع ایک ایسا جزو قرار دیا جاوے جو تمام مین شائع ہو ایسا نہو کہ معین ہو مانند دس یا بیس یا سو وغیرہ کے معین کردیا تو شرکت فاسد ہوگی عالمگیری و در

مقالہ ۵۴۷ شرکت وقت عقد کے مال کا نہونا شرط نہین بلکہ خرید کے وقت مال کا ہونا شرط ہے بسبب حصول مقصود کے۔ در المختار

مقالہ ۵۴۸ (فصل دوم) ان الفاظ کے بیان مین جن سے شرکت صحیح ہے اور جن سے صحیح نہین ہوتی جیسے دو آدمیون نے بغیر مال کے اس شرط سے شراکت کی کہ جو کچھ ہم دونون آجکے روز خریدین وہ ہم دونون مین مشترک ہوگا خواہ کسی صنف یا عمل کی خصوصیت بیان کیا یا مطلق چھوڑ دیا تو یہ جائز ہے۔ عالمگیرے

مقالہ ۵۴۹ شرکت جائز نہین غائب کے مال اور دین سے۔ در المختار

مقالہ ۵۵۰ اگر شریک نے اپنا حصہ عمارت سے زمین کے ساتھ بیچا تو جائز ہے بلا تعین۔ ورعین الحلبی

مقالہ ۵۵۱ ایک گھر مشترک دو مردون مین ہے ان مین سے ایک نے اپنا حصہ اجنبی کے ہاتھ بیچا تو جائز نہین۔ ایضاً

مقالہ ۵۵۲ اگر ایک نے اپنا حصہ اشجار مین سے بدون زمین کے بلا اذن شریک کے فروخت کیا اگر اوسکے قطع کا وقت ہے تو بیع جائز ہے اسواسطے کہ شتری کو ضرر نہوگا قسمت مین التجنیس ۔ در

مقالہ ۵۵۳ اگر دو شخص وارث ہون زمین کے تو ایک وارث کو اپنا حصہ زمین مذکور سے بغیر شریک بیچنا جائز نہین بلا اذن شریک ۔ کذا فی الطحاوی و در المختار

فصل سوم ۔ جو چیز راس المال ہوسکتی ہے اور جو چیز نہین ہوسکتی ہے اسکے بیان مین

مقالہ ۵۵۴ شرکت کے عقد کے وقت یا خرید کے وقت اونکا حاضر و موجود ہونا شرط ہی ۔ در المختار

مقالہ ۵۵۵ اگر مال غائب ہو یا قرض ہو تو ہر دو حال مین ایسے مال سے شرکت صحیح نہین ہے ۔ محیط

مقالہ ۵۵۶ اور ہر دو مال کا سپرد کرنا شرط نہین ہے اور نیز دونون کا خلط کرنا بھی شرط نہین ہے ۔ عالمگیری

مقالہ ۵۵۷ پیسون سے شرکت جائز ہے اور اسی پر فتوی ہے ۔ عالمگیری

مقالہ ۵۵۸ (فصل مفاوضہ) دو شخص باہم شرکت کرین کہ دونون اپنے مال مین و تصرف مین اور دین مین مساوی ہون ۔ ایضاً

مقالہ ۵۵۹ مفاوضہ مین دونون کا آزاد ہونا اور مسلمان ہونا ضرور ہے ۔ ایضاً

مقالہ ۵۶۰ شرط ہے کہ دونون مین سے ہر ایک کفالت کی اہلیت رکھتا ہو باین طور کہ دونون آزاد و عاقل اور بالغ اور دین مین متفق ہون ۔ ایضاً

مقالہ ۵۶۱ شرط ہے کہ شرکت عامہ عموم تجارت مین ہون ۔ محیط

مقالہ ۵۶۲ شرط ہے کہ اگر راس المال جنس واحد و نوع واحد سے ہو تو مقدار کی راہ سے مساوی ہون عالمگیری

مقالہ ۵۶۳ دو شریک مفاوضہ مین سے ہر ایک جو چیز خریدیگا وہ شرکت پر ہوگی ۔ در المختار و عالمگیری

فصل شرکت عنان کے بیان مین

مقالہ ۵۶۴ (تعریف) دو آدمی ایک نوع کی تجارت مثل گیہون یا چانول وغیر ذلک مین شرکت کرین یا عموم تجارت مین شرکت کرین مگر خاصتہ کفالت کو ذکر نہ کرین اور نہ مفاوضت کو ذکر کرین - عالمگیری و درالمختار -

مقالہ ۵۶۵ (شرائط) مال عین ہو اور حاضر ہو اگر غائب ہو تو مشارٌ الیہ ہو اور راس مال مین مساوات ہونا شرط نہین - درالمختار

مقالہ ۵۶۶ جو کچھہ نفع حاصل ہوگا وہ دونون کے درمیان بقدر ہر ایک کے راس المال کے دونون مین مشترک ہوگا اور جو کچھہ نقصان یا تلف ہو وہ بھی دونون پر اسی حساب سے ہوگا - فتح القدیر

مقالہ ۵۶۷ ہر دو مال مین سے جو مال قبل خرید واقع ہونے کے تلف ہوا وہ اپنی مالک کا مال گیا خواہ مالک کے ہاتھہ مین تلف ہوا ہو یا دوسرے کے قبضہ مین سے ضایع ہو گیا ہو - محیط

مقالہ ۵۶۸ جب شرکت عقد ہو گی پس دونون مین سے ہر ایک کو اوسمین تصرف کرنے کا اختیار ہوگا اور یہی صحیح ہے - نہر الفائق و محیط

مقالہ ۵۶۹ اگر دونون نے درمون کے عوض ایک متاع خریدا پھر اوسکے بعد دیناردن سے ایک متاع خریدا پھر دونون نے ایک مین نفع کہایا اور دوسرے مین نقصان کہایا تو خریدی چیزین مین خرید کرنیکے روز جسقدر دونون مین سے ہر ایک کی ملک تھی اوسیقدر اوسکا نفع یا نقصان ہر ایک کے حق مین ہوگا اور یہی صحیح ہے - محیط

باب شرکت فاسد کے بیان مین

مقالہ ۵۷۰ (تعریف) شرکت فاسدہ وہ ہے کہ جسمین شرائط صحت مین سے کوئی شرط نہ پائی جائے عام

مقالہ ٥٧١ جلانے کی لکڑی اور پانی مین اور خشک گھانس مین شرکت کرنا جائز نہین ہے ۔ عالمگیری

مقالہ ٥٧٢ مٹی لانے مین اور اس کے فروخت کرنے مین یا کانچ یا نمک یا برق یا سرمہ وغیرہ مین شرکت جائز نہین ۔ عالمگیری

مقالہ ٥٧٣ اگر دو شخص غیر مملوکہ مٹی سے عمارت بناوین یا پختہ اینٹین پکاوین تو بھی یہی حکم ہے ۔ فتح القدیر

مقالہ ٥٧٤ جو چیزین بطور مباح ہون اونمین شرکت کرنا جائز نہین ۔ ایضاً

باب الوقف ۔ یعنے باب وقف کے بیان مین

مقالہ ٥٧٥ (تعریف) امام اعظم صاحب کے نزدیک وقف شرع مین حبس کرنا مال عین کا ملک وقف کنندہ پر اور خیرات کرنا اوسکے منفعت کا فقرون پر یا اور کسی وجہ خیر پر پس یہ لازم نہوگا کہ اس سے رجوع نہ کر سکے بلکہ وقف کنندہ کو اختیار ہوگا کہ وقف سے رجوع کرے اور اس مال کو فروخت کر دے ۔ عالمگیری و در المختار

مقالہ ٥٧٦ امام صاحب کے نزدیک ملک واقف کا زائل نہین ہوتا وقف سے مگر جب حاکم حکم کر دے کہ یہ وقف واقف کے ملک مین نہین ۔ در المختار

مقالہ ٥٧٧ اور صاحبین کے نزدیک شرع مین وقف مال عین کا حبس کر دینا ملک اللہ تعالے پر ایسی وجہ سے کہ اس مال عین کی منفعت بندون کی طرف عود کرتی رہی پس صاحبین کے سو وقف لازم ہوتا ہے اور مال وقف فروخت نہین کیا جا سکتا اور نہ وہ میراث ہو سکتا ہے فتوی صاحبین کے قول پر ہے ۔ ہدایہ

مقالہ ٥٧٨ امام محمد کے نزدیک ملک واقف زائل نہین ہوتا جبتک واقف متولی مقرر نہ کرے اور وقف متولی کو تسلیم نہ کرے ۔ علیہ الفتوی در المختار و عالمگیری

مقالہ ۴۹۹ صاحبین کے نزدیک واقف کو وقف مین نہ صرف کرنا جائز ہے اور نہ بیچنا وقف کا اسواسطے واقف کے ملک سے خارج ہوگی۔ ہدایہ

مقالہ ۵۰۰ (رکن) وقف مین الفاظ مخصوص ہین چنانچہ یون کہنا کہ یہ زمین میری صدقہ ہے بت مساکین پر اور مانند اسکے یہ زمین خدا کے واسطے سو وقف ہے ان الفاظ کو رکن اسواسطے کہا کہ اگر وقف مع شرائط لکھے بلا تلفظ تو وقف صحیح نہین بالاتفاق مجرد لفظ وقف بلا ذکر دوام اور جہت مصرف کافی ہے یہ مذہب ابو یوسف کا ہے اور اسی فتوی دیا ہے اور صاحب فتح القدیر نے کہا ہے اسپر ائمہ ثلاثہ نے بھی اتفاق کیا ہے۔ عالمگیری والبحر الرائق

مقالہ ۵۰۱ اکثر علما نے امام محمد کے قول پر فتوی دیا ہے اشتراط تسلیم مین۔ در المختار

مقالہ ۵۰۲ صحیح ہے وقف مشاع (یعنے غیر مقسوم) نزدیک ابو یوسف کے اسواسطے کہ ابو یوسف کے نزدیک قبض شرط نہین اور یہ ظاہر الروایت ہے اسی پر فتوی دیا ہے۔ در المختار عن شرح المکارم

مقالہ ۵۰۳ امام محمد کے قبض کو شرط کہا ہے تو وقف مشاع یعنے غیر مقسوم کو جائز نہین رکھا وقف کا جدا کردینا قسمت کرکے مبنی ہے اشتراط قبض پر اور محتمل القسمۃ اور غیر محتمل القسمۃ کا وقف تو بالاتفاق جائز ہے سوا مسجد اور مقبرون کے کہ اوسکا وقف باوجود عدم احتمال قسمت بھی تمام نہین بالاتفاق۔ مشایخ بلخ نے ابو یوسف کے قول کو لیا ہے اور مشایخ بخارا نے محمد کے قول کو لیا ہے اور اکثر علما نے امام محمد کے قول پر فتوی دیا۔ البحر الرائق۔

مقالہ ۵۰۴ غلام اور صغیر اور مجنون کا وقف صحیح نہین۔ در المختار

مقالہ ۵۸۵ بلا تعین وقف صحیح نہین یا یون کہنا کہ یہ زمین فقرا پر یا میرے قرابت والون پر وقف
ہے تو یہ وقف باطل ہے بسبب عدم تعین وقف کے۔ عالمگیری

مقالہ ۵۸۶ امام محمدؒ اور ابو یوسف کے قول کی ترجیح مختلف ہے اور ابو یوسف کا قول احوط اور
اسہل ہے وقف کی ترغیب کے واسطے اور اسی پر فتوی ہے۔ کذا فی الدرر و شرح
وقایہ و در المختار

مقالہ ۵۸۷ قید وقت کی وقف مین باطل ہے مثل ایک مہینے یا ایک سال تک بالاتفاق۔ المختار
اگر وقف کیا ایک شخص پر بعینہ تو اسکی موت کے بعد واقف کے وارثون کے
طرف موقوف علیہ عود کریگا اسی پر فتوی ہے۔ فتح القدیر

مقالہ ۵۸۸ قسمت نہ کیا جاوے وقف مستحقین پر بلکہ سب نوبت بنوبت اوس سے فائدہ
لین مگر صاحبین کے نزدیک غیر مقسوم قسمت ہو اور اوسیکا فتوی دیا ہے قاری ہدایہ

مقالہ ۵۸۹ صاحبین کے نزدیک قسمت مشاع صحیح ہے جبکہ قسمت ہو درمیان واقف
اور اوس کے شریک کے مالک کے یا دوسرے واقف یا اوسکے ناظر کے
بشرطیکہ جہت اوسی کے واقف کے مختلف ہو۔ کذا فی شرح قاری ہدایہ و عالم

مقالہ ۵۹۰ اگر واقف نے اوس زمین کا نصف وقف کیا جسکے کل کا وہ مالک ہے تو قاضی
اوسکو تقسیم کردے باوجود واقف اور واقف کی مدت کے بعد اوسکے وارثون
کو یہ تقسیم جائز ہے تو قاضی وقف کو ملک سے جدا کردے اوسپر فتوی دیا ہے
اور قاری ہدایہ نے اسی پر اعتماد کیا ہے اور بعض علماء نے بھی اسی طرح اعتماد
کیا ہے۔ در المختار

مقالہ ۵۹۱ واقف کی ملک زائل ہو جاتی ہے مسجد یا سجدہ گاہ کے علیحدہ کردینے سے

اور اسیطرح زبان سے کہدینے سے اس مکان کو مسجد کردیا ابو یوسف کے نزدیک
اور امام صاحب اور امام محمد نے اوسمین جماعت سے نماز پڑہنا شرط کیا ہے اور
ایک قول مین ایک آدمی کا بھی نماز پڑہنا کافی ہے بعض علمانے اسی قول کو ظاہر الروایت
کہا ہے۔ درالمختار

مقالہ ۵۹۲ ایک شخص کی زمین میدان ہے اوسمین کچھہ عمارت نہین اور اوسنے لوگون کو
جماعت سے نماز پڑہنا کی اجازت دیدیا یا دوام کا لفظ ذکر نہ کیا لیکن نیت دوام
کی پہر وہ مرگیا تو وہ مکان مسجد ہوگا اوسمین میراث نہین۔ درالمختار والنہرالفائق

مقالہ ۵۹۳ ایک شخص نے اپنے گھر کے درمیان مین مسجد بناے اور اوسمین نماز پڑہنے کا
اذن دیا تو وہ مسجد نہوگی مگر جبکہ مسجد کے واسطے راہ بھی شرط کرے۔ درالمختار

مقالہ ۵۹۴ اگر مسجد کا گرد اور پیش منہدم ہوکر ویران ہوگیا اور اوسکی کچہہ حاجت نرہی تو وہ بھی
مسجد ہی باقی رہے گی امام ابو یوسف کے نزدیک ہمیشہ قیامت تک اسی پر فتوی
ہے گو اوسمین کوئی نماز علی الدوام پڑہے یا نہ پڑہے۔ درالمختار

مقالہ ۵۹۵ اگر مسجدون کی اصلاح کے واسطے مال وقف کیا تو جائز ہے۔ ایضاً

مقالہ ۵۹۶ اگر پلون کے بنانے اور راستون کی درستی اور قبرون کے کہودنے اور مسلمانون
کے لیے سقایہ اور سرائین یا مسلمانون کے واسطے کفن خرید کرنیکے لئے کیا ہو تو
تو وقف جائز ہے اسی پر فتوی دیا جاوے۔ قاضیخان۔

مقالہ ۵۹۷ اگر زمین وقف کیا جسمین چکی گڑی ہے تو وہ چکی داخل وقف ہوگی خواہ نیچکی ہو
یا ہاتہہ کی چکی ہو اور اس طرح کنوئیں کے جنبع داخل ہونگے۔ محیط

مقالہ ۵۹۸ حمام کے وقف مین دیگین داخل ہونگی اور وہ مقام بھی جہان اوسکا گوبر اور ساکہ

ڈالی جاتی ہے اور پانی بہنے کی نالی جو زمین مملوکہ مین ہو اور راستہ آمد و رفت کا داخل نہ ہوگا۔ فتح القدیر

مقالہ ۵۹۹ اگر مکان وقف کیا جسمین شہد کی مکھیون نے چھتے ہین تو جائز ہے اور مکھین تابع مکان ہونگی۔ عالمگیریہ

فصل وقف مشاع کے بیان مین

مقالہ ۶۰۰ یہان پر مشاع سے مراد تمام مین وقف پہیلا ہوا ہو منقسم و متعین کسی حصہ مین نہو کہ جدا

مقالہ ۶۰۱ جو چیز قابل تقسیم ہے اوسمین وقف مشاع امام محمدؒ کے نزدیک جائز نہین اور اسی پر فتوی ہے۔ عالمگیریہ

مقالہ ۶۰۲ امام ابو یوسف کے نزدیک جائز ہے یعنے جو چیز قابل تقسیم ہے اوسمین وقف مشاع اور متاخرین مشائخ نے اسی پر فتوی دیا ہے اور یہی مختار ہے۔ ایضاً

مقالہ ۶۰۳ اسپر اتفاق ہے کہ غیر مقسوم کو مسجد یا مقبرہ کردینا مطلق جائز نہین جو قابل تقسیم ہو یا نہو۔ فتح القدیر

فصل اگر فقیرون پر وقف کیا پہر خود یا اوس کے بعض اولاد یا قرابت محتاج ہوگی جنکو اس وقف کی حاجت ہو۔ عالمگیریہ

مقالہ ۶۰۴ اگر کوئی زمین فقیرون اور مساکین پر صدقہ موقوفہ کردے پہر اوسکے بعضے قرابت یا وہ خود محتاج ہو اگر وہ خود محتاج ہوا تو اسکو اس وقف کے غلہ سے سب امامون کے نزدیک کچھہ نہ دیا جائے گا۔ ایضاً

مقالہ ۶۰۵ اگر واقف کے قرابت مین سے بعضے یا اس کے بعضے فرزند اس کے محتاج ہون

مقالہ ۶۰۶ اور وقف مذکور حالت صحت مین واقع ہوا ہے تو اسمین چند کام ہین ایک یہ کہ وقف کا غلہ قرابتی فقیرون پر صرف کرنا اولی سب ہے اسی پر فتوی ہے۔ عالمگیری

فصل وقف مین شرط کرنیکے بیان مین

مقالہ ۶۰۷ اگر اراضی یا اور کوئی چیز وقف کی اور کل اپنے واسطے شرط کر لے یا بعض اپنے واسطے شرط کر لے جبتک کہ زندہ ہے اور بعد اسکے فقیرون کے واسطے کر دے تو وقف صحیح ہے اسی پر فتوی ہے۔ عالمگیری

مقالہ ۶۰۸ اگر اپنی ذات کے واسطے شرط کر لے کہ وقف کی آمدنی سے میرا قرضہ ادا کیجاوے یا کہا کہ جب مین مرون تو پہلے اس وقف کی آمدنی سے جو مجھپر قرضہ ہے ادا کیا جاوے پہر جو باقی رہے وہ وقف کی راہ پر صرف ہو تو یہ سب جائز ہے۔ فتح القدیر

مقالہ ۶۰۹ اگر اصل وقف مین یہ شرط کی کہ جب چاہیگا اس اراضی کی جگہہ دوسری اراضی کو بدل لیگا جو بجائے اسکے وقف ہوگی تو امام ابو یوسف کے نزدیک وقف اور شرط دونون جائز ہین اسی پر فتوی ہے۔ عالمگیری

مقالہ ۶۱۰ اگر کہا کہ میری یہ اراضی صدقہ موقوفہ ہمیشہ کے واسطے اس شرط پر ہے کہ اسکی جگہہ مین دوسری بدل سکتا ہون تو استحسانا وقف جائز ہوگا اگر پہلے اراضی کے ثمن سے دوسرے کی خرید واقع ہو۔ محیط

مقالہ ۶۱۱ اگر واقف نے کہا کہ اس شرط سے کہ مین بجائے اسکے دوسری زمین بدل سکتا ہون تو اسکو یہ اختیار نہ ہوگا کہ بجائے اسکے مکان بدل دے۔ فتح القدیر

مقالہ ۶۱۲ اگر ایک سال تک زمین کا غلہ کسی شخص معین کے واسطے کر دیا تو جائز ہے اسکے

بعد اسکو اختیار ہوگا کہ جسکے واسطے چاہے کردے۔ عالمگیری

مقالہ ۶۱۳ اگر اوس نے والدین کے واسطے غلہ وقف کر دیا تو صحیح ہے۔ محیط

مقالہ ۶۱۴ اگر واقف نے وقف کا غلہ فرزند کے واسطے کیا تو جائز ہے۔ عالمگیری

مقالہ ۶۱۵ اگر کسی نے کہا کہ میری یہ اراضی صدقہ موقوفہ ہے زید اور خالد اور عمرو پر کہ زید سے شروع کیا جاوے پس جبتک زید زندہ رہے اسکو صدقہ کی آمدنی مین سے دیجاوے پھر اسکے بعد خالد کو جبتک زندہ رہے اس صدقہ کی آمدنی دیجاوے پھر بعد اسکے عمر کو دیجاوے جبتک وہ زندہ ہے پھر بعد اسکے مسکینون پر صدقہ ہے اسی پر عمل ہے۔ عالمگیری و محیط

باب ولایت وقف اور تصرف قیم وغیر ذالک کے بیان مین

مقالہ ۶۱۶ وقف پر وہ متولی کیا جاوے جو امین ہو اور بذات خود یا اپنے نائب سے اسکے سرانجام پر قادر ہو خواہ مرد ہو یا عورت ہو۔ عالم و در مختار۔

مقالہ ۶۱۷ (شرط وقف) متولی وقف ہونے کی صحت کے واسطے یہ شرط ہے کہ عاقل و بالغ ہو۔ البحر الرائق

مقالہ ۶۱۸ اگر کسی وقف کرنے والے نے یہ شرط کیا کہ اس وقف کی ولایت میری اولاد مین سے جو میرے بعد ہو اسکو ہے تو قاضی اس وقف کنندہ کے فرزند صغیر کا ایک شخص خلیفہ مقرر کریگا بشرطیکہ وہ لائق ہو ولایت کے۔ عالمگیری

مقالہ ۶۱۹ اگر کسی غائب کو وصی مقرر کیا تو قاضی اپنے طرف سے ایک شخص کو چند روز کے واسطے مقرر کرے جبتک وہ حاضر نہو جب وہ حاضر ہوا اسکو سونپ دے۔ عالمگیری

مقالہ ۶۲۰ ایک مرد نے ایک طفل کو وصی کیا تو قاضی بجاے طفل کے مرد کو مقرر کریگا۔ عالمگیری

مقالہ ۶۲۱ اگر واقف نے ولایت وقف کی شرط اپنی اولاد کے واسطے اس شرط سے کی کہ اولاً مین سے جو افضل ہو وہ متولی ہو پہر اسکے بعد جو افضل ہو وہ متولی ہو اسی ترتیب سے تو اسکی ولایت وقف کی اولاد مین سے افضل کو ہوگی پہر اگر افضل مذکور فاسق ہو گیا تو ولایت اس شخص کو حاصل ہوگی جو فضیلت مین اسکے مثل یا قریب ہے پہر اگر افضل نے فسق چہوڑ کر توبہ کر لی اور دوسرے کی نسبت اعدال افضل ہو گیا تو ظاہر الروایت کے موافق ولایت اسکی طرف منتقل ہو جائیگی۔ کذا فی المحیط۔

مقالہ ۶۲۲ اگر واقف نے کہا کہ اس وقف کی ولایت میری اولاد مین سے افضل کو ہے پہر اسکے بعد جو افضل ہو اوسی ترتیب سے پہر افضل نے انکار کیا تو استحساناً ولایت وقف اسکو ملے گی جو فضیلت مین اوس سے ملتا ہو۔ عالمگیری

مقالہ ۶۲۳ اگر فضیلت مین سب برابر ہین تو سن کا اعتبار ہوگا جو سن مین بڑا ہوگا اوسکو ولایت حاصل ہوگی۔ ایضاً

مقالہ ۶۲۴ اگر متولی مرگیا اور وقف کرنے والا زندہ ہے تو دوسرے متولی مقرر کرنے کی راے واقف کے اختیار ہے قاضی کو کوئی اختیار نہوگا۔ ایضاً

مقالہ ۶۲۵ اگر واقف مرگیا ہو تو متولی مقرر کرنے کا اختیار درجہ اول مین اوسکے وصی کو ہوگا اسواسطے کہ وہ قاضی سے افضل اور اولی ہے۔ عالمگیری

مقالہ ۶۲۶ اگر میت نے کسیکو وصی نہین کیا تو اوسکا اختیار قاضی کو ہوگا۔ عالمگیری

مقالہ ۶۲۷ اگر واقف کے گہرانے مین کوئی لائق نہوئیں قاضی نے کسیکو متولی مقرر کر دیا پہر اسکے گہرانے مین کوئی لائق ہو گیا تو ولایت منتقل ہوگی۔ عالمگیری

مقالہ ۶۲۸ اگر قاضی مرگیا یا معزول ہوگیا تو جسکو وقف پر متولی مقرر کیا ہے وہ اپنے حال پر متولی رہیگا۔ عالمگیری

مقالہ ۶۲۹ متولی کو اختیار ہے کہ اپنی موت کے وقت دوسرے کو ولایت وقف سپرد کرے۔ ایضاً

مقالہ ۶۳۰ اگر کسی کو خاصۃ وقف کا وصی کرگیا تو یہ شخص اسکے جملہ اموال کا وصی ہوگا یہ ظاہر الروایت کے موافق امام اعظم و امام ابو یوسف کا قول ہی اور یہی صحیح ہے۔ عالمگیری

مقالہ ۶۳۱ اگر کسی نے وقف مین ایک شخص کو متولی کیا اور اوسپر یہ شرط کرلی کہ اسکو یہ اختیار نہین ہے کہ دوسرے کو اپنے طرف سے وصی کرے تو شرط جائز ہے۔ ایضاً

مقالہ ۶۳۲ اگر دو آدمیون کو اپنا وصی کرگیا پھر ایک نے قبول کیا دوسرے نے انکار کیا تو قاضی بجاے اسکے دوسرا شخص مقرر کردیگا۔ ایضاً

مقالہ ۶۳۳ اگر واقف نے ایک مرد اور ایک طفل کو وصی کیا تو قاضی بجاے طفل کے ایک مرد مقرر کردے۔ کذا فی حاوی۔

فصل دعوی کے بیان مین

مقالہ ۶۳۴ اگر کسی نے ایک زمین فروخت کی پھر کہا کہ مین اسکو وقف کرچکا تھا یا کہا کہ زمین میرے اوپر وقف ہے پس اگر اسپر گواہ قائم نہوے اور اوس نے مدعا علیہ سے قسم لینی چاہے تو ایسا نہین کرسکتا ہے اسواسطے کہ قسم لینے کی شرط یہ ہے کہ پہلے دعوی صحیح ہولے حالانکہ یہان بسبب تناقض کے دعوی صحیح نہوا اسلئے کہ وقف مستقضی عدم ملک و بطلان بیع ہے اور یہان بیع کی ہے جو

مقتضی ملک ہے اور اگر اوس نے وقف ہونے پر گواہ قایم کیا تو مختار یہ ہے کہ گواہ سنے جاوین گے۔ عالمگیری

مقالہ ۶۳۵ اگر وقف کا دعوی کیا یا گواہون نے وقف کی گواہی دی اور انہون نے وقف کرنے والیکا حال بیان نکیا تو وقف کا دعوی اور وقف کی گواہی بدون بیان وقف کرنے والیکے صحیح ہے۔ قاضیخان۔

مقالہ ۶۳۶ اگر کسی نے دعوی کیا کہ یہ اراضی مجھپر وقف ہے تو دعوی مسموع نہوگا اور یہی اصح اور مفتوی بہ ہے۔ عالمگیری عن خلاصہ

مقالہ ۶۳۷ جسپر وقف ہے اوس نے دعوی کیا کہ مجھپر وقف ہے پس اگر اوسکا دعوی باجازت قاضی ہو تو باتفاق صحیح ہوگا۔ عالمگیری

مقالہ ۶۳۸ اگر دعوی باجازت قاضی سے ہے تو اصح یہ ہے کہ ایسا دعوی نہین صحیح ہے۔ ایضاً اگر متولی نے وقف ہونے پر گواہ قایم کیے اور کسی مدعی نے اپنی ملک ہونے پر گواہ دیے اور فی الحال قبضہ متولی کا ہے تو قابض کے گواہ مسموع نہونگے بلکہ غیر قابض مدعی کے گواہون پر حکم ہوگا پھر اگر اسکے بعد متولی نے خارج ہوکر وقف ہونے کے گواہ دیے تو مسموع نہونگے علیہ الفتوی۔ عالمگیری

فصل گواہون کے بیان مین

مقالہ ۶۳۹ اگر دو گواہون نے ایک شخص پر گواہی دی کہ اوس نے اپنی زمین وقف کی ہے اور گواہون نے اس زمین کے حدود بیان نہ کیے تو گواہی باطل ہے۔ عالمگیری

مقالہ ۶۴۰ اگر گواہون نے تین حدین بیان کی ہون تو ہمارے علماء ثلثہ کے نزدیک گواہی

مقبول ہوگی - محیط

٦٤١ **مقالہ** اگر دونون گواہون نے گواہی دے کہ اس نے اپنی زمین جو فلان مقام پر ہے
وقف کی اور ہم سے اسکے حدود بیان کئے تھے لیکن ہم بہول گئے ہین تو گواہی
قبول نہوگی - عالمگیری

٦٤٢ **مقالہ** دو گواہون نے گواہی دی کہ اس نے اپنی زمین وقف کی ہے مگر دونون نے
اسکا مقام بیان کرنے مین باہم اختلاف کیا تو یہ گواہی قابل حجت نہوگی - ایضاً

باب اقرار وقف کے بیان مین

٦٤٣ **مقالہ** جبکہ ایک زمین ایک شخص کے قبضہ مین ہے اگر اوس نے اقرار کیا کہ یہ وقف ہے
تو یہ وقف کا اقرار ہوگا اور ابتداء وقف نہین ہوگی - عالمگیری

٦٤٤ **مقالہ** اگر زید نے اپنی مقبوضہ زمین کے وقف ہونے کا اقرار کیا اور اسکے وقف کرنے والیکو
بیان نہین کیا اور نہ اوسکے مستحقون کو بیان کیا تو اوسکو اقرار صحیح ہوگا اور یہ زمین
فقیرون پر وقف ہوجائے گی - محیط و قاضیخان -

٦٤٥ **مقالہ** اگر زمین مقبوضہ کا زید پر خالد نے دعوی کیا کہ یہ زمین میری ہے اور زید کہتا ہے
کہ زمین وقف ہے ایک مسلمان نے اسکو وقف کیا تھا اور میرے قبضہ مین
دیدی ہے تو قاضی اس زمین کو اسی جہت پر وقف قرار دیگا جو اوس نے
اقرار کیا ہے لیکن اس حکم سے مدعاعلیہ کے ذمہ سے خصومت مندفع نہوگی یہانتک
کہ مدعاعلیہ سے قسم نہ لیجاوے کہ یہ زمین میری نہین ہے - الخ - عالمگیری

باب وقف کو غصب کر لینے کے بیان مین

۴۲۶ مقالہ اگر زمین وقف کی پہر اوسپر متولی مقرر کیا پہر جس شخص کو سپرد کی تھی وہ انکار کر گیا تو وہ غاصب ہے زمین اوسکے قبضہ سے نکال لیجاوے گی۔ عالمگیرے

۴۲۷ مقالہ اگر وقف کی چیز مین بعد انکار کے نقصان آگیا تو غاصب اوسکا ضامن ہوگا۔

۴۲۸ مقالہ اگر یہ زمین متولی سے غصب ہوئی تھی نہ واقف سے تو غاصب پر واجب ہوگا کہ واقف کو واپس دیدے جب غاصب نے انکار کیا اور غصب ثابت ہوگیا تو قاضی اوسکو محبوس کرے یہانتک وہ وقف مغصوبہ کو واپس کردے۔ عالمگیری

۴۲۹ مقالہ جبکہ زمین چند آدمیون پر وقف ہے اور اسپر کسی ظالم نے زبردستی قبضہ کرلیا اور اوسکے قبضہ سے نکالنا ممکن نہین ہے جن لوگون پر وقف تھا انہون نے اپنون مین سے ایک پر دعوی کیا کہ اس نے اس ظالم کے ہاتھہ فروخت کرکے اوسکو سپرد کردیا ہے اور وہ شخص منکر ہے پس باقیون نے اوس سے قسم لینی چاہے تو انکو یہ حق پہونچتا ہے اور جب اوس شخص نے انکے دعوی سے انکار کیا تو اوس سے قسم لیجائے گی پس اگر اوس نے قسم کہانے کا انکار کیا تو اوسپر قیمت وقف مذکور ادا کرنے کا حکم کیا جائے گا اور اسی طرح اگر باقیون نے اوسپر گواہ قایم کئے تو بھی ثابت ہوجانے پر بھی حکم دیا جائے گا غصب کی صورت مین وقف پر نظر کرکے یہی فتوی ہے کہ غاصب ضامن ہے جیسے کہ وقف کے منافع غصب کرلینے کی صورت مین بنظر وقف یہی فتوی ہے کہ منافع وقف کا غاصب ضامن ہے اور یہی ہمارے مشایخ نے اختیار کیا ہے۔ اور جب اس غاصب پر قیمت کا حکم دیا گیا تو قیمت اوس سے وصول کرکے اوسکے عوض دوسری اراضی خرید کیجائے گی پس وہ بجائے اصل کے وقف رہے گی۔ عالمگیرے

باب مریض کے وقف کے بیان مین

مقالہ ۶۵۰ اگر مریض نے اپنے مرض الموت مین اپنا دار وقف کیا تو جائز ہے بشرطیکہ تہائی ترکہ سے زیادہ نہو۔ علیہ الفتوی کتب الفقہ

مقالہ ۶۵۱ اگر میت کا کچھ اور مال ظاہر ہوا جسنے کہ دار مذکور کو اوسکے تہائی ترکہ تمام سے برآمد ہو گیا تو پورا وقف مذکور نافذ کردیا جاے گا۔ قاضیخان

مقالہ ۶۵۲ اگر میت پر قرضہ تھا پس قاضی نے اسکے دار یا زمین وقف کو اس قرضہ مین فروخت کیا پھر میت کا اسقدر مال ظاہر ہوا جس سے میت کا قرضہ ادا ہوتا اور اوسکی تہائی سے یہہ زمین موقف برآمد ہوتی ہے تو بھی بیع مذکور نہین توڑی جائیگی ولیکن مال میت سے بقدر ثمن وقف مذکور کے نکال کر اوس سے دوسری زمین خرید کر فقیرون پر صدقہ موقوفہ کردیجاے گی۔ محیط

باب مسجد کے بیان مین اور اوسکے متعلقات کے بیان مین

فصل اون امور کے بیان مین جس سے مسجد ہوجاتی ہے اور اوسکے احکام

مقالہ ۶۵۳ جس نے مسجد بنائی اوس کی ملک اس سے زائل نہوجائیگی یہان تک کہ اسکو اپنی ملک کے لگاؤ سے مع راستہ کے الگ کردے اور اوسمین نماز پڑہنے کی اجازت دیدے۔ عالمگیری

مقالہ ۶۵۴ اگر کسی نے اپنے درمیان احاطہ یا مکان کو مسجد کردیا اور لوگون کو اوسمین داخل ہونے

اور اوسمین نماز پڑہنے کی عام اجازت دیدے پس اگر اوسکے ساتہہ راستہ شرط کر دیا
تو وہ بالاتفاق مسجد ہو جاے گی۔ عالمگیری

مقالہ ۶۵۵ اگر کسی نے مسجد بنائی جسکے نیچے تہ خانہ ہے یا اوسکے اوپر بالاخانہ ہے اور مسجد کا دروازہ بڑے راستہ کے طرف بنادیا اور اوسکو جدا کر دیا تو اوسکو اختیار ہوگا کہ اوسکو فروخت کردے اور جب مرجاوے تو یہ مکان اوسکے وارثون کی میراث ہوگا اور اگر اوسکا تہ خانہ بغرض مصالح مسجد ہو تو یہ مسجد ہو جاے گی۔ ہدایہ

مقالہ ۶۵۶ اگر اذان اقامت کے ساتہہ بالجہر اجازت سے اوسمین جماعت کے ساتہہ دو یا زیادہ آدمیون نے نماز پڑہی تو مسجد ہو جاے گی۔ عالمگیری و محیط

مقالہ ۶۵۷ اگر ایک شخص نے ایک ہی مرد کو موذن اور امام کر دیا اوس نے اذان دی اور اقامت کہی اور تنہا نماز پڑہے تو وہ بالاتفاق مسجد ہو جاے گی۔ کفایہ و ہدایہ

مقالہ ۶۵۸ اگر مسجد کسی ایسے متولی کو سپرد کر دے جو اوسکے مصالح کے سرانجام پہ قایم رہتا ہے تو جائز ہے اگرچہ وہ متولی اس مسجد مین نماز پڑہتا ہوا اور یہی صحیح ہے بلکہ اصح ہے۔ محیط

مقالہ ۶۵۹ اگر اوسکو قاضی یا اوس کے نائب کو سپرد کر دیا تو جائز ہے۔ البحر الرائق

مقالہ ۶۶۰ اگر مسجد کے پاس یعنے پہلو مین ایک زمین ہے جو اوسی مسجد پر وقف ہے اور لوگون نے چاہا کہ اوسکو مسجد مین بڑہا دین تو جائز ہے ولیکن قاضی یا حاکم کے سامنے پیش کرین تا کہ وہ اونکو اجازت دیدے۔ خلاصہ عن عالمگیری

مقالہ ۶۶۱ اگر ایک قوم نے مسجد بنانے کا ارادہ کیا اور اونکو جگہہ کی ضرورت ہے تا کہ مسجد کشادہ ہو جاوے پس اونہون نے راستہ مین سے کچھہ زمین لیکر مسجد مین

مین داخل کردیا پہر اگر راستے والون کو کچہہ ضرورت واقع نہوئی تو جائز ہے اور یہی مختار ہے ۔ عالمگیری

مقالہ ٦٦٢ اگر لوگون نے مسجد مین سے کوئی ٹکڑا مسلمانون کے لئے عام راستہ کردیا تو اونکو یہ اختیار نہین ہے اور یہ قول صحیح ہے ۔ محیط

مقالہ ٦٦٣ اگر کوئی مسجد خراب ہوگئی اور مسجد والے اس سے بے پروا ہین اور مسجد نماز پڑہنے کے قابل نہین رہی تو اوسکے مالک کو یا ورثا کو اسکے فروخت کرنے کا کوئی حق نہین وہ مسجد ہمیشہ کے لئے مسجد ہے اور یہی اصح اور مفتویٰ بہ ہے عالمگیری

مقالہ ٦٦٤ اگر زید نے اپنے ذاتی مال مین سے مسجد مین فرش ڈالا بعد کو مسجد خراب ہوگئی اور لوگ بہی اوس فرش سے مستغنی ہین تو وہ فرش زید کے ملک مین ہوگا علیہ الفتویٰ عالمگیری

مقالہ ٦٦٥ مسجد کے متولی کو جائز نہین ہے کہ حد مسجد مین صحن مین دوکانین بنوائے کیونکہ مسجد جب دوکان و مسکن کی گئی تو اوسکی حرمت ساقط ہوجائے گی اور یہ جائز نہین ہے محیط

کتاب البیوع

باب بیع کے احکام مین

مقالہ ٦٦٦ (تعریف) واضح ہو کہ رضامندی سے ایک مال کو دوسرے کے مال سے باہم بدلنے کو بیع کہتے ہین ۔ ہدایہ و در المختار و عالمگیری کفایہ

مقالہ ٦٦٧ (شرط بیع کی) شرط بیع کی چار قسمین ہین ایک[1] بیع کے منعقد ہونے کی شرط دوسری[2] نافذ ہونے کی تیسری[3] صحیح ہونے کی اور چوتھی[4] لازم ہونے کی شرط

چند طرح پر ہے منجملہ اوسکے عاقدین عاقل اور بالغ ہون تمیز دار ہون - عالمگیری در المختار

مقالہ ۶۶۸ بیع چار قسم پر ہے - نافذ - موقوف - فاسد - باطل - در المختار

مقالہ ۶۶۹ بیع منعقد نہین ہوتی مگر ایجاب اور قبول سے دونون لفظ ماضی کے ہون - ایضاً

مقالہ ۶۷۰ جو بیع عین ساتھ عین کے ہو اوسکو بیع مقایضہ کہتے ہین اور ایک بیع ہوتا ہے دوسرا ثمن ہوتا ہے - کفایہ

مقالہ ۶۷۱ جو بیع عین ساتھ ثمن کے ہو اوسکو بیع المطلق کہتے ہین - در المختار

مقالہ ۶۷۲ جو ثمن ساتھ ثمن کے ہو اوسکو بیع صرف کہتے ہین - در المختار

مقالہ ۶۷۳ جو بیع دین ساتھ عین کے ہو اوسکو بیع سلم کہتے ہین - ایضاً

مقالہ ۶۷۴ جو بیع پہلی قیمت سے زیادہ ہو اوسکو بیع مرابحہ کہتے ہین - ایضاً

مقالہ ۶۷۵ جو بیع پہلی قیمت سے زیادہ نہو اوسکو بیع تولیہ کہتے ہین - ایضاً

مقالہ ۶۷۶ جو بیع پہلی قیمت سے کم مین فروخت کیجاوے اوسکو بیع وضعیہ کہتے ہین - ایضاً

مقالہ ۶۷۷ اور یہہ بھی شرط ہے کہ شرعاً قیمت دار چیز ہو اور مشتری کے سپرد ہو سکتی ہو - فتح القدیر

مقالہ ۶۷۸ اور شرط ہے سننا عاقدین باہم دونون ایک دوسرے کا کلام سنے بالاجماع - عالم

مقالہ ۶۷۹ ایجاب اور قبول ایک مجلس مین ہونا شرط ہے - ایضاً

مقالہ ۶۸۰ اور یہہ بھی شرط ہے کہ بیع کی کوئی میعاد مقرر نہو - ایضاً

مقالہ ۶۸۱ صحیح ہے بیع لڑکے کی جبکہ بیع کی عقل رکہتا ہو نقصان اور فائدہ کو جانتا ہو - در المختار

مقالہ ۶۸۲ اگر ایک عاقد نے عدم سماع کا دعوی کیا باوجودیکہ وہ بہرا بھی نہین اور اہل مجلس نے اوسکو سننا اوسکی تصدیق نہو گی - طحطاوی و عالمگیری -

مقالہ ۶۸۳ (رکن) ایجاب اور قبول بیع مین رکن ہے خواہ قولی ہو یا فعلی ہو جو تبادل مالکین کی

رضامندی پر دلالت کرے فیہ اشارۃ الی قولہ تعالیٰ ولا تاکلوا اموالکم
بینکم بالباطل الا ان تکون تجارۃ عن تراض منکم۔

مقالہ ٦٨٤ ایجاب وقبول عبارت ان دو لفظون سے ہے جو غیر کے ملک کرنے اور اپنے
مالک ہونے پر دلالت کرین۔ درالمختار و فتح القدیر

مقالہ ٦٨٥ (لغت) مین ایجاب بمعنی اثبات ہے مطلقاً اور یہان اثبات فعل خاص سے
مراد ہے جو رضامندی پر دلالت کرے خواہ بائع سے واقع ہو خواہ مشتری سے

٦٨٦ اور قبول عبارت ہے اثبات فعل ثانی سے۔ ایضاً

مقالہ ٦٨٧ جبکہ ایجاب اور قبول بصیغہ ماضی ہو تو ثبوت بیع کے واسطے نیت کی کچھ حاجت
نہین بخلاف ثانی کے یعنے جبکہ ایجاب اور قبول بلفظ مضارع ہو تو نیت کی حاجت
ہوگی اگر صیغہ مضارع سے ایجاب حال کی نیت کی نہ استقبال کی تو صحیح ہے
بنا بر قول اصح کے۔ درالمختار

مقالہ ٦٨٨ ماضی کے صیغہ مین بدون نیت کے بیع منعقد ہوتی ہے اور مضارع مین اصح
یہ ہے کہ نیت چاہیے۔ البحر الرائق

مقالہ ٦٨٩ الفاظ بیع کے خواہ بلفظ عربی ہون یا فارسی ہون یا اور کسی زبان مین ہون۔ عالم در
بیع منعقد ہوتی ہے ساتھ لفظ سلم کے بالاتفاق الروایات۔ کذا فی المحیط

مقالہ ٦٩٠ بیع منعقد ہوتی بلفظ ہبہ سے یعنے جب بائع نے کہا مین نے اس چیز کو بعوض اتنے
ثمن کے ہبہ کیا۔ عالمگیریہ

مقالہ ٦٩١ بیع منعقد ہوتی ہے جب بائع نے کہا یہ چیز تمہارے لئے گردانی اتنے یا اتنے
مین تو بیع صحیح ہوجائے گی۔ درالمختار و عالمگیریہ

مقالہ ۶۹۲ ایک شخص نے کہا کہ یہ گہوڑا میرا بدل تیرے گھوڑے کے ہے پہر دوسرے نے کہا اسیطرح تو بیع منعقد ہو جاوے گی۔ در المختار و عالمگیری

مقالہ ۶۹۳ اگر ایک متعاقدین کا اٹھہ کہڑ ہوا وقت عقد کے مجلس سے تو بیع باطل ہوگی اسواسطے یہ فعل اعراض پر دلالت کرتا ہے۔ ہدایہ

مقالہ ۶۹۴ جب ایجاب و قبول حاصل ہو تو بیع لازم ہو جاتی ہے اور بایع اور مشتری کو خیار باقی نہین رہتا مگر خیار عیب اور خیار رویت مین باقی ہے۔ ہدایہ

مقالہ ۶۹۵ تفریق ایجاب جائز نہین مگر جبکہ بائع اور مشتری دوبارہ ایجاب اور قبول کرین تو بیع جائز ہوگی دوسرے ایجاب اور قبول سے نہ اول سے۔ در المختار و عالمگیری

مقالہ ۶۹۶ بیع کے صحیح ہونے کے واسطے شرط ہے مقدار مبیع اور ثمن کے معرفت فقط۔ در

مقالہ ۶۹۷ بیع اعواض مین جب اشارہ کیا مبیع کے طرف تو اب معرفت اور مقدار کی ضرورت نہین اسواسطے کہ اشارہ کافی ہے تعریف جہالت وصف مین مقتضی نزاع نہین ہے۔ ہدایہ

مقالہ ۶۹۸ مطلق ثمن سے بیع صحیح نہین ہوتی مگر جبکہ معرفت مقدار اور وصف ہو کیونکہ بیع مین تسلیم واجب ہے بالقدر اور بلا قدر جہالت ہے پس جہالت منع کرتی ہے تسلیم کو۔ در المختار

مقالہ ۶۹۹ معرفت مقدار اور وصف غیر مشار الیہ مین شرط ہے۔ ایضاً

مقالہ ۷۰۰ بیع صحیح ہے بلا مدت کے بخلاف موجل کے۔ ہدایہ و در المختار

مقالہ ۷۰۱ بیع صحیح ہے ثمن موجل مین جسکی مدت معلوم اور مقرر ہو تا کہ نزاع کی نوبت نہ پہونچے۔ ہدایہ و در المختار

مقالہ اگر بیع موجل کی تو ایک مہینے کے طرف پہیر جاوے گی اسی پر فتوی ہے۔ درالمختار

مقالہ اگر بایع اور مشتری مین نزاع واقع ہو تو اوسکا قول معتبر ہوگا جو مدت کی نفی کرتا ہے۔ ایضاً

مقالہ اگر بلا مدت فروخت کیا ہے اور مشتری کی مدت مین اختلاف واقع ہوا تو بائع کا قول معتبر ہوگا اسواسطے کہ بیع مین عدم تاجیل اصل ہے۔ ایضاً

مقالہ اگر دونون مختلف ہون مدت کے گذرجانے کے بایع کہتا ہو کہ مدت ہوچکی ہے اور مشتری کہتا ہو کہ ہنوز مدت باقی ہے تو قول اور گواہی مشتری کی قبول ہوگی۔ ایضاً

مقالہ اور مدت باطل ہوتی ہے مدیون کی موت سے۔ ایضاً

باب مبیع کو ثمن کے واسطے روک رکھنے کے بیان مین

مقالہ اگر قیمت نقد ٹھہری ہے تو بایع کو مبیع کے روکنے کا اختیار ہے کذا فی المحیط و عالمگیری

مقالہ اگر کچہہ دام نقد ٹھہرے ہین اور کچہہ میعادی تو باقی دامون کے واسطے مبیع کو روکنے مین بائع کو اختیار ہے۔ عالمگیری

مقالہ اگر مبیع بائع کے پاس سے ضائع ہوگی تو قیمت کا بائع ضامن ہوگا۔ کذا فی المحیط

فصل مبیع کو سپرد کرنیکے بیان مین

مقالہ اگر کسی شخص نے کوئی اسباب ثمن کے عوض بیچا تو مشتری سے یہ کہا جاوے گا کہ پہلے ثمن دیدے اور اگر اسباب کے عوض بیچا تو ثمن کو ثمن کے عوض بیچا تو دونون سے کہا جاوے گا کہ ایک ساتھہ سپرد کردین۔ ہدایہ

مقالہ کنجی پر قبضہ کرنا بھی گھر پر قبضہ کرلینا ہے بشرطیکہ بلا تکلف اوسکو کہولنے کا

اختیار حاصل ہوجاوے ورنہ قبضہ نہیں ثابت ہوگا۔ عالمگیری

مقالہ ۱۷۲ اگر مکان فروخت کیا اور مشتری کو کنجی حوالہ کردی اوس نے کنجی پر قبضہ کرلیا اور مکان کے طرف گیا تو مکان پر قابض ہوگا بشرطیکہ کنجی اوسی مکان کی ہو۔ عالمگیری

مقالہ ۱۷۳ اگر کوئی ایسا مکان جو وہان پر موجود نہ تھا اور بائع نے کہا مین نے وہ مکان تجھکو سپرد کردیا اور مشتری نے کہا کہ مین نے قبضہ کرلیا تو یہ قبضہ نہ ہوگا لیکن اگر مکان قریب ہے تو قبضہ شمار نہ ہوگا اور یہی صحیح ظاہر الروایت کے موافق ہے۔ البحر الرائق وقاضیخان

مقالہ ۱۷۴ اگر ایک مکان کسی کے ہاتھ فروخت کیا اور وہ مکان دوسرے شہر مین ہے اور بائع نے صرف زبان سے سپرد کیا ہے پھر مشتری نے قیمت کے دینے سے انکار کیا تو مشتری کو اس انکار کا اختیار ہے۔ کذا فی المحیط

مقالہ ۱۷۵ اگر مبیع بائع کے پاس تھی اور مشتری نے اوسکو ضائع کردیا یا اوسمین کوئی عیب پیدا کردیا تو یہ مشتری کے قبضہ کرنے مین شمار ہوگا اسیطرح اگر بائع نے کوئی ایسا فعل مشتری کے حکم سے کیا تو یہی حکم ہے۔ عالمگیری

فصل بلا اجازت بائع کے مبیع پر قبضہ کرنے کے بیان مین

مقالہ ۱۷۶ اگر مشتری نے ثمن ادا کرنے سے پہلے بلا اجازت بائع کے مبیع پر قبضہ کرلیا تو بائع کو اختیار ہے کہ مبیع کو واپس لے۔ عالمگیری وقاضیخان

مقالہ ۱۷۷ اگر مشتری نے اوسمین ایسا تصرف کرلیا ہے کہ جو ٹوٹ سکتا ہے تو اوس کو توڑ دے۔ کذا فی المحیط

فصل ایسے قبضہ کے بیان مین جو خرید کے قایم مقام ہوتا ہے

اور جو اوس کے قائم مقام نہین ہوتا ہے۔

مقالہ ۱۸ اگر کوئی چیز بطور غصب کے یا عقد فاسد کے کسی کے قبضہ مین ہو پھر اوس کے مالک سے اوسکا عقد صحیح کر لے تو پہلا قبضہ دوسرے کا نائب ہو جائے گا یہانتک کہ اگر مشتری کے اپنے گھر جانے اور اوس چیز تک پہونچنے یا اوسکے لینے پر قادر ہونے سے پہلے وہ تلف ہو جاوے تو مشتری کا مال تلف ہوگا۔ عالم عن خلاصہ

مقالہ ۱۹ اگر غصب کی ہوئی چیز کو بیع الصرف کا بدل گردانا اور دونون جدا ہو گئے تو بیع باطل نہ ہوگی۔ محیط

مقالہ ۲۰ اگر مبیع دونون کے سامنے موجود تھی اور بائع نے اوسکو فرو(خت) کیا تو بائع کو اسکے روکنے کا اختیار نہین ہے۔ کذا فی المحیط

فصل دونون عقد کرنیوالون کو مبیع اور ثمن کے سپرد کرنے کے بیان مین

مقالہ ۲۱ اگر مشتری نے گیہون خریدے اور مشتری شہر مین موجود تھا اور گیہون شہر مین تھے تو بائع پر اون کا شہر مین سپرد کرنا واجب ہوگا۔ کذا فی المحیط

مقالہ ۲۲ اگر گیہون بالیون کے اندر خریدے تو بائع پر اوسکا کوٹ کر صاف کرکے مشتری کو دینا واجب ہے یہی مختار ہے۔ عالم عن خلاصہ

مقالہ ۲۳ اگر گیہون ناپ کے حساب سے خریدے تو اونکا ناپنا بائع کے ذمہ ہے اور مشتری کے برتن مین بھر دینا بھی بائع کے ذمہ بھی مختار ہے۔ ایضاً

مقالہ ۲۴ اگر ایک کشتی مین غلہ خریدا تو کشتی سے باہر نکالنا مشتری کے ذمہ ہے اور یہ حکم ریل کا بھی ہے۔ کذا فی المحیط و در المختار

مقالہ ۲۵ے اگر بائع نے ناپ یا تول یا گنتی کی چیز فروخت کی تو ناپنے والے اور تولنے والے اور شمار کرنے والے کی اجرت بائع پر لازم ہوگی یہی قول مختار ہے۔ عالمگیری عن کافی و در المختار

مقالہ ۲۶ے اور ایک روایت مین آیا ہے کہ اجرت مذکور قبل قبضہ کے مشتری کے ذمہ ہے اور بعد قبضہ کے بائع کے ذمہ ہے۔ عالمگیری

باب اون چیزون کے بیان مین جو بدون صریح ذکر کرنیکے بیع مین داخل ہوجاتی ہین اور جو نہین داخل ہوتی ہین

فصل اول — دار* وغیرہ کی بیع مین جو چیزین داخل ہوتی ہین اونکے بیان مین۔

مقالہ ۲۷ے اگر ایک بیت خریدا تو اوسکا بالاخانہ داخل نہوگا اگرچہ تمام حقوق کے ساتھ خریدا ہوتا وقتیکہ صریح طور پر بالاخانہ کا ذکر نہ آوے۔ کذا فی المحیط

مقالہ ۲۸ے مشائخ نے فرمایا ہے کہ یہ حکم جدا جدا اس تفصیل کے ساتھ اہل کوفہ کے رواج کے موافق ہے اور ہمارے رواج کے موافق سب صورتون مین بالاخانہ داخل ہوجاویگا خواہ بیت کے نام سے فروخت ہو یا منزل کے نام سے یا دار کے نام سے اسلئے کہ ہمارے محاورہ مین ہر مسکن کو خانہ کہتے ہین خواہ چھوٹا ہو یا بڑا ہو۔ عالمگیری

مقالہ ۲۹ے اگر کسی شخص نے کوئی دار فروخت کیا تو اوسکی عمارت بیع مین داخل ہوجاویگی اگرچہ نام بنام بیان کیا ہو۔ ہدایہ

*دار یعنی گھر کہتے ہے اور منزل اور بیت کو شامل ہوسکتا ہے اور منزل اوسنے کی جگہ کو کہتے ہین جسمین چند بیوت ہون اور بیت اوسکو کہتے ہین جسکی چہار دیواری اور چھت اور دروازہ ہو ۱۲

مقالہ ۳۰ اگر کسی نے کوئی بیت کسی دار کے اندر خریدا تو اوسکا خاص راستہ اور پانی بہنے کی موری بدون ذکر کے داخل نہوگی اور اگر اوسکو مع مرافق خریدا تو داخل ہوجائیگی یہی اصح ہے۔ عالمگیری

مقالہ ۳۱ اگر کسی نے ایک منزل یا مسکن کسی دار مین سے خریدا تو اوسکا کوئی خاص راستہ اس دار مین سے منزل یا مسکن تک مشتری کے واسطے نہوگا مگر اوس صورت مین کہ اوسکو ہر حق و مرافق کے ساتھہ خریدے یا ہر قلیل و کثیر کا لفظ کہے تو اوس کو راستہ ملے گا۔ فتح القدیر و قاضیخان

مقالہ ۳۲ اگر ایک دار فروخت کیا اور حقوق و مرافق کا یا ہر قلیل و کثیر کا ذکر نہ کیا تو جو کچھہ اوسمین ہے بیت اور منزلین اور بالاخانہ اور نیچے کے مکان اور کل وہ چیزین جو اوسکے حدود اربعہ کے اندر موجود ہین از قسم باورچیخانہ اور تنور اور پائخانہ وغیرہ سب بیع مین داخل ہوجائینگی۔ عالمگیری

مقالہ ۳۳ دار کے بیع مین مخرج اور اصطبل اور کنوان داخل ہوجاتا ہے خواہ حقوق و مرافق کا ذکر کیا ہو یا نہ کیا ہو۔ کذا فی المحیط

فصل دوسری ان چیزون کے بیان مین جو زمین کی بیع مین داخل ہوتی ہین

مقالہ ۳۴ اگر کوئی زمین فروخت کیا اور حقوق و مرافق اور قلیل و کثیر کا ذکر نہ کیا تو بیع کی تحت مین وہ کل چیزین جو ہمیشہ کے واسطے اوسمین رکھی گئی ہین جیسی درخت اور عمارت وغیرہ ذلک داخل ہوجائے گی۔ عالمگیری

مقالہ ۳۵ امام محمد نے فرمایا کہ درخت زمین کی بیع مین بلا ذکر داخل ہوجاتا ہے اور صحیح یہی ہے کہ

سب بدون ذکر کے داخل ہو جاتے ہین۔ عالمگیری عن فتاوی صغری

مقالہ ۳۶ے اگر کوئی زمین فروخت کی مع مرافق کے تو کھیتی اور پہل ظاہر روایت کے موافق بیع مین داخل نہونگے گو قلیل وکثیر کے لفظ کو بہی ذکر کیا ہو۔ قاضیخان

مقالہ ۳۷ے اگر زمین کی قیمت پانچسو روپیہ ہو اور درخت کی قیمت بہی اسیقدر ہو اور پہلون کی قیمت بہی اسیقدر ہو تو بالاجماع ثمن کے تین حصہ کئے جاوینگے پس اگر قبضہ سے پہلے کسی آسمانی آفت سے تلف ہون یا بائع انکو کہا جاوے تو مشتری سے ایک تہائی ثمن ساقط کیا جاویگا اور اوسکو اختیار ہوگا کہ اگر چاہے تو زمین اور درخت کو دو تہائی ثمن مین سے لیلے اور اگر چاہے تو ترک کر دے یہی قول سب امامون کا ہے۔ عالم عن سراج الوہاج

مقالہ ۳۸ے درخت کے نیچے کی زمین داخل ہوتی ہے تو مشتری کے تصرف کے وقت جسقدر درخت کی موٹائی ہے صرف اسیقدر زمین داخل ہوگی یہانتک کہ اگر بیع کے بعد درخت زیادہ موٹا ہو جاوے تو زمین کے مالک کو اختیار ہے کہ اوسکو چہانٹ دے اور جہانتک درخت کی شاخین اور جڑے پہیلے ہوے ہین وہان تک کی زمین بیع مین داخل نہوگی اور اسی پر فتوی ہے۔ کذا فی المحیط

مقالہ ۳۹ے اگر زمین کے اوپر سے کاٹنے کے واسطے چند درخت خرید ے اور قطع کرنے مین زمین اور درختون کی جڑون کو ضرر پہونچتا ہے تو مشتری کو کاٹنے کا اختیار نہین ہے کیونکہ اوسمین زمین کے مالک کا ضرر ہے پس مالک کو اختیار ہے کہ ضرر کو دفع کرے اور بیع ٹوٹ جاوے گی۔ یہی مختار ہے۔ کذا فی المحیط

باب خیار شرط کے بیان مین

مقالہ ۴۰ے بیع دو قسم پر ہے ایک لازم ہوتی ہے دوم غیر لازمی ہے لازم وہ ہے کہ بعد بیع کے اختیار نہو غیر لازم وہ ہے جسمین بعد بیع کے اختیار فسخ کا ہو۔ کفایہ و درالمختار

مقالہ ۴۱ے ہندوستان کے سوداگر خیار کو ہاکرٹ کہتے ہین۔

مقالہ ۴۲ے خیار شرط چند طرح پر ہے ایک وہ کہ بالاتفاق فاسد ہے جیسے کہا کہ مین خریدتا ہون اس شرط پر کہ مجھے خیار ہے۔ عالمگیری

مقالہ ۴۳ے یعنے لینے نہ لینے کا اختیار ہے یا اس شرط پر کہ مجھے چند روز خیار ہے یا اس شرط پر کہ مجھے ہمیشہ خیار ہے یہ سب فاسد ہین۔ درالمختار و عالمگیری

مقالہ ۴۴ے اور ایک وہ جو بالاتفاق جائز ہے وہ یہ ہے کہ مشتری کہے کہ مجھے تین روز کا یا اوس سے کم خیار ہے۔ عالمگیری و ہدایہ

مقالہ ۴۵ے صاحبین کے نزدیک مدت مسمی تک ہے (یعنے خیار شرط) خواہی ایک مہینے کا یا زیادہ اور یہی مذہب صحیح ہے۔ ہدایہ

مقالہ ۴۶ے خیار شرط مین مال یعنے مبیع بائع کے ملک سے نکل نہین جاتا بائع کو اختیار ہے بالاتفاق۔ ہدایہ و درالمختار

مقالہ ۴۷ے خیار شرط جیسا بیع جائز مین ثابت ہوتا ہے ویسا ہی بیع فاسد مین ثابت ہوتا ہے۔ عالمگیری

مقالہ ۴۸ے اگر بیع تمام ہونیکے بعد مشتری نے بائع سے کہا کہ مین نے تجھے تین روز تک کا خیار دیا تھا یا اسی معنی مین اور کوئی لفظ کہا تو موافق شرط کے خیار حاصل و ثابت ہوجاویگا۔ ایضاً درالمختار

فصل عمل خیار کے بیان مین

مقالہ ۴۹ اگر خیار بایع کے واسطے شرط کیا گیا ہو تو مبیع بالاتفاق اوس کے ملک سے نہین نکلی اور ثمن بالاتفاق مشتری کے ملک سے نکل جاتا ہے۔ لیکن اوس کے ملک سے نکلکر امام صاحب کے قول پر بائع کے ملک مین داخل نہین ہوتا ہے اور صاحبین کے قول سے موافق داخل ہو جاتا ہے۔ کذا فی المحیط

مقالہ ۵۰ بیع مشتری کے خیار سے بائع کے ملک سے نہین نکلتا۔ در المختار

مقالہ ۵۱ اگر خیار مشتری کے واسطے شرط کیا گیا ہو تو ثمن بالاتفاق اوس کے ملک سے نہین نکلتا ہے اور مبیع بایع کے ملک سے بالاتفاق نکل جاتا ہے۔ عالمگیری

مقالہ ۵۲ ہمارے اصحاب نے فرمایا ہے کہ خیار شرط کی وجہہ سے صفقہ تمام نہین ہوتا ہے پس اگر خیار بایع کا ہو یا مشتری کا اور مبیع ایک ہو یا چند چیزین ہون تو یہ نہین ہو سکتا کہ بعض مین بیع قبول کرے اور بعض مین نہ قبول کرے خواہ مبیع قبضہ مین ہو یا نہو کیونکہ اس صورت مین تمام ہونے سے پہلے صفقہ متفرق ہوتا ہے اور یہ جایز نہین ہے ہان تمام ہونے کے بعد اس کے برخلاف ہے کیونکہ اسوقت صفقہ کی تفریق جائز ہے۔ کذا فی المحیط

فصل اس کے بیان مین کہ کن وجہون کے ساتہہ اس بیع کا نفاذ ہوتا ہے اور کن کے ساتہہ نہین ہوتا۔

مقالہ ۵۳ جس شخص کے واسطے خیار کی شرط کی گئی ہے خواہ وہ بائع ہو یا مشتری تو فقہا کا اتفاق ہے کہ اوسکو مدت خیار کے اندر اختیار ہے چاہے بیع کی اجازت دے اور چاہے فسخ کردے۔ عالمگیری و فتح القدیر

مقالہ ۵۴ اگر اوس نے کہا کہ مین نے اوس کے لینے کی خواہش کی یا محبوب رکہا یا مجہے

خوش آیا یا مجھے موافق ہوا تو ایسے کہنے سے اوسکا خیار ساقط نہوگا ۔ البحر الرائق

مقالہ ۵۵ بیہوشی خیار کو ساقط نہین کرتی ہے صرف مدت کا گذر جانا بدون بیع یا فسخ اختیار کرنے کے خیار کو ساقط کرتا ہے ۔ ایضا

مقالہ ۵۶ اگر کسی نے کوئی زمین فروخت کی تین دن کے خیار پر اور بایع نے ثمن لیا اور مشتری نے زمین پر قبضہ کر لیا پھر بایع نے تین دن کے اندر بیع توڑ دی تو زمین مشتری کے پاس قیمتی ضمانت مین رہے گی اور اوسکو اختیار ہوگا کہ اپنے پورے ثمن کے حاصل کرنیکے واسطے جو اوس نے بایع کو دیا ہے زمین کو روک رکھے پس اگر بایع نے اس کے بعد مشتری کو اس زمین مین ایک سال تک زراعت کرنے کی اجازت دی اور مشتری نے اوس زمین کھیتی کی تو زمین مشتری کے پاس امانت ہو جائے گی اور بایع کو ثمن ادا کرنے سے پہلے اختیار ہوگا کہ جب چاہے مشتری کو اپنے ثمن لینے کے واسطے کہ جو اوسکا بایع کے ذمہ چاہیے ہے زمین کے روکنے کا اختیار نہوگا ۔ قاضی خان

مقالہ ۵۷ اگر خیار مشتری کا تھا اور بایع نے خیار توڑ دینے اس طرح صلح کی کہ مین ثمن سے اسقدر کم کر دونگا یا یہ اسباب خاص مبیع مین بڑھا دونگا تو جائز ہے ۔ ایضا قاضیخان

فصل

دونون باہم بیع کرنے والون کے شرط خیار کر لینے مین اختلاف کرنے کے بیان مین ۔

مقالہ ۵۸ اگر دونون بیع کرنے والے شرط خیار مین اختلاف کرین تو اوسکا قول لیا جائیگا جو خیار کی نفی کرتا ہے ۔ عالمگیری

مقالہ ۵۹ اگر دونون مدت خیار کی مقدار مین اختلاف کرین تو اس شخص کا قول معتبر ہوگا

جو کمتر وقت کہتا ہے - عالمگیریہ

مقالہ ۷۶۰ اگر مدت کے گذرنے مین اختلاف کرین تو اس شخص کا قول معتبر ہوگا بعد اسکے گذرنے کا منکر ہے - ایضاً

باب خیار رویت کے بیانمین

مقالہ ۷۶۱ خیار چار مقام مین ثابت ہے - اعیان کی خرید - اور اجارہ - اور قسمت - اور صلح - ہر ایک چارون مین سے معاوضہ ہے تو دیون اور نقود ان عقود مین جو فسخ کرنیسے فسخ نہین ہوتی خیار الرویت مین — فتح القدیر

مقالہ ۷۶۲ خیار رویت کا مطلب وہ ہے جو خیار شرط کا تھا مطلق صراحتہ اور دلالتہ اور جو مفید ہے رضامندی کا بعد رویت کے نہ قبل رویت کے - الدرر

مقالہ ۷۶۳ جس چیز کو دیکھا نہین اسکی بیع جائز ہے - عالمگیریہ

مقالہ ۷۶۴ صحیح ہے بیع اور شرا اوس چیز کی جسکو بایع اور مشتری نے نہین دیکھا - درالمختار

مقالہ ۷۶۵ اشارہ کرنا مبیع کے طرف شرط ہے - ایضاً

مقالہ ۷۶۶ اگر مبیع یا اوسکے مکان کے طرف اشارہ کیا تو باتفاق بیع جائز نہین - فتح القدیر

مقالہ ۷۶۷ مشتری کو جائز ہے کہ مبیع کو پہیر دے جب اوسکو دیکھے - درالمختار

مقالہ ۷۶۸ بعد رویت کے مشتری کو اختیار ہے - ایضاً

مقالہ ۷۶۹ اگر مشتری نے مبیع کو فسخ کیا قبل رویت کے تو صحیح ہے فسخ اوسکا قول اصح مین - بحرالرائق

مقالہ ۷۷۰ اندہے کی خرید مین اختیار ثابت ہے جب کوئی شخص مبیع کا حال اوس سے بیان کردے تو اوسکے حق مین بیان شخص غیر کا بجائے رویت کے ہوگا - درالمختار

مقالہ	خیار رویت ثابت ہے اگر تمام عمر تک نہ دیکھیگا اختیار ثابت ہے قول اصح مین ۔ عنایہ
مقالہ	اختیار نہین اس بائع کا جس نے مبیع کو بغیر دیکھے فروخت کیا قول اصح مین ۔ در
مقالہ	مختار یہ ہے کہ اسکا کوئی وقت مقرر نہین ہے بلکہ جبتک کوئی ایسا امر نہ پایا جاوے جو خیار روایت کو باطل کرتا ہے اوسوقت تک باقی رہتا ہے ۔ فتح القدیر
مقالہ	تاوقتیکہ مشتری کے جانب سے خیار رویت ساقط نہو جاوے بایع کو مشتری سے ثمن کے مطالبہ کرنے کا اختیار نہین ہے ۔ ایضاً فتح القدیر
مقالہ	اگر کسی نے ایسی چیز خریدی کہ جسکو دیکھہ چکا ہو اگر وہ متغیر ہو گئی ہو تو اوسکو خیار ہوگا اور اگر نہ متغیر ہو گی ہو تو خیار نہوگا ۔ عالمگیریہ
مقالہ	اگر متغیر ہونے مین دونون اختلاف کرین اس طرح پر کہ مشتری نے کہا کہ متغیر ہو گئی ہے اور بائع نے کہا کہ تغیر نہین ہوئی ہے تو قسم کے ساتھہ بایع کا قول لیا جائیگا اور مشتری کو گواہ قایم کرنی چاہیے اور بایع کے قول کا اعتبار کرنا اوس صورت مین ہے کہ مدت اسقدر قریب ہو کہ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اتنی مدت مین ایسی چیز متغیر نہین ہوتی ہے ۔ عالمگیریہ
مقالہ	اگر اس طرح پر اختلاف واقع ہوا کہ بایع کہتا ہے مشتری سے تو خرید کے وقت اسکو دیکھا ہے اور مشتری کہتا ہے کہ مین نے نہین دیکھا ہے تو قسم کے ساتھہ مشتری کا قول لیا جائیگا ۔ ایضاً
مقالہ	خیار رویت کی وجہہ سے رد کرنا قبضہ سے پہلے اور قبضہ کے بعد بیع کا فسخ کرنا ہے اوسمین قاضی کی قضا اور بایع کی رضا کی حاجت نہین ہے صرف اتنے کہنے سے کہ مین نے واپس لیا بیع فسخ ہوجائے گی ۔ عالمگیریہ

مقالہ ٧٧٩ اگر مبیع گھوڑا ہے تو اسکو اپنے ذاتی ضرورت کے واسطے اوسپر سوار ہوا یا شل اسکے تو اسکا خیار باطل ہوجاتا ہے۔ عالمگیری عن بدایع

مقالہ ٧٨٠ اس طرح اگر پہلے دیکھنے کے اسکو ہبہ کردیا تو بھی خیار ساقط ہوجاۓ گا۔ کذا فی المحیط

مقالہ ٧٨١ اگر دیکھنے کے ساتھ ثمن ادا کردیا تو بھی خیار باطل ہوجاۓ گا۔ قاضیخان

مقالہ ٧٨٢ اگر مشتری کے پاس مبیع مین سے کچھ تلف ہوجاوے تو اوسکا خیار باطل ہوجاۓگا۔ البحر الرائق

مقالہ ٧٨٣ اگر مکان خریدا اور اوسکو دیکھا نہین تھا اور اوس کے پہلو مین دوسرا مکان فروخت ہوا اور مشتری نے اوسکو شفعہ کی راہ سے اوسکو لے لیا تو ظاہر الروایت کے موافق اوسکا خیار باطل نہوگا۔ قاضی خان

مقالہ ٧٨٤ اگر سیپ کے اندر کوئی موتی خریدا تو امام ابو یوسف نے کہا کہ بیع جائز ہے اور جب اوسکو دیکھے تو مشتری کو خیار رویت حاصل ہوگا اور امام محمد نے کہا کہ بیع باطل ہے اور اسی پر فتویٰ ہے۔ عالمگیری

مقالہ ٧٨٥ اگر کوئی اسباب خرید کر اوسکو کسی جگہہ اٹھا لے گیا تو اسکو خیار عیب اور خیار رویت کی وجہ سے واپس کرنے کا اختیار ہوگا بشرطیکہ اوسکو اس جگہہ واپس لاوے جہان کہ عقد ہوگا ورنہ رد کرنا صحیح نہوگا۔ البحر الرائق۔

مقالہ ٧٨٦ اگر مشتری نے گھر کے اندر کسی کو بسایا تو اوسکا خیار رویت ساقط نہوگا لیکن اگر کرایہ پر بسایا ہو تو خیار رویت باطل ہوجاۓ گا۔ البحر الرائق

مقالہ ٧٨٧ اگر کسی نے بے دیکھے خرید کرلے پھر بایع سے کہا کہ اسکو فروخت کردے یا کہا کہ اپنے واسطے اوسکو فروخت کردے تو اوسیوقت وہ واپس ہوجاۓ گی خواہ بائع نے اوسکو فروخت کرلیا ہو یا نہ کیا ہو۔ عالمگیری

مقالہ ۴۸۸ اگر چوپایون کے پہچاننے والون کو یہ قول ہو کہ چوپایون کے چارون پانون کے
دیکھنے کی ضرورت ہوتی ہے تو اونکا دیکہنا بھی خیار ساقط ہونیکے واسطے شرط ہوگا
عالمگیری عن شرح قدوری

مقالہ ۴۸۹ گہر یا سم اور پیشانی اور دم کا دیکھہ لینا کافی نہین ہے اور یہی صحیح ہے۔ ایضاً

مقالہ ۴۹۰ اسقدر مبیع کا دیکہنا ہی کفایت کرتا ہے جس سے مقصود حاصل ہوجاوے جیساکہ
غلہ کا ڈہیر سطح کے اوپر سے دیکہنا یعنے تمام مبیع کا دیکہنا ضرور نہین بسبب
تعذر کے۔ ایضاً در المختار

مقالہ ۴۹۱ اگر غلہ کے ڈہیر کے اندر سے ناقص غلہ نکلا تو اوسکا رد کرنا خیار العیب کے سبب
سے جایز ہوگا نہ خیار الرویت کے سبب سے۔ ایضاً

مقالہ ۴۹۲ لپٹے کپڑے کی ظاہر کی تہ نہ دیکھے بلکہ سب کو کہولکر دیکھے اور یہی قول مختار ہے۔ فتح القدیر در

مقالہ ۴۹۳ گھر کا دالان اور کوٹہریون کا اندر سے بھی دیکہنا ضرور ہے اور یہی قول اصح اور
مفتوی بہ ہے۔ ایضاً

مقالہ ۴۹۴ خیار رویت باطل ہوجاتا ہے زمین مین زراعت کے اذن سے جب دوسرے کو
اذن دیا۔ در المختار

مقالہ ۴۹۵ اگر عاقدین نے مبیع عین کی عوض عین کی بیع کی تو دونون کے واسطے خیار الرویت
حاصل وثابت ہے۔ در المختار

فصل اندہے اور وکیل کی خرید کے احکام مین

مقالہ ۴۹۶ اندہے کی خرید فروخت جائز ہے اسپر تینون امامون کا اتفاق ہے۔ فتح القدیر

مقالہ ۴۹۷ اندھے کو اپنی خریدی ہوئی چیز مین خیار ہے اور اپنی فروخت کی ہوئی چیز مین خیار نہین ہے۔ سراج الوہاج

مقالہ ۴۹۸ اندھے کو چھونا مانند آنکھون والے آدمی کے دیکھنے کے ہے۔ عالمگیریہ

مقالہ ۴۹۹ عقار مین جبتک اوسکا صفت بیان نکیا جاوے تب تک اندھے کو خیار ساقط نہین ہوتا ہے اور یہی مذہب صحیح ہے۔ عن شرح قدوری

باب خیار عیب کے بیانمین

مقالہ ۵۰۰ خیار عیب بدون شرط لینیکے ثابت ہوتا ہے۔ عالمگیری عن سراج الوہاج

مقالہ ۵۰۱ اگر کسی نے کوئی چیز خرید کیا جسمین کوئی عیب خریدنے کے وقت یا اوس سے پہلے اوسکو معلوم نتھا اور پھر عیب قلیل یا کثیر ظاہر ہو تو اوسکو اختیار ہے چاہے پورے ثمن مین لیلیوے ورنہ واپس کر دے۔ عالمگیری عن شرح طحاوی۔

فصل چوپایون وغیرہ کے بیانمین

مقالہ ۵۰۲ جو جانور خلاف عادت کے بھاگے وہ عیب مین داخل ہوگا۔ عالمگیری و ذخیرہ

مقالہ ۵۰۳ جانور مین حاملہ ہونا عیب مین داخل نہین ہے۔ ایضاً

مقالہ ۵۰۴ چوپایون اور سواری کے جانور مین حمل ہونا عیب نہین لیکن اوسمین کسی کھیلے ہوے نقصان کا سو عیب ہے اور اسی پر فتوی ہے۔ عالمگیری عن مضمرات

مقالہ ۵۰۵ جو جانور کہ دودہ نہ دہوتے دے وہ عیب مین داخل ہے بشرطیکہ دودہ کی غرض سے خریدا ہو۔ عالمگیری

مقالہ ۸ چوپایون مین کم کہانا عیب ہے۔ ایضًا

مقالہ ۸ بیل مین کام کے وقت سونا عیب ہے۔ ایضًا

مقالہ ۸ جو جانور قربانی کے واسطے خریدا پہر اوسمین وہ عیب ظاہر ہوا جو قربانی کا مانع ہے وہ عیب مین داخل ہوگا۔ قاضی خان

مقالہ ۹ گائے اور بکری کا ہمیشہ پلیدی کہانا عیب مین داخل ہے۔ عالمگیریہ

مقالہ ۱۰ گہوڑے کے منہہ سے کثرت سے پانی آنا عیب ہے بشرطیکہ تو برا تر ہو جاتا ہو اور یہ شرط ہے کہ قیمت مین بھی نقصان واقع ہو اس کے سبب سے۔ عالمگیریہ

مقالہ ۱۱ اگر بایع کے پاس مبیع معیوب تھا پہر مشتری کے پاس دوسرا عیب پیدا ہو بلا فعل بایع کے تو مشتری مختار ہے چاہے عیب قدیم کے موافق ثمن پہیر لے چاہے مبیع پہیر دے بشرط رضا بایع کے۔ درالمختار

مقالہ ۱۲ اگر کسی نے زمین خریدی کہ جو مشتری کے پاس سیل گئی اور بایع کے پاس بھی نمناک ہو جاتی تھی تو اوسکو واپس کرنے کا اختیار ہے لیکن اگر مشتری نے زمین کے اوپر سے مٹی اٹہا ڈالی کہ جس سے ظاہر ہوا کہ مٹی اٹہا دینے سے زمین سیل گئی ہے یا کسی دوسری جگہ سے اوسمین زیادہ پانی آگیا ہو تو واپس نہین کر سکتا ہے۔ کذا فی المحیط

فصل ایسے چیزین کے بیان مین کہ عیب کی وجہ سے اونکا واپس کرنا ممکن نہین اور جنکا واپس کرنا ممکن ہے۔

مقالہ ۱۳ واضح ہو کہ مبیع کے اندر زیادتی دو قسم کی ہوتی ہے ایک متصلہ اور دوسری منفصلہ پہر متصلہ کی دو قسمین ہین ایک وہ جو مبیع سے نہ پیدا ہوئی ہو جیسے رنگ وغیرہ جو کپڑ

کے مانند ہون اور ایسی زیادتی سے بالاتفاق عیب کی وجہ سے واپس نہین ہوسکتا ہے اور دوسری وہ مبیع سے پیدا ہوتی ہے جیسے موٹا ہوجانا یا جمال بڑھ جانا یا آنکھ کا صاف ہوجانا اور ایسی زیادتی سے ظاہر روایت کے موافق عیب کی وجہ سے واپس کرنا ممکن ہے اور یہی صحیح ہے۔ قاضی خان و عالمگیری

مقالہ ۱۰۹۵ جب مشتری نے مبیع مین بعد مرافعہ ہونیکے اوسمین مالکانہ تصرف کیا تو اوسکا واپس کرنے کا حق باطل ہوگیا۔ کذا فی المحیط

مقالہ ۱۰۹۶ اگر مشتری نے مبیع مین کوئی عیب نہ پایا ولیکن زیادتی مین پایا تو اوسکو واپس کرنے کا اختیار نہوگا لیکن جبکہ قبضہ سے پہلے اس زیادتی کے پیدا ہونے سے مبیع مین کچھہ نقصان آیا ہو تو مبیع مین نقصان آنے کے سبب سے اوسکو واپس کرنے کا اختیار ہے۔ شرح الطحاوی

مقالہ ۱۰۹۷ **فصل** عیب کا دعوی اور اوسمین خصومت اور گواہ قایم کرنیکے بیان مین۔

واضح ہو کہ عیب کی دو قسمین مین ایک ظاہر جسکو قاضی خود آنکھون سے دیکھہ کر پہچان سکتا ہے جیسے رحم اور ا[illegible]ہونا اور شل (ہیکے) وغیرہ دوم قسم پوشیدہ کہ جسکو قاضی بالمشاہدہ دیکھہ کر نہین پہچان سکتا ہے باطنی عیب کی دو قسمین ہین ایک وہ کہ اسپنے نشانون سے جو موجود ہین پہچانا جاتا ہے دوسری وہ کہ جو اسپنے آثار سے موجودہ سے نہ پہچان جاوین جیسے چوری پس اگر دعوی کسی عیب ظاہر مین کہ جسکو قاضی بالمشاہدہ پہچان سکتا ہے تو اوسکو دیکھے پس اگر اوس عیب کو پاوے تو خصومت کی سماعت کرے ورنہ سماعت نکرے۔ کذا فی المحیط و عالمگیری

فصل وصی اور وکیل اور مریض کی بیع و شتری کے بیان مین

مقالہ ۵۱۷ اگر وصی نے میت کا مال فروخت کیا تو اوسکا عہدہ اوس کے ذمہ ہے اور عیب کی وجہ سے اوسکو واپس کیا جاوے گا۔ عالمگیریہ

مقالہ ۵۱۸ اگر وکیل نے کوئی چیز خریدی اور اوسکو موکل کے سپرد کر دیا اور موکل نے اوس مین کچھہ عیب پایا تو وکیل کو واپس کردے پہر وکیل بائع کو واپس کریگا۔ قاضی خان۔

مقالہ ۵۱۹ اگر بایع اور مشتری دونون نے دوبارہ ازسرنو پہلے ثمن سے کم یا زیادہ پر بیع کی پہر اوسکو عیب کی وجہ سے واپس کیا تو دوسرے بایع کو یہ اختیار نہوگا کہ عیب کی وجہ سے اپنے بایع کو واپس کرے خواہ یہ عیب ایسا ہو کہ اس کے مثل پیدا ہو سکتا ہے یا نہین ہو سکتا ہے۔ عالمگیریہ عن خلاصہ

باب بیع فاسد کے بیان مین یعنی غیر جائز کے احکام مین

مقالہ ۵۲۰ واضح ہو کہ بیع دو قسم کی ہے ایک باطل اور دوسرے فاسد پس باطل وہ ہے کہ جسکا محل بیع قیمت دار مال نہو جیسے شراب اور فاسد وہ ہے کہ جسکا دونون بدل مال نہون مثلاً کوئی چیز بعوض شراب کے خریدے یا اوس مین کوئی شرط ایسا لگائے یا شل اسکے۔ کذا فی المحیط

مقالہ ۵۲۱ بیع کے واسطے مال متقوم ہونا شرط ہے۔ در المختار

مقالہ ۵۲۲ محل بیع کا مبیع مال متقوم ہونا۔ ایضاً

مقالہ ۵۲۳ بیع باطل ہے اوس چیز کی جو عند الشرع مال متقوم نہین اور اس طرح مال معدوم بیع باطل ہے۔ در المختار

مقالہ ۵۲۴ جو مال حلال حرام سے ملگیا تو اوس کی بیع جائز نہین۔ ایضاً۔

مقالہ ۵۲۵ اگر بیع فاسد مین مشتری نے بلا اجازت اور بلا ممانعت بایع کے مبیع پر قبضہ کر لیا پس اگر یہ قبضہ اوسی مجلس مین ہوا تو استحساناً صحیح ہوگا اور ملک ثابت ہوجائیگی اور اگر مجلس بایع سے جدا ہونے کے بعد قبضہ کیا تو قیاساً اور استحساناً دونون طرح صحیح نہین اور ملک ثابت نہوگی۔ عالمگیری

مقالہ ۵۲۶ بیع صحیح نہین اوس مدت مقررتک جسکی مدت معین نہین جیسے کہیت کے کاٹنے تک بسبب جہالت کے۔ ہدایہ و در المختار

مقالہ ۵۲۷ قاعدہ کلیہ یہ ہے کہ جسکی مدت مین جہالت ہو وہ صحیح نہین۔ عالمگیری و در المختار اگر مدت کو متعاقدین جانتے ہون تو بیع جائز ہے۔ در المختار

مقالہ ۵۲۸ عورت کی دودہ کی بیع فاسد ہے خواہ وہ دودہ برتن مین ہو یا پستان مین خواہ وہ عورت لونڈی ہو یا حرہ ہو بنا بر قول اظہر کے۔ در المختار

باب بیع موقوف کے بیان مین

مقالہ ۵۲۹ اگر کسی نے غیر کا مال فروخت کیا تو ہمارے نزدیک مالک کی اجازت پر موقوف رہیگی اور اجازت کے صحیح ہونیکے واسطے شرط یہ ہے کہ دونون عقد کرنیوالے اور جس چیز پر عقد ہوا ہے قایم ہون اور ثمن اگر نقود مین سے ہے تو اوسکا قایم ہونا شرط نہین ہے اور اگر اسباب ہے تو اوسکا بھی قایم ہونا شرط ہے۔ قاضیخان

مقالہ ۵۳۰ اگر مالک مرگیا تو وارث کی اجازت سے بیع نافذ ہوگی اور مالک کی اجازت کے بعد مشتری اوس زیادتی کا بھی جو بیع کے بعد اجازت سے پہلے پیدا ہوئی ہے

مالک ہوگا۔ قاضیخان۔

مقالہ ۵۳۱ اگر کسی نے اپنے بیٹے کی زمین فروخت کی اور بیٹے نے کہا کہ جبتک مین زندہ ہون اس بیع پر راضی ہون تو یہ اجازت ہوگی۔ عالمگیری

مقالہ ۵۳۲ اگر کسی نے دوسرا کا کپڑا بغیر اجازت کے فروخت کیا اور مشتری نے اوسکو رنگا پھر کپڑے کے مالک نے بیع کی اجازت دی تو جائز ہے۔ ایضًا

مقالہ ۵۳۳ اگر کپڑے کو قطع کرلیا اور سلالیا تو اجازت سے بھی بیع جائز نہوگی کیونکہ مبیع تلف ہوگئے۔ کذا فی المحیط

مقالہ ۵۳۴ اگر نصف کنوان فروخت کیا تو جائز ہے۔ ایضًا

مقالہ ۵۳۵ مگر یہ حکم اوس صورت مین ہے کہ وہ عمارت واجبی حق سے بنائی ہو اور اگر ناحق ہو تو نصف عمارت کی بیع اجنبی یا شریک کے ہاتھ جائز ہے۔ ایضًا

باب اقالہ کے بیانمین

مقالہ ۵۳۶ (تعریف) اقالہ شرعًا رفع بیع ہے یعنے بیع کو بعد اوسکے ثبوت کے زائل کرنا اور مٹا دینا ایضًا اقالہ رفع عقد کو بھی کہتے ہین یعنے اقالہ دونون عقد کرنیوالون کے حق مین فسخ ہے۔ عالمگیری و در المختار

مقالہ ۵۳۷ (رکن) اقالہ دو لفظون کے ساتھ کہ ایک ماضی ہو اور دوسرا استقبل ہو تو صحیح ہوجاتا ہے مثلًا ایک نے کہا کہ مجھ سے اقالہ کرلے اور دوسرے نے کہا کہ مین نے اقالہ کیا تو صحیح ہے مگر یہ مذہب ابو یوسف کا ہے اور امام محمدؒ نے کہا صحیح نہین ہوتا مگر صرف دو لفظون ماضی کے ساتھ مثل بیع کے عالمگیری و در المختار

مقالہ ۵۳۸ اقالہ صحیح ہے بیع مین مثل ثمن اول کے۔ ہدایہ

مقالہ ۵۳۹ (شرائط) منجملہ شرائط کے اقالہ مین رضامندی طرفین کی ہو یا اون کے ورثاء کی ہو۔ عالمگیری۔ درالمختار

مقالہ ۵۴۰ اور شرط ہے باقی رہنا محل کا جو قابل فسخ ہو یعنی بیع یا شرط اور خیار عیب اور خیار رویت باقی ہو۔ درالمختار و ہدایہ

مقالہ ۵۴۱ شرط ہے قبض کرنا صرف کے بدلین کا صرف کے اقالہ مین۔ درالمختار

مقالہ ۵۴۲ شرط ہے کہ بائع نے مشتری کو ثمن ہبہ نہ کیا ہو قبل اسکے قبضہ کر نیکے۔ درالمختار

اقالہ صحیح ہے ثمن اول کے برابر سے اور ثمن کے سکوت سے۔ ایضاً

مقالہ ۵۴۳ ثمن اول اور سکوت سے اقالہ صحیح ہے اگرچہ غیر جنس ثمن مشروط ہو یا ثمن مشروط سے زیادہ تر مشروط ہو یا ثمن کی مدت مشروط ہو۔ ایضاً

مقالہ ۵۴۴ اقالہ فاسد نہین ہوتا شرط فاسد سے اگرچہ اسکی تعلیق شرط فاسد سے صحیح نہین۔ درالمختار

مقالہ ۵۴۵ اقالہ جائز ہے قبض کرنا کیل اور موزون کا مشتری سے بعد اقالہ کے بلا اعادہ کیل اور وزن کے۔ درالمختار

مقالہ ۵۴۶ اگر اقالہ قبل قبض کے ہے تو وہ فسخ ہے۔ ایضاً

مقالہ ۵۴۷ اقالہ صحیح ہونے کی شرط یہ ہے دونون اقالہ کرنے والے راضی ہون اور مجلس بھی متحد ہو۔ ایضاً

مقالہ ۵۴۸ اور شرط ہے کہ اقالہ کے وقت مبیع قائم ہو پس اگر اوسوقت تلف ہو چکی ہو تو اقالہ صحیح نہوگا ولیکن ثمن کا اوسوقت قائم ہونا شرط نہین ہے۔ ایضاً

مقالہ ۵۴۹ اگر ایک اقالہ کے وقت مرگیا تہا اور دوسرا موجود تہا اقالہ صحیح ہوگیا پہر واپس کرنے سے پہلے دوسرا بہی مرگیا تو اقالہ باطل ہوجاویگا۔ عالمگیری

مقالہ ۵۵۰ اگر دونوں واپس دینے سے پہلے تلف ہوے تو اقالہ باطل ہوگا۔ کذا فی المحیط

مقالہ ۵۵۱ اگر کسی شخص نے تر صابون خریدا اور اوسپر قبضہ کیا پہر وہ اوس کے پاس خشک ہوگیا پہر دونوں نے بیع کو فسخ کیا تو فسخ صحیح ہے اور مشتری کو اس نقصان کے سبب سے کچہہ نہ دینا پڑیگا۔ عالمگیری

مقالہ ۵۵۲ جو شخص کہ بیع کرنیکے واسطے وکیل کیا گیا [illegible] قبضہ کرنے سے پہلے امام اعظم اور امام محمد کے نزدیک اقالہ [illegible] عالمگیری

مقالہ ۵۵۳ وارث اور وصی کا اقالہ جائز ہے اور موصی [illegible] جائز نہیں۔ ایضاً

مقالہ ۵۵۴ کیلی چیزوں میں بدون کیل کے اقالہ کرنا [illegible] ایضاً

مقالہ ۵۵۵ امام صاحب کے نزدیک فاسد شرطوں سے اقالہ باطل نہیں ہوتا ہے۔ کذا فی المحیط

مقالہ ۵۵۶ اگر اقالہ کے بعد مشتری کے ہاتہہ فروخت کیا تو جائز ہے۔ ایضاً

باب بیع مرابحہ اور تولیہ اور وضیعہ کے بیان

مقالہ ۵۵۷ (تعریف) بیع مرابحہ وہ ہے کہ مثل پہلے ثمن [illegible] نفع [illegible] فروخت کرے اور تولیہ وہ بیع ہے کہ مثل پہلے ثمن [illegible] بدون زیادتی کے فروخت کرے اور وضیعہ وہ ہے کہ پہلے ثمن سے بقدر نقصان معلوم کے ساتہہ فروخت کرے یہ سب جائز ہیں۔ کذا فی المحیط و کفایہ

مقالہ ۵۵۸ (شرط) مرابحہ اور تولیہ کی صحیح ہونے کی شرط ہونا عوض سے پہلے ثمن

اول کا قیمت والی چیز مملوک مشتری کے ۔ درالمختار

مقالہ ۵۵۹ اور شرط صحت مرابحہ کی ہونا نفع کا چیز معلوم کا اگرچہ نفع مثلی نہو بلکہ قیمت والی چیز مشارالیہ ہو جیسے یہ کپڑا البسبب منتفی ہوتے جہالت کے ۔ ایضاً

مقالہ ۵۶۰ اگر مشتری نے مبیع کسی پر ہبہ کردیا پھر ہبہ ست رجوع کرلیا تو اسکو مرابحہ فروخت کرنا جایز ہے ۔ عالمگیری

مقالہ ۵۶۱ اگر دو کپڑون کو خریدا اور ہر ایک کا ثمن بیان نکیا تو ایک مرابحہ فروخت کرنا جایز نہین ہے ۔ ایضاً

مقالہ ۵۶۲ اگر دو شخصون نے کیلی یا وزنی چیز یا ایسی گنتی کی چیز جو باہم قریب ہین خریدی اور اوسکو تقسیم کرلیا تو ہر ایک کو اپنا حصہ مرابحہ فروخت کرنا تو جایز ہے ۔ کذا فی المحیط

مقالہ ۵۶۳ راس المال مین دھولائی اور رنگائی اور نقش کرائی اور حمالی ملانا جائز ہے عام مال کی حفاظت سے رکھنے کے اور مکان کا کرایہ راس المال مین ملاوے ۔ ایضاً

مقالہ ۵۶۴ اگر رب المال نے اپنے مضارب سے مال مضاربت کو خریدا تو اوس کے حصہ نفع کے اوپر اوسکو مرابحہ فروخت کرنا جائز ہے ۔ ایضاً

مقالہ ۵۶۵ اگر مشتری نے مبیع کو ہلاک کردیا یا ہلاک ہوگیا تو مشتری کو پھیر دینے کا اختیار ساقط ہوگیا ۔ درالمختار ۔

مقالہ ۵۶۶ مال معیوب کا بائع پر بیان کرنا واجب ہے تاکہ فساد پیدا نہو ۔ ایضاً

مقالہ ۵۶۷ اگر اوسکو کسی نے دھوکہا نہین دیا تو اوسکو وہ مبیع کا اختیار نہین اسی پر فتوی دیا ہے صدرالاسلام نے ۔ ایضاً

۵۶۵ مقالہ اگر کیل یا موذون ثمن ہو تو جائز ہے اوسمین تصرف کیل اور موذون کے بسبب جواز تصرف ثمن کے قبل قبض۔ ایضاً

۵۶۹ مقالہ قبل قبضہ کرنے ثمن کے تصرف کرنا جائز ہے بشرطیکہ ثمن عین ہو۔ ایضاً مشتری کو جائز نہین کہ مبیع کو فروخت کرے جبتک کیلی کو کیل نہ کرے اور وزنی کو وزن نہ کرے اور مشتری پر موذونی اور کیلی چیز کا وزن اور کیل کرنا واجب ہے۔ ہدایہ

فصل قرض کے بیان مین

۵۷۰ مقالہ (تعریف) قرض ایک عقد کو کہتے ہین جو وارد ہو مال مثلی کو دینے پھر دوسرے شخص کو تاکہ وہ شخص ویسا ہی مال پھیر دے۔ ایضاً

۵۷۱ مقالہ قرض صحیح ہے مال مثلی مین مال مثلی وہ ہے جسکے تلف ہونے سے اوسکی مثل دیسکے۔ درالمختار

۵۷۲ مقالہ اشیا کیلی اور وزنی اور عددی متقارب ہین۔ ایضاً

۵۷۳ مقالہ جو چیز قیمتی ہو اوسمین قرض لینا جائز نہین مثل حیوانات کے اور پھر متفاوت چیز کے بسبب متعذر ہو جانے دو مثل کے۔ درالمختار

۵۷۴ مقالہ اگر زید نے عراق مین خالد سے غلہ قرض لیا پھر صاحب قرض نے کوفہ مین مواخذہ کیا تو اوسپر قیمت طعام واجب ہے اگر دونون شہور کی قیمت غلے کی برابر ہے تو کچھہ مضایقہ نہین۔ درالمختار

۵۷۵ مقالہ اگر صغیر سن کو قرض دیا جو ممنوع التصرف تہا اور اوس نے مال کو تلف کر دیا

تو اوسپر ضمان نہین بخلاف ابو یوسف کے نزدیک صغیر پر ضمان ہے اور اسی قول کو صحیح کہا ہے صاحب الطحاوی نے ۔ المختار

مقالہ ۹۴۲ اگر مال مین کسی شخص کی عادت تحفہ اور ہدیہ کی نہین ہے اور بعد قرض لینے کے صاحب دین کو ہدیہ یا تحفہ بھیجے تو صاحب دین پر جائز نہین ہے اور یہ امین داخل ہے اگر قرابت کے سبب سے ہو تو کچھ مضائقہ نہین اور یہی حکم دعوت وغیرہ کا بھی ہے ۔ درالمختار

باب استحقاق کے بیان مین

مقالہ ۹۴۳ استحقاق دو قسم پر منقسم ہے اول مبطل ہے ملک مین بالکل چنانچہ عتق حریت دوم استحقاق کی ملک کی نقل کرنیوالا ہے ایک شخص سے دوسرے کی طرف چنانچہ ملک کی سبب سے مستحق ہونا اسی طرح پر زید نے بکر پر دعوی کیا کہ جو اوس کے قبضہ مین غلام ہے وہ میرا ملک ہے اور اوسپر گواہی گذرانی ۔

مقالہ ۹۴۴ بیع کا حقدار پیدا ہونے سے پہلا عقد حقدار کی اجازت پر موقوف رہتا اور ظاہر الروایت کے موافق اوسکا ٹوٹ جانا اور فسخ ہو جانا واجب نہین ۔ کذا فی المحیط

مقالہ ۹۴۵ اگر استحقاق مشتری کے اقرار سے ہو یا اوس کے انکار قسم سے یا مشتری کی خصومت کے وکیل کے اقرار یا اوس کے انکار قسم سے تو ثمن پھیرنا ثابت نہین ۔ درالمختار

مقالہ ۵۸۰ اگر شہادت اور اقرار دونون مجتمع ہون اگر حق دونون سے ثابت ہو تو
اقرار پر حکم کیا جاوے گا مگر حاجت کے وقت تو شہادت پر حکم کرنا ہوگا۔ درالمختار

مقالہ ۵۸۱ اگر مبیع مغصوب کا بکتے یا غصب ہونے کے وقت سے کوئی حقدار نکلا تو
مشتری اپنا ثمن واپس کر لے۔ عالمگیری

مقالہ ۵۸۲ اگر کسی نے ایک دار مین اپنے حق مجہول کا دعوی کیا اور مدعی علیہ نے
اوس سے انکار کیا پہر سو درم پر صلح کی اور اونکو مدعی نے لیلیا پہر دار
کے ٹکڑے کا کوئی حقدار نکلا تو مدعا علیہ مدعی سے کچہہ نہین لیسکتا ہے۔ ایضاً

مقالہ ۵۸۳ اگر اوس نے پورے دار کا دعوی کیا تہا اور سو درم پر صلح ہوئی تو اب
صلح کا ٹوٹ جانا ضروری ہے۔ ایضاً

مقالہ ۵۸۴ اگر مشتری نے صلح کی شئے قلیل پر یا ثمن پر بائع سے بعد حکم رجوع قاضی کے
تو مشتری کو بائع سے ثمن پہیر لینا جائز ہے بسبب زایل ہونے بدل کے
مشتری کی ملک سے۔ درالمختار

مقالہ ۵۸۵ جب سب لوگ پر حرمت ثابت ہوگئی تو کسی شخص کی ملک کا دعوی اسپر
مسموع نہ ہوگا۔ درالمختار

مقالہ ۵۸۶ اگر کوئی چیز خرید کی اور اوسپر قبضہ نہین کیا یہانتک دوسرے شخص نے
اوسکا دعوی کیا وہ چیز میری ہے تو دعوی اوسکا مسموع نہ ہوگا بغیر حاضر ہونے
بائع کے اور مشتری کے۔ درالمختار

مقالہ ۵۸۷ اگر مدعی کے واسطے بائع اور مشتری کے سامنے حکم قاضی ہو جاوے پہر
بائع یا مشتری اوسپر گواہ لائے کہ مستحق نے اوسکو بائع کے ہاتہہ فروخت

کیا تہا پہر بائع نے اوسکو مشتری کے ہاتہہ فروخت کیا تو گواہی قبول ہے اور بیع لازم ہوگی فتح القدیر

مقالہ ۵۸۸ اگر مشتری نے ملک بائع کا اقرار کیا پہر مبیع غیر نکلی مشتری کے قبضہ مین اور مشتری نے بائع سے ثمن پہیر لیا تو مشتری کا اقرار باطل نہوگا۔ درالمختار

باب ثمن مین زیادتی اور کمی اور ثمن سے بری کرنے کے بیان مین

مقالہ ۵۸۹ جو زیادتی کہ مبیع سے پیدا ہوتی ہے جیسے بچہ اور اون اور پہل اور دودہ اور صوف وغیرہ وہ بہی مبیع ہین۔ کذا فی المحیط

مقالہ ۵۹۰ اگر یہ زیادتیان قبضہ سے پہلے پیدا ہون تو ان کے لئے ثمن مین سے حصہ ہوگا۔ عالمگیری

مقالہ ۵۹۱ اور اگر قبضہ کے بعد پیدا ہون تو تبعاً مبیع ہونگی اور ثمن مین سے انکا کچہ حصہ نہوگا اور اگر قبضہ سے پہلے وہ زیادتی کہ جو مبیع سے پیدا ہوئی ہے بائع نے تلف کردی تو ثمن مین سے اوسکا حصہ ساقط ہوجائیگا اور ثمن کو مبیع کے عقد کے روز کی قیمت اور اوس کے بچہ کے تلف کردینے کے دن کی قیمت پر تقسیم کیا جاویگا امام اعظم کے نزدیک مشتری کو اختیار نہوگا اور صاحبین کے نزدیک اوسکو خیار ہوگا اور اگر اس زیادتی کو کسی اجنبی نے تلف کیا تو اوسکی قیمت کا ضامن ہوگا اور مبیع کے ساتہہ ملاکر مبیع قرار دیجاویگی۔ کذا فی المحیط

باب باپ اور وصی اور قاضی کے نابالغ لڑکے کا مال فروخت اور اوس کے لئے خریدنے کے بیان مین

مقالہ ۵۹۲ باپ کو اپنے نابالغ لڑکے کے ہاتھہ فروخت کرنا اور اپنے واسطے اوس سے خریدنا استحساناً جائز ہے۔ عالمگیریہ

مقالہ ۵۹۳ اگر لڑکا بالغ ہوگیا تو اپنے باپ سے ثمن کے مطالبہ کا مالک ہوتا ہے اور اگر باپ نے دوسرے کے ہاتہ فروخت کیا تو لڑکا بالغ ہوا تو خود مطالبہ نہین کرسکتا ہے۔ کذا فی المحیط

باب بیع سلم کے بیان مین

مقالہ ۵۹۴ بیع سلم ایک ایسا عقد ہے کہ اوس سے ثمن مین بالفعل ملک ثابت ہوتی ہے اور مثمن مین کسی مدت تک ملک ثابت ہوتی ہے۔ عالم۔ و درالمختار۔

مقالہ ۵۹۵ (رکن) بیع سلم کا یہہ ہے کہ دوسرے سے کہے مین نے تجھکو دس درم ایک من گیہون کے عوض سلم مین دئے یا سلف مین اور دوسرا کہے کہ مین نے قبول کیا بیع سلم لفظ بیع کے ساتہہ بھی منعقد ہوجاتی ہے اور یہی اصح ہے۔ کذا فی المحیط و درالمختار

مقالہ ۵۹۶ (شرایط) بیان کرنا جنس کا اور درا ہم کا یا دنانیر کلدار یا حالی۔ ایضاً اگر وزنی یا کیلی چیز ہو مثل گیہون یا جدیا چنہ پہر اگر وزنی ہے تو کتنے روپیہ کے

سیر سے۔ کذا فی المحیط و در المختار

مقالہ ۵۹۷ اور جنس اور نوع اور وصف اور مقدار اور مکان اور ایفا مدت۔ ایضاً

مقالہ ۵۹۸ اگر صفت اور مقدار معلوم نہو وہ مجہول ہوگا اور جہالت مفضی الی النزاع ہوگی اسواسطے جائز نہین۔ در المختار

مقالہ ۵۹۹ راس المال نقدی ہو یا مال دونون جائز ہین۔ در المختار

مقالہ ۶۰۰ اگر راس المال ایسی چیز و ثمن ہو کہ جنکے مقدار کے ساتھہ عقد متعلق نہین ہوتا ہے اوثمن مقدار سے آگاہ کرنا شرط نہین ہے اور بالاجماع اشارہ پر اکتفا کیا جاویگا۔ عالمگیری

مقالہ ۶۰۱ اگر دو جنس ہین سلم اور ایک کی مقدار نہ بیان کی تو دونون کی سلم صحیح نہوگی۔ کذا فی البحر

مقالہ ۶۰۲ سلم جائز نہین پیمانہ مجہول اور گز مجہول سے۔ در المختار

مقالہ ۶۰۳ سلم فیہ کا موجود ہونا عقد کے وقت سے تا وقت حلول مدت شرط ہے فتح القدیر

مقالہ ۶۰۴ اگر عقد کے وقت منقطع ہو اور حلول کے وقت موجود ہو یا بالعکس اسکے یا دونون وقتون کے مابین مین منقطع ہو اور عقد اور حلول کے وقت موجود ہو تو سلم جائز نہین۔ در المختار

مقالہ ۶۰۵ سلم نئے گیہون مین صحیح نہین قبل پیدا ہونیکے اسواسطے کہ وہ منقطع ہی فی الحال اور عقد کے وقت اوسکا ہونا تا وقت حلول مدت شرط ہی۔ در المختار

مقالہ ۶۰۶ جس چیز مین اوٹہانے کی حاجت نہین تو اوسمین مکان ایفا سلم فیہ کا بیان کرنا شرط نہین باتفاق امام صاحب اور صاحبین کے قول اصح مین۔ در المختار

مقالہ ۶۰۷ جسمین باربرداری کی حاجت نہین تو مکان مشروط متعین ہوجائیگا قول
اصح مین فتح القدیر

مقالہ ۶۰۸ اگر مسلم الیہ قبض راس المال سے انکار کریگا تو اوسپر زبردستی کیجائیگی در المختار

مقالہ ۶۰۹ اگر مسلم الیہ نے راس المال پر مجلس مین قبضہ کرنے سے انکار کیا تو
حاکم اوسپر جبر کریگا - کذا فی المحیط

مقالہ ۶۱۰ یہہ بھی شرط ہے کہ میعاد معلوم ہو حتی کہ فی الحال کی سلم جائز نہین ہی
اور ادنی میعاد کو بدون اوس کے سلم جائز نہین ہے امام محمد کے
نزدیک ایک مہینہ ہی اور اسی پر فتوی ہے - کذا فی المحیط

فصل - ان چیزون کے بیان مین جنمین سلم جائز اور جنمین جائز نہین ہے

مقالہ ۶۱۱ اگر ایک قفیز گیہون ایک قفیز جو کے سلم مین دیا تو جائز نہین - عالمگیری

مقالہ ۶۱۲ اگر کیلی چیز کو وزنی چیز کی سلم مین دیا تو جائز ہے بشرطیکہ وزنی چیز مسلم فیہ
ہونے کی صلاحیت رکھتی ہو اگر ایسا نہو تو جائز نہین - عالمگیری

مقالہ ۶۱۳ اگر رب السلم نے قبضہ نہ کیا یہانتک کہ مسلم فیہ جاتی رہی اور اوس کا
مثل معدوم ہوگیا تو ہمارے تینون امامون کے نزدیک سلم باطل
نہوگی ولیکن رب السلم کو اختیار ہوگا کہ اگر چاہے تو اوس کی مثل
موجود ہونے تک انتظار کرے ورنہ اپنا راس المال لیلیوے شرح الطحاوی

مقالہ ۶۱۴ جب راس المال مذروع ہو تو وہان اشارہ باتفاق کافی ہے
پیسون مین گنتی سے سلم ٹھہرانا ظاہر الروایت مین جائز ہے - نہایہ

مقالہ ۶۱۵ اگر سونے اور چاندی کے برتن مین سلم قرار دی اور راس المال مین

سونا ٹہرایا تو سلم جائز نہین ہے۔ عالمگیری۔

مقالہ ۶۱۶ نان کو گیہون یا آٹے کے سلم مین دینا جائز نہین ہے اور صاحبین کے نزدیک جائز ہے اور اسی پر فتوی ہے۔ عالمگیری

مقالہ ۶۱۷ روٹی اور کتان اور ابریشم اور لوہا اور رانگ اور پیتل اور کانسہ ان چیزوں کی بیع سلم مین خوف نہین ہے۔ ایضاً

مقالہ ۶۱۸ **فصل** ان احکام کے بیان مین جو راس المال اور سلم فیہ پر قبضہ کرنے سے متعلق ہین۔

مقالہ ۶۱۹ مسلم فیہ کے عوض کوئی چیز بدلنا جائز نہین ہے اور اگر مسلم الیہ نے بجائے ردی کے جید کو کر دیا تو جبر نہ کیا جاویگا۔ ایضاً

مقالہ ۶۲۰ اگر مسلم الیہ رب السلم کے پاس آیا اور اوس کے اور مسلم فیہ کے درمیان سے روک اوٹہا دے تو وہ مانند اور قرضون کے اوسپر قابض شمار ہوگا۔ قاضیخان۔

مقالہ ۶۲۱ اگر کسی نے ایک کر گیہون مین بیع سلم ٹہرائی تھی اور لیتے وقت رب السلم نے مسلم الیہ کو حکم دیا کہ میرے تہیلون مین اوسکو ناپ دے اور اوس نے ایسا ہی کیا اور رب السلم اوسوقت غائب تہا تو یہ قبضہ نہین ہے حتی کہ اگر وہ تلف ہو جاوے تو مسلم الیہ کا مال تلف ہوگا۔ ہدایہ

مقالہ ۶۲۲ اور اگر رب السلم اوسوقت حاضر ہو تو بالاتفاق قابض ہوگا خواہ تہیلے اوس کے ہون یا مسلم الیہ کے ہون۔ فتح القدیر

مقالہ ۶۲۳ **فصل** رب السلم اور مسلم کے درمیان اختلاف واقع ہونیکے بیان مین

اگر مسلم فیہ کی جنس مین دونون اختلاف کرین مثلا رب السلم کہے کہ مین نے
تجھکو دس درم گیہون کی سلم مین دے ہین اور مسلم الیہ کہے کہ ایک
کر جو کی سلم مین دے ہین پس اگر دونون کے پاس گواہ نہون تو
استحسانًا دونون کو قسم دیجاویگی اور دونون اپنے حال پر چہوڑے
جاوینگے کہ کوئی دوسرے کی تصدیق کرے۔ عالمگیریہ

۶۲۴ مقالہ اگر دونون مین سے جو شخص انکار کرے اوسی پر مدعی کے دعوی کا قاضی
حکم کردے گا۔ کذا فی شرح الطحاوی

۶۲۵ مقالہ اگر دونون مین سے جو شخص گواہ قایم کرے اوسکے گواہ قبول
ہونگے۔ عالمگیریہ

۶۲۶ مقالہ اگر مسلم فیہ کے مقدار مین دونون اختلاف کرین تو اوسکا اور مسلم فیہ کی
جنس مین اختلاف کرنے کا ایک حکم ہے۔ عالمگیریہ

۶۲۷ مقالہ اگر کسی نے گواہ قایم کئے تو اوسکے گواہون پر فیصلہ کیا جاویگا ایضًا

۶۲۸ مقالہ

فصل بیع سلم مین اقالہ اور صلح اور خیار عیب کے بیان مین

۶۲۹ مقالہ اگر تمام مسلم فیہ مین اقالہ کرلیا تو جائز ہے۔ کذا فی المحیط

۶۳۰ مقالہ اگر اقالہ کرنیکے بعد رب السلم نے راس المال سے کوئی چیز بدلنا چاہا
تو استحسانًا جائز نہین ہے اور اسی کو تینون امامون نے اختیار کیا ہے
اور فقہا کا اسپر اجماع ہے۔ عالمگیریہ

۶۳۱ مقالہ

فصل بیع مین وکیل کرنیکے بیان مین۔

۶۳۲ مقالہ اگر کسی نے ایک شخص کو وکیل کرکے کچہہ درم اسواسطے دے کہ ایک

اگر گیہون کی سلم مین دیکر اوس نے وہ درم بیع سلم کی شرط اون کے ساتھہ دیدیے تو جائز ہے عالمگیری

٦٣٣ مقالہ میعاد پر مسلم فیہ سپرد کر دینیکا مطالبہ وکیل ہی کریگا اور وہی راس المال سپرد کریگا۔ ایضاً

٦٣٤ مقالہ اگر سلم کے وکیل نے مخالفت کی اور اوس چیز کے سوا کہ جسمین موکل نے بیع سلم کرنے کو کہا تھا دوسری چیز مین سلم ٹھہرائی تو موکل کو اختیار ہے وکیل سے اپنے درمون کی ضمان لے اور اگر چاہے تو مسلم الیہ سے ضمان لے۔ عالمگیری

٦٣٥ مقالہ اگر کسی نے وکیل کو یہ حکم دیا کہ میرے درم اوس شخص کو سلم مین دیدے پھر اوس نے دوسرے کو سلم مین دیدے تو جائز نہین ہے ایضاً

٦٣٦ مقالہ اگر کہا کہ جو کچھہ میرا تجھپر چاہیے وہ ایک کر گیہون کی سلم مین دیدے پس اگر اوس نے کسی شخص کو معین کیا تو بالاجماع وکالت صحیح ہے اور اگر معین نہ کیا تو بھی صاحبین کے نزدیک جائز ہے۔ ایضاً

باب بیع الصرف کے بیان مین

٦٣٧ مقالہ (تعریف) بعض ثمنون کو بعض کے عوض بیع کرنے کو صرف کہتے ہین۔ فتح القدیر (رکن) وہی جو ہر ایک بیع کی ہے ایضاً

٦٣٨ مقالہ رکن یہہ بھی ہے کہ ہر دونون بیع کرنیوالے اوس چیز کے مالک ہون۔ کذا فی المحیط

٦٣٩ مقالہ (شرایط) جدا ہونے سے پہلے دونون کا بدل پر قبضہ ہونا شرط ہے عالمگیری دونون بدل متعین ہون جیسے ڈہلی ہوئی چیز یا غیر متعین ہون جیسے سکہ۔ ہدایہ

مقالہ شرع مین ثمن کو ثمن سے فروخت کرنے کو صرف کہتے ہین خواہ چاندی کی بیع چاندی سے ہو یا سونے کی سونے سے ہو اور ثمن سے مراد وہ ہے جو ثمن کے واسطے مخلوق ہو۔ در المختار و فتح القدیر

۶۴۱ مقالہ تماثل اور تقابض شرط ہے اگر دونون عوض ایک جنس ہی ہون اگرچہ عمدگی اور زرگری مین مختلف ہون۔ در المختار

۶۴۲ مقالہ اگر چاندی اور سونے کو بلا وزن بطور تخمینی کے فروخت کیا اور عاقدین نے عوضین کو باہم قبض کیا مجلس مین تو صحیح ہے۔ عالمگیری

۶۴۳ مقالہ اگر سونے کو سونے سے یا چاندی کو چاندی سے فروخت کیا بلا وزن تو جائز نہین پھر اگر اوسی مجلس مین تساوی عوضین معلوم ہو گئے اور تقابض طرفین واقع ہوا تو بیع صحیح ہو جائیگی۔ در المختار

۶۴۴ مقالہ خیار الرویت نقدین مین صحیح نہین اسواسطے کہ انعقاد عقد نقدین کے مثل پر ہوتا ہے نہ عین نقدین پر خلاف زیور اور برتن کے ایضًا۔

۶۴۵ مقالہ جسمین چاندی غالب ہو وہ چاندی کے حکم مین ہے اور جسمین سونا غالب ہو وہ سونے کے حکم مین ہے۔ در المختار و عالمگیری۔

۶۴۶ مقالہ اور اسیطرح غالب چاندی اور سونے کا قرض لینا صحیح نہین مگر وزن کرکے خالص کے مانند۔ در المختار

باب کفالہ کے بیان مین

۶۴۷ مقالہ الفاظ کفالہ کے۔ کفیل کفالت کرنا والا خواہ کفالت مال کی کرے

اوسکو کفیل بالمال کہتے ہین یا ذات کی کرے اوسکو کفیل بالنفس کہتے ہین یا دونون کا کفیل ہو جسکی طرف سے کفیل نے کفالت کی اوسکو مکفول کہتے ہین جسواسطے کفالت کرے اوسکو مکفول لہ کہتے ضمان ضمانت کرنے والیکو کہتے ہین مضمون بہ جسکی ضمانت کی ہے مضمون عنہ جسکی طرف سے ضمانت کی ہے مضمون لہ جس شخص کے واسطے ضمانت کی ہو محتال علیہ جسپر حوالہ کیا گیا۔

مقالہ ۶۴۸ (تعریف) مطالبہ اپنا دوسرے کے ذمہ پر کردینا خواہ مطالبہ ذات کا یا دین کا ہو۔ ہدایہ

مقالہ ۶۴۹ (رکن) ایجاب اور قبول ہے۔ درالمختار و عالمگیری و فتح القدیر

مقالہ ۶۵۰ اور ذمہ وہ وصف شرعی ہے جس سے وجوب مالہ اور ما علیہ کی اہلیت ثابت ہوتی ہے۔ نہر الفایق۔

مقالہ ۶۵۱ (شرائط) ازان جملہ عقل و بلوغ

مقالہ ۶۵۲ لڑکے اور مجنون کی کفالت منعقد نہوگی مگر جبکہ ولی نے کوئی دین یتیم کے نفقہ مین لیا ہوا ور اوسکو ضمان مال کا حکم دیا تو صحیح ہے۔ بحر الرائق

مقالہ ۶۵۳ اگر کسی نے کسی لڑکے یا مجنون پر کچھہ دعوی کیا اور کفیل نے اوسکی ذات کی یا قرض کی اوس کے ولی کو بلا اجازت کفالت کرلی تو یہ صحیح ہے خواہ وہ لڑکا ایسا ہو کہ جسکو تجارت کی اجازت دیگئی ہے یا ایسا نہو خواہ عاقل ہو یا غیر عاقل ہو

مقالہ ۶۵۴ (فائدہ) ضمانت نکرنا زیادہ تر احتیاط ہے اول مین ملامت ہے اور درمیان مین

ندامت اور اس کے آخر مین ڈنڈ دینا ہے۔ درالمختار۔

مقالہ ۶۵۵ اگر مکفول بالنفس روپوش ہوگیا تو حاکم کفیل کو آنے جانے کی مہلت دیگا اگر مدت گذر گئی اور اوسکو حاضر نہین کیا تو اسکو قید کرے گا۔ ہدایہ

مقالہ ۶۵۶ اگر وہ ایسا روپوش ہوگیا ہو اور اوسکا پتہ ہے معلوم نہین تو اوس سے مطالبہ نہ ہوگا۔ عالمگیری

مقالہ ۶۵۷ واضح ہو کہ جس مقام پر یہ جائز رکھا گیا ہے کہ کفیل کو مہلت دیکر مکفول عنہ کے لانے کے واسطے اجازت دیجاوے وہان طالب کو اختیار ہے کہ اپنی مضبوطی کے واسطے اوس سے اوسکا دوسرا کفیل لیلیوے تاکہ کفیل غائب ہوجاوے کہ اوسکا حق ضائع ہو۔ ایضاً عالمگیری اور تبیین

مقالہ ۶۵۸ جب کفیل نے مکفول عنہ کو لاکر مکفول لہ کو ایسے مقام پر سپرد کردیا کہ جہان اوس سے خصومت کرسکتا ہے مثلاً شہر ہے تو کفیل بری ہوجائے گا۔ کذا فی عالمگیری اور کافی۔

مقالہ ۶۵۹ اگر مکفول بالنفس قرض وغیرہ کی وجہ سے قید کیا گیا تو کفیل سے مواخذہ کیا جائے گا۔ عالمگیری

مقالہ ۶۶۰ اگر مطلوب اپنے نفس کو کفالت کی راہ سے خود سپرد کرے تو کفیل بری ہوجاتا ہے اور کفیل کے کفیل اور اسکے ایلچی کے سپرد کرنے سے بھی بری ہوجاتا۔ کنزالدقائق۔

مقالہ ۶۶۱ اگر مکفول بالنفس مرگیا تو کفیل بالنفس کفالت سے بری ہوگیا۔ کذا فی الہدایہ ودر

مقالہ ۶۶۲ اور ایسی سے ہے اگر کفیل مرگیا تو بھی بری ہوگیا۔ کذا فی الہدایہ

مقالہ ٦٦٣ اگر کسی نے دوسرے کیلئے نفس کی کفالت کی اور یہہ نہ کہا کہ جب مین تیرے سپرد کرون تب بری ہونگا پہر اوس کے سپرد کردیا تو بری ہوگیا۔ ایضاً ہدایہ

مقالہ ٦٦٤ اگر شرط ہوگئی ہو کہ مکفول بہ کی تسلیم اوسکی معین وقت مین تو ضامن اسکو اسوقت حاضر کردے اگر مکفول لہ طلب کرے جیسے دین موجل کا ادا کرنا لازم ہے جسکی مدت ہوچکی۔ در المختار

مقالہ ٦٦٥ اگر تسلیم مکفول بہ کی مجلس قاضی مین شرط ہو تو ضامن وہین اوسکو حاضر کرے اور اوسکی تسلیم غیر مجلس قاضی مین جائز نہین اسیکا فتوی ہے۔ در المختار

مقالہ ٦٦٦ مدعا علیہ پر جبر نہین حاضر ضامنی دینے کے واسطے حد اور قصاص کے دعوی مین مطلقاً۔ در المختار

مقالہ ٦٦٧ صاحبین کے نزدیک مدعا علیہ پر حاضر ضامنی دینے کیواسطے جبر ہے قصاص اور حد قذف اور سرقہ مین تعزیر کے مانند کیونکہ وہ آدمی کا حق ہے۔ در المختار

مقالہ ٦٦٨ اگر مدعا علیہ نے اپنی خوشی سے ضامن دیا قصاص اور قذف اور سرقہ کے دعوی مین تو بالاتفاق جائز ہے۔ ایضاً در المختار

مقالہ ٦٦٩ جبکہ مدعا علیہ مشہور شخص ہو تو اوسپر جبر نہین ہے ضامن دینے کے واسطے اگر مدعا علیہ مسافر ہو تو بالاتفاق جبر نہین۔ در المختار

مقالہ ٦٧٠ جائز ہے ضامنی بدون قبول کرنے طالب کے اور اسی پر فتوی ہے۔ کذا فی الدر المختار

مقالہ ٦٧١ کفالت سے بری کرنے کو شرط کے ساتہہ تعلیق کرنا جائز نہین ہے۔ کذا فی الہدایہ

باب دعوی اور خصومت کے بیان مین

مقاله ٦٧٢ کسی شخص نے دوسرے کے طرف سے ہزار درم کی کفالت کی پہر کفیل نے دعوی کیا کہ جس مال کی مین نے کفالت کی ہے وہ قمار ہے یا شراب ہے تو اوسکا قول قبول نہوگا اور بصورت انکار مکفول کے گواہ بھی قبول نہونگی عالمگیری

باب حواله کے بیان مین

مقاله ٦٧٣ احاله کسیکو دوسرے پر حواله کرنا۔ محیل حواله کرنے والا۔ محتال علیه وہ شخص ہے جسپر حواله کیا گیا۔ محتال له وہ شخص ہے جسکے واسطے حواله واقع ہو۔ محتال به جس چیز کا حواله واقع ہو۔

مقاله ٦٧٤ (تعریف) قرضه کو ایک ذمه سے دوسرے کی ذمه پر نقل کرنا حواله ہے اور یہی صحیح ہے۔ نہر الفائق

مقاله ٦٧٥ (رکن) ایجاب و قبول ہے۔ ایجاب تو محیل کے طرف سے ہو کہ وہ طالب سے کہے کہ مین نے اسقدر درم لینے کو تجھے فلان شخص پر حواله کیا۔

مقاله ٦٧٦ حواله تین قسم پر ہے ایک حواله مقیدہ بودیعت اور دوسرا مقیدہ بمغصوب اور تیسرا مقیدہ بدین خاص۔ در المختار

مقاله ٦٧٧ پہر حواله دو قسم ہے ایک حواله مطلق دوسرا حواله مقید حواله مطلق۔

مقاله ٦٧٨ پہر حواله مطلق کی دو قسم ہین ایک فی الحال دوسرا میعادی پس فی الحال کا حواله یہ ہے کہ قرضدار طالب کو کسی شخص پر مثلاً ہزار درم کا حواله کردی تو جائز ہے اور ہزار درم محتال علیه پر فی الحال واجب ہونگے اور میعادی کی صورت یہ کہ دوسرے پر ہزار درم مبیع کا ثمن ایکسال کی میعادی تہا

پس اوسپر حوالہ کر دیا اور ایکسال کی میعاد لگائی تو حوالہ جائز ہے۔ عالمگیری

حوالہ صحیح ہوتا نہیں دین خاص سے۔ در المختار

مقالہ ۶۷۹ صحت حوالہ کے واسطے رضامندی سب کے بلاخلاف شرط ہے۔ در المختار

مقالہ ۶۸۰ اگر محتال لہ نے پورا مال کفیل سے لیلیا تو مکفول عنہ بری ہو گیا اور جو کفیل نے ادا کیا ہے وہ محیل سے نہیں لیسکتا ہے ولیکن مکفول عنہ سے لیگا۔ کذا فی المحیط

مقالہ ۶۸۱ اگر مکفول عنہ نے کفیل کے ادا کرنے سے پہلے محیل کو مال ادا کر دیا تو کفیل کو مکفول عنہ سے لینے کی کوئی راہ نہیں ہے لیکن وہ محیل کو پکڑے گا تاکہ اوسکو حوالہ سے چھوڑ دے اور محتال لہ کے حق سے کفیل بری ہو۔ عالمگیری

تیسرا باب حوالہ مین دعوے و شہادت کے بیان مین

مقالہ ۶۸۲ اگر مدیون نے حوالہ کیا اور اوس نے قبول کیا اور قرض خواہ نے انکار کیا پھر قرضدار سے اس حوالہ پر گواہ طلب ہوئے اگر اوس نے پیش کیے اور محتال علیہ حاضر ہے تو قبول ہونگی اور مدیون بری ہوگا اور اگر غائب ہے تو حق توقیت مین محتال علیہ کے حاضری تک مقبول ہونگے پس اگر حاضر ہو کر مدیون کے قول کا اقرار کیا تو بری ہے (یعنے مدیون) ورنہ حکم دیا جائیگا کہ دوبارہ گواہ پیش کرے اور گواہ غائب ہو گئے یا مر گئے تو محتال علیہ سے قسم لیجائے گی۔ بحرالرائق

کتاب ادب القاضی

مقالہ ۶۸۳ واضح ہو کہ لوگون سے برتاؤ اور معاملہ کرنے مین اخلاق جمیلہ اور خصائل حمیدہ سے آراستہ ہونیکو ادب کہتے ہین۔

مقالہ ۶۸۴ قاضی کا ادب یہ ہے کہ جسکو شرع نے اچھا کہا ہے کہ عدل کرنا اور ظلم کو دور کرنا اور حق سے تجاوز نکرنا اور حدود شرع کی حفاظت کرنا اور سنت کے طریقہ پر چلنا۔

مقالہ ۶۸۵ قضا شرع مین ایسے قول کو کہتے ہین جو ولایت عامہ کے حق سے صادر ہو جسکا اختیار کرنا لازم ہو۔ عالمگیری

مقالہ ۶۸۶ اصل تو یہ ہے کہ قضا فریضہ محکمہ اور سنت متقضیہ ہے کہ جسکو صحابہ کرام اور تابعین نے کیا ہے جسکا اختیار کرنا واجب ہے۔

مقالہ ۶۸۷ قاضی کی ولایت صحیح نہین ہوتی جبتک کہ اوسکو جامع اوصاف شہادت نہ پاوے۔ کذا فی الہدایہ

مقالہ ۶۸۸ یعنے مسلمان ہو مکلف ہو آزاد ہو اندہا نہو محدود القذف نہو گونگا نہو بہرہ نہو اور بلند آواز نہ سنتا ہو تو اصح یہ ہے کہ اوسکا ولی ہونا جائز ہے۔ کذا فی نہر الفائق۔

مقالہ ۶۸۹ اہل اجتہاد مین سے ہونا چاہیے اور صحیح یہ ہے کہ اہل اجتہاد ہونا اولیت کی شرط ہے حتی کہ جو مجتہد نہ تھا اور اوس نے غیر کے فتوی پر فیصلہ کیا تو جائز ہے۔ کذا فی الہدایہ

مقالہ ۶۹۰ (فائدہ) جاہل کو احکام مین قاضی کرنا نہ چاہیے جیسا اس زمانے مین ہو رہی ہے۔ عالمگیری (تعریف) قضا عبارت ہے حکم بین الناس بالحق سے جو خدا کے نزدیک حکم

حادثات مین ثابت ہے خواہ حکم قطعی ہو اس طرح پر کہ اسپر دلیل قطعی ہو
خواہ وہ کتاب اللہ سے ہو یا سنت متواترہ یا مشہورہ یا بالاجماع ہو۔ عالمگیری

مقالہ ۶۹۱
اگر قاضی وہ حکم کرے جو دلیل قطعی کے مخالف ہے تو وہ حکم بالیقین باطل ہی
مقلد قاضی کو یعنے مثلاً حنفی یا شافعی پر واجب ہے کہ اپنے مذہب کے معتمد
قول پر حکم کرے جو موافق سنت کے ہو تو وہ بہ نسبت اپنے خلاف مذہب کے
حکم کرنے مین معزول ہے اور اگر غیر مذہب کے موافق حکم کریگا جانکر تو اوسکا
حکم جاری نہوگا اور اگر نادرست حکم کرے تو اوسکو ابطال حکم مناسب ہے
اور بعضے روایت مین امام اعظم صاحب کے نزدیک اوس کے قضا جائز
ہے برخلاف صاحبین کے۔ کذا فی الطحاوی عن البحر

مقالہ ۶۹۲
شرط ہے حاضر ہونا مدعا علیہ کا کیونکہ قضا علی الغائب صحیح نہین حاکم اور
قاضی کی نو شرطین ہین اول عقل۔ بلوغ۔ اسلام۔ حریت۔ سمع۔ بصر۔
نطق۔ حد قذف سے سلامت رہنا۔ حکم دینے کے واسطے مقرر ہونا
نہ فقط دعوی کی سماعت کے واسطے اور مجتہد ہونا شرط نہین ہے۔

مقالہ ۶۹۳
جو فاسق اہل شہادت کا ہوگا وہ قضا کا بھی اہل ہوگا لیکن واجب ہے کہ فاسق
کو قاضی نہ کرے اور اوسکا قاضی کرنیوالا گنہگار ہوگا جیسے اوسکی گواہی قبول
کرنے والا عاصی ہوتا ہے اسیکا فتوی ہے۔ در المختار

مقالہ ۶۹۴
دشمن کی گواہی مقبول نہین اوس کے دشمن پر جبکہ دونون مین دنیوی
عداوت ہو اور اگر قاضی دشمن کی گواہی کے بموجب حکم کرے تو اوس کا
حکم نافذ نہوگا دشمن کی قضا بھی صحیح نہین اسواسطے کہ ثابت ہوچکا کہ اہل قضا

وہ ہے جو اہل شہادت کا ہے اسی پر فتوی ہے۔ درالمختار

مقالہ ۶۹۵ اگرایک شخص پر قاضی۔۔نے حکم کیا پہر اوس نے قاضی کی عداوت ثابت کردی
تو اوسکی قضا باطل ہے اسکو یاد رکہنا چاہیے اور اسی پر فتوی ہے۔ ایضاً

مقالہ ۶۹۶ فاسق صلاحیت نہین رکہتا مفتی اور حاکم ہونیکے واسطے کہ اسکو فتوی دینے کا ہے
اور فاسق کا قول دیانت مین مقبول نہین ہوتا اور یہی ائمہ ثلاثہ کا قول ہے در

مقالہ ۶۹۷ قاضی اور حاکم فقیہ النفس اور سلیم الذہن اور حسن التصرف ہو صحیح یہ ہے کہ جو
اوسکی لیاقت رکہتا ہو۔ درالمختار

مقالہ ۶۹۸ حاکم پر لازم ہے کہ تفحص اور تلاش کرے کہ کون عالم فتوی دینے کے
لائق اور قابل ہے اور منع کرے فتوی دینے سے اسکو جو لیاقت
نہین رکہتا۔ عالم نہ درالمختار۔

مقالہ ۶۹۹ اور شرایط فتوی سے ہے کہ ترتیب مستفیون کو یاد رکہے اغنیا اور اعوان
سلطان اور امرا کے طرف میلان نہ کرے بلکہ پہلے اوسکا جواب لکہے
جس نے پہلے استفتا کیا اوسکو فتوی دے خواہ وہ غنی ہو یا فقیر
ہو۔ درالمختار

مقالہ ۷۰۰ اور سوال کو ہوشیاری سے پڑہے اور بار بار پڑہے تا کہ حقیقت سوال
خوب ظاہر ہوجاوے پہر جواب لکہے۔ ایضاً

مقالہ ۷۰۱ اور یہ شرط ہے کہ قاضی یا حاکم کاغذ کو پہینک نہ دے جیسے کہ بعض لوگونکی عادت
ہے اس زمانے مین۔ ایضاً

مقالہ ۷۰۲ اگر فتوی دینے مین چوک جاوے تو رجوع کرے اور تساہل کرنا اور حیلون کی

پیروی کرنا حرام ہے۔ درالمختار

مقالہ — جب ایک مسئلہ مین دو قولون کی تصحیح واقع ہوئی ہو تو مفتی مختار ہے جسکا چاہے فتوی دے اور یہ جائز نہین کہ ایک مقدمے مین دو قولون کا فتوی دے چنانچہ ہمارے زمانے کے بعض مفتیون سے ایسا ہی واقع ہوا ہے

مقالہ — قاضی مختار نہین اخذ مذاہب مین جبکہ وہ مجتہد نہو بلکہ قاضی مقلد جبکہ اپنے مذہب کے معتمد قول جو موافق سنت کے ہو اوسکا خلاف کریگا تو اوسکا حکم جاری نہوگا بلکہ توڑ دیا جائیگا۔ درالمختار

مقالہ — مفتی اصولیین کے نزدیک عبارت مجتہد سے اور جو اقوال مجتہد کو یاد کرے وہ مفتی نہین اور اوسکا فتوی بھی فتوی نہین بلکہ وہ نقل کلام ہے اوسکو فتح القدیر مین شرح بیان کیا ہے۔

مقالہ — جائز ہے قضا کا قبول کرنا بادشاہ عادل اور ظالم سے مگر جبکہ بادشاہ مذکور قاضی کو قضا بالحق سے منع کرے تو حرام ہے۔ ایضاً

مقالہ — اور اپنے قرابتی محرم کا یا جسکو ہدیہ دینے کی عادت ہو قبل از قضا بشرطیکہ ہدایہ بقدر عادت قدیم کے ہو اور خصومت نہو دونون مین بشرطیکہ قریب اور معتاد کا مقدمہ دارالقضا مین رجوع نہو۔ درالمختار

مقالہ — قاضی کو واجب ہے کہ بین الخصمین مساوات اور برابری کرے مدعی اور مدعا علیہ مین۔ درالمختار

مقالہ — قاضی کو خصمین سے ایک کو اشارہ کرنا اور بلند آواز ایک طرف کرنا اور ایک سے سرگوشی کرنا منع ہے۔ درالمختار

مقالہ قاضی دونون کو (یعنے خصمین کو) اپنے سامنے بٹھلا دے اور ایک کو اپنے داہنے اور دوسرے کو بائین طرف نہ بٹھلا دے۔

فصل حبس کے بیان مین

مقالہ قیدخانہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین مسجد مین تھا پھر حضرت فاروق نے ایک مکان مکہ معظمہ مین چار ہزار درم کو خرید کیا اور اوسکو محبس قرار دیا قیدخانہ امیر المومنین نے مقرر کیا ہے خلاصہ یہ ہے کہ حبس کتاب اور سنت اور خلفاء راشدین کے فعل سے ثابت ہے اور اوس کے جواز پر اجماع امت قایم ہے۔

مقالہ محبوس کے گلے مین طوق نہ ڈالا جاوے گا جبکہ اوس کے بھاگ جانے کا خوف ہو تو بیڑیان ڈالی جاوین۔ عالمگیری

مقالہ صاحب حق کو ملازمت مین اختیار ہے اور یہ اختیار نہین کہ مدیون کو کسب نہ کرنے دے یا گھر مین نہ جانے دے۔ درالمختار

مقالہ اگر قرضہ کسی مال کے بدلے مین واجب ہوا ہے تو جو شخص اسودگی کا مدعی ہے اوسیکا قول معتبر ہوگا اسی پر فتوی ہے۔ عالمگیری

مقالہ مان باپ بیٹے کے قرضہ کے بابت قید نہین کیجاویگی۔ ایضاً

مقالہ حدود اور قصاص مین اوسوقت تک قید رہیگا جبتک گواہ قایم ہون یعنے جبتک گواہ کی تعدیل ہو۔ ایضاً

مقالہ اگر قیدی کا والد یا کوئی بچہ مرگیا اور وہان پر کوئی تجہیز و تکفین کرنیوالا

نہین ہے تو اوسکو قید سے نکالا جاوے اور یہی صحیح ہے۔ درالمختار عالمگیری

مقالہ ۱۱۸؎ اگر قیدی ایسے مرض مین ہے کہ وہ بے بس ہوگیا ہے اور اوسکا خادم بھی نہین ہے تو اوسکو وہان سے نکالدیا جاوے یہ حکم اوس صورت مین ہے کہ جب غالب گمان مرجانے کا ہو اور اسی پر فتوی ہے۔ عالمگیری

مقالہ ۱۱۹؎ واضح ہو کہ قید کرنیکے واسطے کوئی مقدار مال کی مقرر نہین حتی کہ ایکدرم ہو یعنی ایک

فصل خلیفہ مقرر کرنیکے بیان مین

مقالہ ۱۲۰؎ نہ خلیفہ مقرر کرے قاضی کسی نائب کو مگر اوسوقت جبکہ بادشاہ کیطرف سے اوسکو نائب کرنا مفوض ہوگیا ہو صراحتہ۔ درالمختار

مقالہ ۱۲۱؎ قاضی کو اختیار ہے نائب کو نائب کرے یا معزول کرے۔ درالمختار

مقالہ ۱۲۲؎ نائب سلطان کے معزول کرنے سے معزول ہوسکتا ہے۔ درالمختار

مقالہ ۱۲۳؎ جو فیصلہ کہ قاضی کے غیب مین نائب نے کیا اوسکو جب قاضی جائز رکھے تو وہ جائز ہوگا۔ درالمختار

باب تحکیم کے بیان مین

مقالہ ۱۲۴؎ (تعریف) پنچ مقرر کرنے کو تحکیم کہتے ہین قاضی کا حکم عام ہے اور پنچون کا حکم خاص ہے یعنی نہ غیر مین جسمین اسکو پنچ مقرر کیا ہے۔ عالمگیری

مقالہ ۱۲۵؎ تحکیم عرف مین عبارت ہے متولی مقرر کرنے خصمین سے ایک حاکم کو کہ وہ دونون مین حکم کرے۔ درالمختار

مقالہ — درکن تحکیم لفظ تحکیم ہو یا مخاصم کا وہ لفظ جو تحکیم پر دلالت کرے ساتھ قبول کر لینے دوسرے کے۔ درالمختار

مقالہ — متخاصمین ایک شخص کو حاکم مقرر کرے کہ تو ہم مین حکم کر جو تو حکم کرے گا ہمکو منظور ہے اور پنچ کہے کہ جو مین حکم کرون تم اوسکو قبول کر لو۔ کذا فی المحیط

مقالہ — اگر متخاصمین ایک شخص کو حاکم مقرر کرین اور وہ قبول نکرے تو اوسکا حکم کرنا جائز نہین مگر تجدید تحکیم مین۔ الطحطاوی

مقالہ — ذمی کا مسلمان کے حق مین پنچ ہونا باطل ہے۔ کذا فی النہایہ

مقالہ — (شرط تحکیم) جو شخص قضا کی لیاقت رکھتا ہے اوسکو پنچ ہونے کی بھی لیاقت ہے اسکا ذکر ہو چکا ہے۔ اور حر عاقل بالغ مسلمان ہو عادل ہو نہ اندھا نہ بہرا نہ گونگا نہ محدود القذف۔ عالمگیری

مقالہ — تحکیم یعنے پنچون کا حکم اوس امر مین صحیح ہے جسکے فعل کا متخاصمین کو اختیار ہے تحکیم حقوق اللہ مین جائز نہین اور حقوق بالعباد مین جائز ہے جیسے تحکیم اموال اور طلاق اور عتاق اور نکاح اور ضمان اور سرقہ اور کتابت اور کفالت اور شفعہ اور نفقہ اور بیوع مین جائز ہے اور نہ حد سرقہ اور حد زنا اور حد القذف مین۔ درالمختار

مقالہ — متخاصمین سے ایک شخص مختار ہے تحکیم کے توڑ دینے کا بعد وقوع تحکیم کے نہ قبل از حکم کے جیسے احدا لمتعاقدین مختار ہے۔ درالمختار

مقالہ — موکل کو اختیار ہے کہ وکیل کو معزول کرے جب چاہے خواہ وکیل طالب عزل ہو یا نہ ہو۔ ایضاً

مقالہ ۴۳۴ مدعی اور مدعا علیہ نے دو شخصون کو پنچ مقرر کیا تو دونون کا اجتماع محکوم بہ پر ضرور ہے یعنے اب ایک راے پر فیصلہ صحیح نہوگا تا وقتیکہ دونون متفق الراے نہون۔ درالمختار

باب ایک قاضی دوسرے قاضی کیطرف خط بھیجنے کے بیان مین

مقالہ ۴۳۵ دین اور نکاح اور طلاق اور شفعہ اور وکالت اور وصیت اور ایصا اور موت اور وراثت اور قتل موجب مال اور نسب اور غصب اور امانت اور مضاربت اور اعیان منقولا ور غیر منقولہ ان سب حقوق مین خط لکھنا جائز اور اسی پر فتوی ہے۔ بحر الرائق

مقالہ ۴۳۶ قاضی خط لکہے سواے حدود اور قصاص کے بسبب شبہہ کے۔ کذا فی الدرر

مقالہ ۴۳۷ بڑی کتاب جسمین لوگون کے وقائع اور مقدمات لکھے جاتے ہین وہ قاضی کے پاس رہنا چاہیے اور جسمین حکم مندرج ہو۔ درالمختار

مقالہ ۴۳۸ جو قاضی کا خط لیجاوے دوسرے قاضی کے پاس اون کے سامنے خط پڑہنا ضرور ہے۔ درالمختار

مقالہ ۴۳۹ سپرد کرے خط شہود کو سرنامہ لکھنے کے بعد خط کے اندر اور سرنامہ پر کہ اوسمین اپنا نام اور مکتوب الیہ کا نام اور شہرت دونون کی سب لکھے اور لقب اور خطاب بھی دونون لکھے جس سے دونون مشہور ہین اسواسطے کنیت مین لوگ مشترک ہوتے ہین۔ درالمختار

مقالہ ۴۴۰ مدعی اور مدعا علیہ کا نام اور تاریخ اور سن کا لکھنا شرط ہے۔ درالمختار

مقالہ ۴۳۱ خط کا پڑہنا شہود طریق سے ساتھ اور تسلیم کرنا ضرور نہین اور اسی پر فتوی ہے۔ در المختار

مقالہ ۴۳۲ جبکہ مدعی علیہ نے دعوی کا اقرار کیا تو شہود کی کچہہ حاجت نہین۔ درالمختار

فصل خط پر عمل کرنے کے بیان مین

مقالہ ۴۳۳ خط پر عمل کرنا جائز رکہا ہے راوی اور قاضی اور شاہد کے واسطے اگر اوسکا یقین ہو تو بعضون نے کہا کہ اسیکا فتوی ہے۔ عالمگیریہ

مقالہ ۴۳۴ خط پر عمل کرنا شاہد اور قاضی اور راوی [illegible] کے نزدیک جائز ہے جبکہ وہ اپنا [illegible] پر فتوی ہے۔ ایضًا

مقالہ ۴۳۵ ایک شخص [illegible] پر دعوی کیا مدعا علیہ نے انکار کیا تو مدعی نے مدعا علیہ [illegible] سے اوسکا اقرار ظاہر کیا اور مدعا علیہ نے انکار کیا کہ یہ خط میرا نہین ہے اس سے کچہہ لکہوایا گیا اور دونون کے خط مین بہت مشابہت ظاہر نکلی تو اوسمین علما کا اختلاف ہے بعضون نے کہا کہ اوسپر حکم ہوگا اور بعضون نے کہا نہوگا اور یہی قول صحیح ہے کذا فی الطحطاوی۔

مقالہ ۴۳۶ ضرور ہے مسافت تین روز کی دونون قاضیون کے مابین ہو جیسے شہادت علی الشہادت مین مسافت مذکورہ ضرور ہے ظاہر الروایت مین اور ابو یوسف نے کتاب القاضی الی القاضی کو اور شہادت علی الشہادت کو جائز کہا ہے اتنی مسافت مین جسمین آدمی عود نہ کرسکے اوسی دن اور اسی پر

فتویٰ ہے ۔ درالمختار عینی ۔ ۔ اجیبہ

مقالہ ۴۴۷ — باطل ہوجاتا ہے خط قاضی کے کاتب کی موت سے اور اسکی معزولی سے قبل پہونچنے خط کے دوسرے قاضی کے طرف یا بعد وصول خط قبل اسکے پڑھنے کے اور ابو یوسف نے اسکو جایز رکہا ہے ۔ درالمختار

مقالہ ۴۴۸ — اگر بعد وصول کتاب اور بعد قرأت کے اگر کاتب مرگیا یا معزول ہوگیا تو خط باطل نہوگا اور اسی پر فتویٰ ہیگا ۔ ایضاً

مقالہ ۴۴۹ — باطل ہوجاتا خط کاتب کے نابینا اور مرتد ہوجانے سے اور اوس کے محدود القذف ہونے سے اور فاسق ہوجانے سے ۔ درالمختار

مقالہ ۴۵۰ — اسیطرح خط باطل ہوجاتا ہے مکتوب الیہ کی موت سے اور خارج ہوجانے لیاقت قضا سے ۔ درالمختار

مقالہ ۴۵۱ — مگر اوسوقت مکتوب الیہ کی موت سے خط باطل نہین ہوتا جبکہ قاضی کاتب بعد تخصیص اسم مکتوب الیہ کے تعمیم کردے یعنے فلانے قاضی کے طرف یہ خط ہے ۔ درالمختار

مقالہ ۴۵۲ — خط باطل نہین ہوتا متخاصم کی موت سے کوئی ہو خواہ مدعی ہو یا مدعا علیہ بسبب قائم ہونے اوس کے وارث یا وصی کے اوسکے مقام پر ۔ ایضاً

مقالہ ۴۵۳ — اور اسی طرح خط نہین باطل ہوتا شاہد اصل کی موت سے ۔ ایضاً

مقالہ ۴۵۴ — اگر قاضی کا یا اوس کے والد کا کوئی واقعہ حادث ہو پھر وہ غیرشخص کو نائب مقرر کرے یا اوسی قاضی کا نائب اوسکے یا اوس کے والد کے واسطے حکم کرے تو اوسکی قضا جائز ہے ۔ درالمختار

فصل دوسرے مکان مین میخ گاڑنے یا روشندان بنانے یا اوپر والا کچھہ اوپر کے مکان مین تصرف کرے یا نیچے والا نیچے کی منزل مین کچھہ تصرف کرنے کے بیان مین۔

مقالہ اگر بالاخانہ ایک شخص کا ہو اور نیچے کا مکان دوسرے کا ہو تو نیچے کے مکان کے مالک کو میخ گاڑنے یا اوسمین روشندان بنانے کا بدون اوپر کے مالک کی رضامندی کے اختیار نہین اور اوپر کے مکان کے مالک کو بالاخانہ پر عمارت بنانے کا اختیار نہین ہے۔ یہ امام کا مذہب ہے اور صاحبین کے نزدیک ہر ایک کو اختیار ہے کہ جو چاہے کرے ولیکن اوسمین دوسرے کا ضرر نہو جب ضرر نہوا تو بالاتفاق منع نہوگا عالمگیری

مقالہ جبکہ ضرر اور عدم ضرر مشتبہ ہو تو منع زائل نہوگا کیونکہ وہ یقینی ہے فتوی کے واسطے یہی مختار ہے کہ جب ضرر و عدم ضرر مشتبہ ہو تو اوسکو اختیار ہے اور جب ضرر یقینی ہو تو منع کیا جاویگا۔ بحر الرائق

مقالہ اگر لنبا کوچہ ہے جس سے دوسرا کوچہ پہوٹا ہے اور وہ پہلے کوچے کے لنبا لیکن وہ کوچہ نافذ نہین دوسرے مکان کے طرف یعنی بند ہے دوسرے جانب سے تو روکے جاوینگے پہلے کوچہ والے چلنے کے واسطے دروازہ پہوڑنے سے کوچہ غیر نافذہ مین بقول اصح اسواسطے کہ انکے واسطے چلنے کا حق ثابت نہین بخلاف کوچہ نافذہ کے کہ اوسمین دروازہ پہوڑنا جائز ہے۔ در المختار

مقالہ گول کوچے مین جسکے دونون کنارے کوچہ مستطیلہ سے متصل ہین پہر دونم

پہوڑنا ممنوع نہین کوچہ مستطیلہ والون کو اسواسطے کہ گول کوچہ مانند اس صحن کے ہے جو گہر مین مشترک ہے دونون کنارون سے مراد گول کوچے کی نہایت کشادگی ہے۔ ایضًا درالمختار

مقالہ ۷۵۸ منع نہ کیا جاوے شخص اپنی ملک مین تصرف کرنے سے مگر جبکہ اوس کے پڑوسی کو ضرر پہونچے ضرر صریح تو اب اوس تصرف سے روکا جائیگا اور اسی پر فتوی ہے۔ ایضًا

مقالہ ۷۵۹ جواب ظاہر الروایت کا عدم منع ہے ہر طرف سے خواہ پڑوسی کا ضرر صریح ہو یا نہ ہو اور اسیکا فتوی دیا چند علما نے۔ فتح القدیر

مقالہ ۷۶۰ جواب ظاہر الرویت کا یہ ہے قیاس چاہتا ہے کہ انسان اپنی ملک کے تصرف مین مختار ہے کسیکو ضرر ہو یا نہ ہو اور تجہکو خوب معلوم ہو چکا ہے کہ اکثر متاخرین جواب استحسان پر ہین یعنے درصورت ضرر صریح ہمسایہ منع تصرف ہے نہ ہر ضرر مین۔ الطحطاوی

مقالہ ۷۶۱ صاحب سفل اور صاحب علو میخ نہ گاڑے جبکہ دوسرے کو ضرر کرے اور اسیطرح حکم ہے کہ جب تردد واقع ہو ضرر اور عدم ضرر مین بنا بر اس قول کے جو فتوی کے واسطے مختار ہے۔ درالمختار

مقالہ ۷۶۲ اور اسی طرح انسان کا تصرف اپنی ملک مین اگر دوسرے کو مضر ہو یا ضرر اور عدم ضرر مین تردد واقع ہو تو منع کیا جائے گا اور اگر مضر نہین تو منع نہ کیا جائے گا۔ درالمختار من محشی اشباہ

کتاب شہادت کے بیان مین

مقالہ ٧٦٣ (تعریف) مجلس قضا مین گواہی کے لفظ کے ساتھہ حق ثابت کرنے کیواسطے سچی خبر دینے کو شہادت کہتے ہین۔ فتح القدیر

مقالہ ٧٦٤ (رکن) اور ہر ایسا لفظ جو خبر کے معنی مین ہو نہ قسم کے معنی مین اوسکو رکن کہتے ہین۔

مقالہ ٧٦٥ اور لفظ اشہد کا ہے بصیغہ متکلم اور یون کہے مین قسم کہاتا ہون کہ مقرر مین مطلع ہون اوسپر اور مین اوسکی خبر دیتا ہون جبکہ لفظ اشہد کا متعین ہو گیا شہادت مین تو علم اور یقین کا لفظ کافی نہوگا۔ کذا فی الطحطاوی

مقالہ ٧٦٦ گواہی ادا کرنے کا سبب یا تو مدعی کی درخواست ہو کہ گواہی ادا کرے یا مدعی کے حق تلف کا خوف ہو جبکہ مدعی کو اسکی گواہی نہ معلوم ہو۔ عالمگیری

مقالہ ٧٦٧ (شرایط) گواہی کی شرطین دو طرح پر ہین ایک گواہی اٹہانے کی شرطین اور دوسرا اوس گواہی کو ادا کر دینے کی شرطین۔

مقالہ ٧٦٨ گواہی اٹہانے کی شرطون مین سے ایک یہ ہے کہ اوسوقت عاقل ہو عالم

مقالہ ٧٦٩ مجنون اور بے عقل کی گواہی صحیح نہین ہے۔

مقالہ ٧٧٠ گواہی مین آنکہون والے کا ہونا شرط ہے اندہے کی گواہی صحیح نہین جس چیز کی گواہی دیگا اوسکو خود دیکہا نہ یہ کہ دوسرے کے دیکہنے پر گواہی کا تحمل ہوا ہو مگر چند چیزون مین بغیر دیکہے بہی جائز ہے سن لینے پر گواہ ہو سکتا ہے۔ عالمگیری

مقالہ ٧٧١ گواہی ادا کرنے کی شرطین چند طرح پر ہین انمنجملہ خود گواہ مین یہ شرط ہے کہ عاقل اور بالغ اور آزاد اور بینا اور ناطق ہوا اور حد القذف نہ مارا گیا ہو

اور فقط خالص اللہ تعالیٰ کیواسطے گواہی دے اور اوسکو حصول منفعت یا دفع مضرت
کے غرض نہ ہو اور وہ خود مخاصم نہو۔ ایضاً

مقالہ شرط ظاہری عدالت ہے نہ حقیقی کہ جو تعدیل کرنے والون سے گواہون کا
حال دریافت کرنے سے ہوتا اور یہ امام صاحب کا مذہب ہے اور صاحبین
کے نزدیک حقیقی شرط ہے اس زمانہ مین صاحبین کے قول پر
فتویٰ ہے۔ عالمگیری

مقالہ شرط ہے کہ شاہد کو واقعہ خوب یاد ہو بلا شک کو خط پر اعتماد کرنا بھی جائز ہی۔
گواہ ولایت حاصل ہونا مشہود علیہ پر شرط اس طرح پر کہ دونون کا دین
ایک ہو۔ ایضاً درالمختار۔

مقالہ گواہ کو قدرت ہو مدعی اور مدعا علیہ کو باہم امتیاز کرنے کے بسبب سماعت
اور بصارت کے۔ ایضاً

مقالہ گواہی مین عدم قرابت شرط ہے باعتبار ولادت اور زوجیت کی گواہی
اصل کی فرع کے واسطے اور اوسکی بالعکس جائز نہین اور اسی طرح
زوجین کی۔ درالمختار

مقالہ شرط گواہ مین کوئی دنیوی عداوت نہو۔ ایضاً

مقالہ یہ شرط کہ شاہد کو شہادت سے فائدہ نہ حاصل ہوا ہو ورنہ اپنی ذات سے
دفع مضرت کرے گا۔ ایضاً

مقالہ شروط۔ بلوغ اور آزادی اور بصارت اور نطق اور عدالت اور گواہ حدود
فی القذف نہو اور طالب منفعت نہو اور اپنی ذات سے تاوان کو اوٹھاوے

شاہد خصم نہو اور مشہود یہ خوب یاد ہو۔ عالمگیری و درالمختار

دونون شاہدون کا اتفاق ہو گواہی مین اور یہ عام ہے جمیع انواع کی گواہی مین اور اسلام مرد ہونا حد اور قصاص مین تقدم دعوی حقوق عباد مین اور موافقت شہادت کے دعوی سے جسمین توافق شرط ہے۔ الفتاوی

مقالہ | انکار کرین گواہ جبکہ وہ بلائے جائین کہ یہ بھی عام ہے اور ادائے گواہی مین شاہدون کو قاضی کے پاس حاضر ہونا چاہیے نہ کہ قاضی کو ان کے پاس سماعت شہادت کے واسطے۔ درالمختار

مقالہ | قاضی کا عادل ہونا شرط ہے اگر قاضی غیر عادل ہو تو گواہی نہ دینا جائز ہے۔ ایضاً

مقالہ | طلب مدعی تو بلا طلب ادائے شہادت واجب نہین۔ ایضاً

مقالہ | ادائے شہادت درصورت خوف فوت حق و عدم علم مدعی بشہادت شاہد واجب ہے۔ ایضاً

مقالہ | شاہد کو اجرت لینا بلا عذر اور سواری بلا عذر جائز نہین۔ ایضاً

مقالہ | اگر گواہ گواہی پر اجرت طلب کرے تو اسکی گواہی مقبول نہوگی۔ ایضاً

مقالہ | ابو یوسف نے گواہون کو کھانا مطلق جائز رکھا ہے اور اسیپر فتوی ہے۔ ردالمحتار

مقالہ | ادائے شہادت واجب ہے بدون طلب کے اگر شہادت اللہ تعالے کے حقوق مین ہو جیسے طلاق عورت اور عتق جاریہ اور تدبیر جاریہ اور وقف اور ہلال رمضان اور حدود سواے حد قذف و سرقہ اور نسب اور خلع اور ایلا اور ظہار اور مصاہرت اور حرمت اور نکاح اور عتق عبد۔ عالمگیر

مقالہ | زنا کے سوا باقی سب حدود اور قصاص مین دو مردون کی گواہی مقبول ہے

دو عورتون کی ۔

مقالہ ۷۸۷ ایک عورت مسلمہ کی آواز طفل پر میراث کے واسطے صاحبین اور شافعی اور انکے نزدیک ہے اور یہی صحیح اور ارجح تر ہے ۔ دو عورتونکی گواہی مین زیادہ تر احتیاط ہے ۔ درالمختار و فتح القدیر

مقالہ ۷۸۸ ایک عورت کی گواہی سے ولادت ثابت ہوتی ہے ۔ قاضیخان

مقالہ ۷۸۹ عورتونکی گواہی اوس امر مین جائز ہے جسپر انکے سواے کوئی مطلع نہین ہو سکتا اور از قبیل ولادت نسا اور عیوب نسا ۔ درالمختار

مقالہ ۷۹۰ ایک مرد کی گواہی مقبول ہے بقول اصح یعنے جب ایک مرد ولادت کی گواہی دے اور کہے کہ مین عورت پاس ناگہان جا پڑا اور ولادت کے وقت میری نظر اوسپر پڑ گئی تو گواہی مقبول ہوگی اگر عادل ہے اگر اوس نے کہا مین نے بالقصد اسکے طرف نظر کی تو گواہی مقبول نہوگی ۔ درالمختار

مقالہ ۷۹۱ اگر دو عادلون نے گواہی کی خبر دی کہ یہ فلان عورت ہے تو امام محمد اور ابو یوسف کے نزدیک کافی ہے اور امام اعظم صاحب کے نزدیک نسب پر گواہی دینے کے واسطے اسقدر جماعت چاہیے کہ جس کے جھوٹ بولنے کو عقل روا نہ رکھتی ہو کہ سب کے سب جھوٹ بولے اوس مسئلہ مین اور صاحبین کے قول پر فتوی ہے ۔ عالمگیریہ و درالمختار

مقالہ ۷۹۲ اگر دونون گواہون کو معلوم ہو کہ یہ مکان مدعی کا ہے پھر دونون کے سامنے دو شخص عادل نے گواہی دی کہ مدعی نے یہ مکان اسی شخص کے ہاتھ کہ جس کے قبضہ مین ہے فروخت کر دیا ہے تو امام محمد نے فرمایا ہے کہ گواہی دین

اور بیع کے گواہون کے کہنے پر گواہی نہ دین۔ کذا فی المحیط

مقالہ ۹۴ — اگر ایک شخص نے دو گواہون کے سامنے کسیقدر مہر معین پر ایک عورت سے نکاح کیا اور اوسپر چند برس گذر گئے اور اوس کے چند اولاد پیدا ہوئین اور چند سال گذرے پہر بعد انتقال شوہر کے عورت کے مہر پر گواہی دین اور گواہان کو یاد ہے تو انکو گواہی دینا جائز ہے اور اسی پر فتوی ہے۔ عالمگیری

مقالہ ۹۵ — اگر گواہ یون کہے کہ مین گواہی دیتا ہون مثل اسکے گواہی کے تو مقبول نہین اور اگر کہے گواہی دیتا ہون مثل گواہی اپنے ساتھی کے تو جمہور کے نزدیک مقبول ہے اور بعض علماء نے اسکی قید لگائی ہے کہ اگر یون کہے کہ مین گواہی دیتا ہون مثل اپنے ساتھی کے گواہی کے جو اوس نے مدعی کے واسطے مدعا علیہ پر دے خلاصہ مین اسیکا فتوی ہے۔ کذا فی الطحطاوی

مقالہ ۹۶ — اگر گواہی غائب پر ہو چنانچہ نقل شہادت مین یا میت پر گواہی ہو تو اس کے مقبول ہونیکے واسطے ضرور ہے نسبت مشہور علیہ کے دادا تک اور اوسکے نام اور اوس کے باپ کا نام اوس کے حرفے کا نام کافی ہے مگر جبکہ وہ اس پیشہ کے ساتھہ مشہور ہو مگر دوسرا شخص اوس حرفے مین اسکا شریک نہو۔ در المختار

فصل اون کے بیان مین جنکی گواہی بسبب فسق کے مقبول نہین

تزکیہ گواہی مین آٹھہ شرطین ہین۔

مقالہ ۹۷ — اول یہ کہ گواہی قاضی عادل عالم کے پاس ہو۔ دوم یہ کہ مزکی شاہد کو آزما چکا ہے شرکت یا معاملہ یا سفر سے۔ سوم مزکی کو معلوم ہو کہ گواہ نماز جماعت کا ملازم ہے

چہارم یہ کہ گواہ ونیدا آوردہ ہم کی خوش معاملگی مین معروف ہو۔ پنجم یہ کہ ادا سے امانت مین قاصر نہو۔ ششم یہ کہ راست گو ہو۔ ہفتم یہ کہ کبائر سے محفوظ ہو۔ ہشتم یہ کہ اگر صغیرہ گناہ مین فسق سے طور پر اعلان نہ کرے۔ درالمختار وعالمگیری

مقالہ ٩٨ جو شخص اعلان کے ساتھ گناہ کبیرہ کرے اوسکی گواہی باتفاق مقبول نہین ہے

مقالہ ٩٩ اگر قاضی سوال مخفی پر کفایت کرے تو جائز ہے اور اسی پر فتوی ہے۔ کذا فی السراجیہ

مقالہ ١٠٠ جو شخص سود کہانے مین مشہور ہو اوسکی گواہی مقبول نہین۔ عالمگیری

مقالہ ١٠١ جو شخص حرام کہانے مین مشہور ہو اوسکی گواہی مقبول نہین۔ ایضاً

مقالہ ١٠٢ فاسق کی گواہی مقبول نہین گو وہ وجیہ اور ذی مروت ہو قول اصح مین۔ ایضاً

مقالہ ١٠٣ شراب خوار کی گواہی مقبول نہین۔ ایضاً

مقالہ ١٠٤ جس گناہ مین حد ماری جاتی ہو اوس کے مرتکب کی گواہی مقبول نہین۔ کذا فی الکافی

مقالہ ١٠٥ جو شخص بدکار اور شراب خوار دنکی مجلس مین بیٹھتا ہو اگرچہ شراب نہ پیتا ہو اوسکی گواہی قبول نہین ہے۔ کذا فی المحیط

مقالہ ١٠٦ بلا عذر زکات کی تاخیر سے عدالت ساقط ہوتی ہے اسی پر فتوی ہے۔ عالمگیری

مقالہ ١٠٧ اگر جمعہ کو تین دفعہ ترک کیا تو فاسق ہو گیا اسی پر فتوی۔ ایضاً

مقالہ ١٠٨ جواری کی گواہی خواہ اوس نے شطرنج سے جوا کھیلا یا کسی اور چیز سے مقبول نہین۔ کذا فی القاضی خان۔

مقالہ ١٠٩ جو شخص کبوتر اڑاتا ہے اوسکی گواہی مقبول نہین۔ کذا فی قاضیخان وعالمگیری

مقالہ ١١٠ کذاب مشہور کی گواہی مقبول نہین اگرچہ توبہ بھی کرلی ہو۔ قاضیخان

مقالہ ١١١ جو شخص پاجی کا کام کرتا ہو جیسے راستہ مین پیشاب کرنا یا کہاتا تو اوسکی گواہی

مقبول نہین۔ کذا فی الہدایہ

فصل ان لوگونکے بیان مین جنکی گواہی کسی سبب سے مقبول نہو

مقالہ ۸۱۲ والدین کی گواہی اپنے بیٹے یا پوتے یا پڑپوتے وغیرہ کے واسطے مقبول نہین۔ اور نہ اولاد کی گواہی اپنے باپ اور مان اور دادا اور دادی وغیرہ۔ عالم

مقالہ ۸۱۳ مرد کی گواہی اپنی جورو کی لئے مقبول نہین اور جورو کی گواہی شوہر کیواسطے مقبول نہین۔

فصل محدود چیز کی گواہی کے بیان مین

مقالہ ۸۱۴ محدود کا ذکر کرنا ضرور ہے۔ خلاصہ

مقالہ ۸۱۵ اگر گواہون نے تین حدونکی گواہی دی اور چوتھی بھول گئے تو گواہی جائز ہے۔ قاضیخان

مقالہ ۸۱۶ اگر گواہون نے ایک حد مین غلطی کی تو گواہی مقبول نہین اسی پر فتوی ہے۔ عالم

مقالہ ۸۱۷ اگر گواہ نے کہا کہ ایک حد اس زمین کی فلان شخص کے وارث کی زمین سے ملاصق ہے حالانکہ ہنوز ترکہ مین تقسیم واقع ہی نہین ہوئی ہے تو اصح یہ کہ گواہی قبول نہوگی۔ عالمگیریہ

باب دعوے اور گواہی مین اختلاف واقع ہونیکے بیان مین

مقالہ ۸۱۸ واضح ہو کہ مشہود لہ وہ شخص جسکی طرف سے گواہی دے مشہود علیہ وہ شخص جسپر گواہی دی مشہود بہ وہ چیز جسکی بابت گواہی دے۔

مقالہ ٦١٩ اگر گواہی دعوی سے موافق ہو تو مقبول ہوگی ورنہ مقبول نہوگی۔ کنز الدقائق

مقالہ ٦٢٠ لفظون مین موافق ہونا معتبر نہین ہے فقط معنی مین موافق ہونا چاہیے۔ عالمگیری

مقالہ ٦٢١ اختلاف شہادت مین دو طرح ہے یا شہادت دعوی سے خلاف ہو یا شاہدین مین اختلاف واقع ہو۔ ایضاً

مقالہ ٦٢٢ مقدم ہونا دعوی کا حقوق عباد مین قبول شہادت کی شرط ہے بسبب موقوف ہونے حقوق عباد کے مطالبہ پر۔ در المختار

مقالہ ٦٢٣ جبکہ شہادت دعوی کے مطابق ہوگئی تو قبول ہے اگر مطابق دعوی نہوئی تو مقبول نہین۔ در المختار

مقالہ ٦٢٤ اگر دعوی کیا ملک مقید کا اور شاہدون نے ملک مطلق کی گواہی دے تو گواہی مقبول نہوگی اسواسطے شہادت اکثر ہے دعوی سے۔ در المختار

مقالہ ٦٢٥ فائدہ جہان کہین مطابق کی لفظ ہو وہان پر اوس سے مراد موافقت معنوی مراد ہوگی اور یہ مذہب صاحبین اور ائمہ ثلاثہ کا ہے۔

مقالہ ٦٢٦ اس طرح گواہی مقبول نہوگی کہ ہر قول جو جمع کیا گیا فعل کے ساتھ اس طرح کہ دعوی کیا ہزار کا تو ایک گواہ نے ہزار کے دینے کی گواہی دی اور دوسرے نے ہزار کے لینے کی گواہی دی تو یہ شہادت مسموع نہ ہوگی بسبب جمع کرنے کے مابین قول اور فعل کے۔ در المختار

مقالہ ٦٢٧ اور گواہی مقبول ہے ہزار پر اس شہادت پر کہ ایک گواہ نے ہزار کی گواہی دی اور دوسرے نے ایک ہزار ایک سو کی اسواسطے ایک ہزار مین دونون کا اتفاق ہے۔ ایضاً

مقالہ ۶۲۸ اجارہ مثل بیع کے ہے اگر اول مدت مین ہو بسبب حاجت اثبات عقد کے ۔ ایضاً

مقالہ ۶۲۹ اور اجارہ دین کے مانند ہی مدت گذر جانیکے بعد اگر موجر مدعی ہوا ور اگر مستاجر مدعی علیہ ہو تو عقد کا دعوی ہے بالاتفاق ۔ ایضاً

مقالہ ۶۳۰ اگر پانچ سو روپیہ کا دعوی کیا اور گواہون نے ایک ہزار کی گواہی دی پس مدعی نے کہا کہ صرف میرے پانچسو روپیہ اوسپر ہین اور ہزار روپیہ پہلے میرے اوسپر تھے ولیکن مین نے پانچسو روپیہ وصول کر لے تو گواہی جایز ہے اگر یہ بیان کیا صرف پانچسو تھی تو گواہی باطل ہے ۔ قاضیخان

مقالہ ۶۳۱ اگر قرضدار نے ادا کر دینے کا دعوی کیا اور گواہون نے یہ گواہی دی کہ طالب نے اسکو ہبہ یا صدقہ کر دیا یا یہ حلال ہو گیا یا حلال کر دیا یا مدعی نے ہبہ یا صدقہ وغیرہ کا دعوی کیا اور گواہون نے بہر پانی کی گواہی دی تو گواہی قبول نہ ہوگی ۔ کذا فی المحیط

مقالہ ۶۳۲ اگر شخص نے دوسرے پر سو قفیز گیہون بسبب بیع سلم ہونیکے دعوی کیا کہ سب شرطین سلم صحیح ہونے کی موجود تہین اور گواہون نے بیان کیا کہ مدعا علیہ نے اپنے اوپر سو قفیز قرض ہونے کا اقرار کیا ہے اور اس زیادتی کو نہ بیان کیا تو اصح یہ ہے کہ گواہی قبول نہ ہوگی ۔ عالمگیری

فصل املاک کے دعوی کے بیان مین

مقالہ ۶۳۳ اگر مدعی نے لفظ دار کے ساتھہ دعوی کیا اور گواہون نے لفظ بیت کے ساتھہ اوسکی طرف سے گواہی دی تو گواہی مقبول ہوگی ۔

مقالہ ۹۳۴ اگر کسی نے مطلق ملک کا دعویٰ کیا اوس کی تاریخ بیان کی اور کہا کہ مدعا علیہ نے مجھ سے ایک ماہ ہوا کہ لیکر قبضہ کر لیا ہے گواہون نے ملک مطلق کا بلا تحریر تاریخ گواہی دی تو گواہی مقبول نہ ہوگی اور اگر اوسکا عکس ہو تو مقبول ہوگی اور یہی مختار ہے۔ عالمگیری

مقالہ ۹۳۵ اگر دعویٰ کیا دوسرے پر ایک مکان کا جو قابض ہے کہ ایک سال سے یہ مکان میرا ہے اور گواہون نے گواہی دی کہ یہ مکان بیس برس سے اسکا ہے تو گواہی باطل ہے۔ عالمگیری

مقالہ ۹۳۶ اگر دعویٰ کیا ایک گھر کا جو دوسرے کے قبضہ مین ہے اور گواہون نے گواہی دی کہ یہ گھر اس مدعی کے قبضہ مین تھا تو ظاہر الروایت کے موافق گواہی مقبول نہوگی اور ڈگری نہوگی۔ عالمگیری

باب گواہی پر گواہی دینے کے بیان مین

مقالہ ۹۳۷ (تعریف) اصل گواہ فرع سے یون کہے کہ مین گواہی دیتا ہون کہ زید کا بکر پر اسقدر قرض ہے تو میری اس گواہی پر گواہی دے یا یون کہے کہ مین نے سنا ہے فلان شخص زید کے اسقدر حق کا اقرار کرتا تھا پس تو میری اس گواہی پر گواہی دے۔ عالمگیری

مقالہ ۹۳۸ جب فرع اصل گواہ کی ادا کرنا چاہے تو یون بیان کرے کہ مین گواہی دیتا ہون کہ فلان شخص نے مجھکو اپنی گواہی پر گواہ کیا ہے کہ فلان شخص نے اوس کے نزدیک اس حق کا اقرار کیا ہے اور اوس نے مجھے کہا کہ تو میری اس گواہی

گواہی دے۔ کذا فی الہدایہ

مقالہ ۸۳۹ اگر فروع نے گواہی دی اور یہ بیان کیا کہ ہم اوس کی گواہی پر گواہی دیتے ہین تو اون کی گواہی قبول نہ ہوگی۔ عالمگیری

مقالہ ۸۴۰ قصاص اور حدود مین گواہی پر گواہی دینا جائز نہین بسبب ساقط ہوجانے سے دونون کے شبہہ سے۔ درالمختار و عالمگیری و ہدایہ

مقالہ ۸۴۱ بدون قصاص اور حدود کے ہر حق مین گواہی پر گواہی دینا مقبول ہے بقول صحیح۔ درالمختار

مقالہ ۸۴۲ ایک شخص کی گواہی کم دو شخصون یا ایک مرد اور دو عورتون سے گواہ نہنا چاہیے اور ایسا ہی ایک عورت کی گواہی کا حکم۔ عالمگیری

مقالہ ۸۴۳ اگر دو شخص نے دو مرد گواہون کی گواہی یا ایک قوم کی گواہی پر گواہی دے تو جائز ہے۔ قاضیخان

مقالہ ۸۴۴ اگر ایک شخص نے اپنی گواہی بذات خود دی اور دوسرے کی گواہی پر دو آدمیون نے گواہی دی تو گواہی مقبول ہوگی۔ عالمگیری

مقالہ ۸۴۵ فروع کی گواہی مقبول نہوگی مگر جبکہ اصلی گواہ مرجاوین یا اسقدر بیمار ہوجاوین کہ مجلس مین حاضر نہوسکین یا تین رات دن کا رستہ دور چلے جاوین تو مقبول ہوگی اور یہی ظاہر الروایت ہے اور اسی پر فتوی ہے۔ عالمگیری

مقالہ ۸۴۶ اگر اصل گواہ اتنی دور ہو کہ اگر صبح کو گواہی ادا کرنیکے واسطے آوے تو اوسکو اپنے اہل و عیال مین رات گذرنا میسر نہ ہوسکے تو گواہ کرنا جائز ہے اور اسی پر فتوی ہے۔ کذا فی المحیط والہدایہ

مقالہ اگر اصلی گواہوں نے گواہی سے انکار کیا تو فروع کی گواہی مقبول نہوگی کذا فی البحر

مقالہ اگر اصل گواہ فاسق یا گونگا یا اندھا ہوگیا تو فرع کی گواہی باطل ہے۔ درالمختار

مقالہ فروع کی گواہی باطل ہے بسبب انکار کرنے اصل کے گواہی سے۔ ایضاً

مقالہ اگر اصول موجود ہوں تو فروع کی گواہی کیطرف التفات نہیں اگرچہ اصول منکر نہوں۔ کذا فی الدرر

مقالہ مقبول ہے گواہی ایک مرد کی اپنے باپ کی گواہی پر اور اپنے باپ کی قضا پر بقول صحیح۔ کذا فی الدرر

مقالہ جسکی گواہی جھوٹ ثابت ہو تو وہ تعزیر دیا جاوے تشہیر سے اور اسی پر فتوی ہے۔ درالمختار

مقالہ قاضی کو جائز ہے کہ جھوٹے گواہ کا منہہ کالا کرے بطور سیاست کے اگر اوسکو مصلحت دیکھے۔ درالمختار

مقالہ اگر گواہ زور سے توبہ کرنے کی مدت قاضی کی راے پر مفوض ہے کرے تو بقول صحیح جائز ہے کذا فی درالمختار۔

مقالہ اگر شاہد فاسق ہو اور عادل ہو یا مستور الحال ہو تو اوس کی گواہی مقبول نہیں۔ کذا فی الطحاوی۔

مقالہ شاہد زور عادل یا مستور الحال کے بعد توبہ کی گواہی مقبول ہے اسی پر فتوی ہے۔ درالمختار عن عینی وغیرہ

باب شہادت سے رجوع کے بیان میں یعنی گواہی دیکر پلٹنا یعنے جس چیز کو ثابت کیا اوس کی نفی کرنیکے بیان میں

مقالہ ۸۵۷ رجوع کی شرط قاضی کی مجلس ہے اگرچہ اول قاضی کے سوا دوسرے قاضی کے روبرو رجوع کرے۔ درالمختار

مقالہ ۸۵۸ اگر یہ دعوی کیا کہ شاہدین نے فلانے قاضی کے پاس رجوع شہادت سے کیا اور قاضی نے شاہدین ضمان مال لیا اور اس دعوی پر گواہ قائم کئے تو مقبول ہے بسبب صحیح ہونے دعوی کے۔ کذا فی الدرر

مقالہ ۸۵۹ اگر شاہدون نے رجوع شہادت سے کیا اس سے پہلے کہ قاضی بموجب اس شہادت کے حکم کرے تو شہادت ساقط الاعتبار ہے اور نہ قاضی حکم نہ کرے۔ کذا فی درالمختار

مقالہ ۸۶۰ قبل حکم قاضی کے شاہدین پر ضمان نہین ہا ور اوسکو تعزیر دیجاوے اگرچہ شاہد بعض شہادت سے رجوع کرے اسواسطے کہ گواہ نے اپنی ذات کو منسوب بفسق کیا رجوع سے۔ کذا فی جامع الفصولین

مقالہ ۸۶۱ بعد قضا حکم فسخ نہ ہوگا کسی طرح خواہ شاہد کا حال عدالت مین رجوع کے وقت برابر ہو اس حال کے جو شہادت کے وقت تہا۔ درالمختار

مقالہ ۸۶۲ بخلاف ظاہر ہونے شاہد کے غلام یا محدود فی القذف ہونے کے اسواسطے کہ قضا اس صورت مین باطل ہوجاتی ہے۔ ایضاً

مقالہ ۸۶۳ اگر گواہ گواہی سے پہر جاوے تو نصف مال کا تاوان دے اسواسطے کہ دو مردون کی شہادت مین ہر شہاد کی شہادت سے نصف حجت قایم ہے تو جب ایک شاہد اپنی حجت پر باقی رہا تو نصف مال کا ثبوت باقی رہا۔ درالمختار

مقالہ ۸۶۴ اگر تین گواہوں میں سے ایک گواہ راجع ہو تو وہ ضمان نہوگا اسواسطے دو گواہ باقی ہین

جن کی گواہی سے کل مال باقی ہے۔ ایضاً

مقالہ ۸۶۵ اگر تین گواہون مین سے دوسرا بھی پھر گیا تو دونون گواہ راجعین نصف مال کا ضمان دین۔ ایضاً

مقالہ ۸۶۶ خطا کے ساتھ تو مزکی پر ضمان نہین بالاتفاق امام اور صاحبین کے ایسے ہی نزدیک کہ کہین کہ مین نے خطا کی تزکیہ شہود مین۔ کذا فی الطحطاوی

باب جرح و تعدیل کے بیان مین

مقالہ ۸۶۷ قاضی کو ضرور چاہیے کہ تمام حقوق مین پوشیدہ و ظاہر گواہون کا حال دریافت کرے خواہ خصم نے اونمین طعن کیا ہو یا نہ کیا ہو اور یہ صاحبین کے نزدیک ہے اور امام اعظم صاحب کے نزدیک مسلمان مین ظاہری عدالت پر اکتفا کرے گا لیکن اگر خصم نے طعن کیا تو دریافت کرے گا ہان حدود اور قصاص مین بالاجماع خفیہ دریافت کرے اس زمانہ مین صاحبین کے قول پر فتوی ہے۔ عالمگیری عن کافی۔

مقالہ ۸۶۸ اگر خصم نے گواہون مین طعن نہ کیا بلکہ تعدیل کی کسیطور پر ہو تو قاضی اسکے اقرار حق پر حق مدعی کی ڈگری کردیگا گواہون کا حال دریافت کرنے کی ضرورت نہین ہے۔ عالمگیری و درالمختار

مقالہ ۸۶۹ اگر مدعا علیہ نے صرف اسقدر کہا یہ عادل ہین مگر گواہی مین انہون نے خطا کی پس اگر مدعا علیہ عادل ہو کہ جسکی تعدیل معتبر ہوسکتی ہے تو دیکھا جائیگا جواب دعوی کے وقت اگر اوس نے مدعی کے دعوی سے انکار نہین کیا

بلکہ سکوت کیے لیہانتک کہ گواہون نے اوسپر گواہی دی پہر اوس نے کہا کہ گواہ عادل ہین تو امام اعظم صاحب اور امام ابو یوسف کے نزدیک قاضی انکی گواہی پر مدعی کی ڈگری کردیگا اور انکا حال دریافت نکریگا۔ عالمگیریہ

مقالہ اگر ایک پر دو گواہون نے گواہی دی اور اوس نے ایک کی تعدیل کی اور کہا کہ یہ عادل ہے لیکن اوس نے غلطی کی یا اوسکو وہم ہو تو قاضی اس دوسرے گواہ کا حال دریافت کریگا اگر اوس نے دوسرے کی تعدیل کی تو دونون کی گواہی پر قاضی ڈگری کردیگا۔ کذا فی قاضی خان

مقالہ اگر قاضی کے پاس دو گواہون نے گواہی دی اور ایک کو قاضی عادل جانتا ہے اور دوسرے کو نہین جانتا کہ عادل ہے یا نہین پہر جسکی عدالت کو جانتا ہے اوس نے دوسرے کی تعدیل کی تو اوسکی تعدیل کرنا مقبول نہین عالمگیریہ

مقالہ اگر قاضی کے پاس تین گواہون نے گواہی دی اور قاضی کو تیسرے گواہ کا حال معلوم نہین ہے پس دونون گواہون نے اوسکی تعدیل کی تو دوسرے مقدمہ اور گواہی مین یہ تعدیل مقبول ہوگی اور اس گواہی مین یہ تعدیل مقبول نہوگی اسی پر فتوی ہے۔ کذا فی المحیط و عالمگیریہ

مقالہ ظاہری تعدیل کے واسطے بالاجماع عدد شرط ہے اور اجماع ہے کہ عدالت اور بلوغ اور آزادی اور بینائی جو گواہ مین شرط ہے وہی ظاہری تعدیل کرنیوالے مین بھی شرط ہے۔ کذا فی قاضیخان۔

مقالہ اگر معدل گواہ کو نہین جانتا ہے اور اوس کے سامنے دو معدلون نے اوسکی تعدیل کی اور وہ دونون ثقہ ہین تو اوسکو جائز ہے کہ گواہ کی تعدیل

کرلے۔ کذا فی قاضی خان

۹۲۵ مقالہ اگر معدول کو معلوم ہو کہ گواہ عادل ہین مگر اوسکو معلوم ہوا کہ مدعی کا دعوی باطل ہے کچھہ گواہی مین گواہون کو وہم ہوا تو اوسکو چاہیئے کہ سب معاملے کو قاضی کے سامنے بیان کردے پہر قاضی معدول کے بیان کو نہایت تفتیش کرے گا اور بعد بہت تفتیش اگر یہی ثابت ہوا جو معدول نے بیان کیا ہے تو گواہی رد کردے گا اور قبول نہ کریگا۔ کذا فی المحیط

باب وکالت کے بیان مین

۹۲۶ مقالہ (تعریف) کوئی آدمی کسیکو کسی تصرف معاملہ کے واسطے بجائے اپنے قائم کرے اور اگر تصرف معلوم نہو تو وکیل کو ادنی تصرف مین حفاظت ثابت ہوجائے گی۔ عالمگیری

۹۲۷ مقالہ ثانی اگر کسی نے کہا کہ مین نے تجھکو اپنے مال کا وکیل کیا تو اس لفظ سے وکیل کو صرف حفاظت کا اختیار حاصل ہوگا۔ کذا فی کفایہ

۹۲۸ مقالہ (رکن) وکالت کا رکن وہ الفاظ ہین کہ جنسے وکالت ثابت ہوتی ہے مثال مین نے تجھے اسکا وکیل کیا۔ عالمگیری

۹۲۹ مقالہ وکالت دو قسم ہے ایک خاص اور دوم عام مثال عام کی تو میرا ہر چیز مین وکیل ہے سبکو شامل ہے سب تصرفات کو یہانتک کہ طلاق کو بھی اسی عموم کا فتوی ہے۔ در المختار

۹۳۰ مقالہ اور توکیل عام کی یہ بھی مثال ہے کہ جو کچھہ تو کرے گا وہ جایز ہے اور تیرا

امر جائز ہے ہر چیز مین - عالمگیری و در المختار

مقالہ ۸۹۱ توکیل عام کی یہ مثال ہے کہ تو میرا وکیل ہے اس گھر کی خرید مین مثلاً - کذا فی الطحطاوی

اگر موکل کا کوئی پیشہ مشہور نہو تو وکالت باطل ہے -

مقالہ ۸۹۲ اگر موکل کا کوئی پیشہ معینہ ہو چنانچہ تجارت مثلاً وہ تجارت کا وکیل ہوگا اور اگر اوسکا کوئی پیشہ مقرری نہین اور معاملات اوسکے مختلف ہین تو وکالت باطل ہے - کذا فی فتح القدیر

مقالہ ۸۹۳ (لغت) مین وکالت کا معنی حفظ کا ہے - در المختار وغیرہ

مقالہ ۸۹۴ وکالت کی شرطین چند قسم کی ہین بعضے موکل سے متعلق ہین - اول موکل جس فعل کا وکیل کرتا ہے اوسکے کرنے کا خود مالک ہو - مجنون اور بیعقل لڑکے کے طرف سے وکیل مقرر کرنا جائز نہین اور عاقل لڑکے سے ان کامون مین جنمین خود تصرف نہین کر سکتا ہے وکیل کرنا بھی جائز نہین ہے جیسے طلاق اور عتاق اور ہبہ اور صدقہ وغیرہ جنمین محض ضرر ہے اور جن تصرفات مین نفع ہے جیسے ہبہ اور صدقہ اور غیرہ قبول کرنا تو بلا اجازت ولی کے درست ہے اور جن چیزون مین نفع اور ضرر دونون ہو سکتے ہین جیسے خرید فروخت وغیرہ بس اگر تجارت کرنے کی اجازت ہے تو وکیل کرنا جائز ہے اور اگر اجازت نہین ہے تو ولی کی اجازت پر موقوف ہے یا ولی کی تجارت کی اجازت دینے پر موقوف ہے - عالمگیری و بدایع و در المختار

مقالہ ۸۹۵ وکیل مین عقل شرط ہے - در المختار

مقالہ ۸۹۶ صاحبین نے توکیل کو بدون رضامندی مخاصم تجویز کیا ہے اور یہی قول

ائمہ ثلاثہ کا ہے امام صاحب ... صاحبین کا خلاف لزوم توکیل میں ہے
نہ جواز میں یعنے امام صاحب کے نزدیک اگرچہ بدون رضا ... توکیل جائز ہے
لیکن بدون اوس کے راضی ہونے کے لازم نہین بخلاف صاحبین کے
صاحبین کی دلیل یہ ہے کہ خصومت مین وکیل کرنا اپنے خاص حق مین
تصرف کرنا ہے تو موقوف نہوگا غیر کی رضامندی پر اور امام صاحب کی
دلیل یہ ہے کہ جواب مستحق ہے مخاصم پر اور لوگون کی خصومت
مین متفاوت ہوتی ہے تو اگر لزوم توکیل کے ہم قائل ہون تو مخاصم کا
ضرر ہوگا لہذا اوس کی رضامندی پر موقوف ہے اسی پر فتوی ہے اور صحیح
کہا ہے نہایہ مین۔ کذا فی الطحطاوی ۔

۸۸۷ مقالہ صحیح ہے وکیل کرنا اس خصومت مین جو حقوق العباد مین ہے مخاصم کی
رضامندی سے ۔ درالمختار

۸۸۸ مقالہ توکیل بدون رضا کے مخاصم لازم نہین مگر یہ کہ موکل ایسا بیمار ہو کہ اوس کو
حاضر ہونا مجلس حکم مین اپنے قدمون سے ممکن نہ ہو تو اب توکیل لازم ہوگی
بدون رضامندی مخاصم کے خواہ مخاصم مدعی ہو یا مدعا علیہ یہ اس صورت
مین ہے جبکہ مخاصم انتظار نہ کرے ۔ کذا فی درالمختار و المحیط

۸۸۹ مقالہ صحیح ہے وکیل کرنا حقوق کے لینے اور دینے مین مگر حد اور قصاص کے
دینے لینے مین وکالت صحیح نہین در صورت غائب ہونے موکل کے مجلس القا
اور استیفا سے ۔ کذا فی البحر

۸۹۰ مقالہ ایفا سے مراد یہان دینا حقوق کا ہے جو موکل پر واجب الادا ہین اور

استیفا سے قبض یعنے لینا حقوق موکل کا مراد ہے۔

باب بیع اور شرا کے وکیل کے بیان مین

مقالہ ۸۹۱ قاعدہ کلیہ اس باب مین یہ ہے کہ اگر وکالت عام ہو یا معلوم یا مجہول بجہالت یسیرہ نوع خالص کی جہالت ہے چنانچہ فرس تو وکالت صحیح ہے۔ درالمختار وکالت عام یہ ہے کہ موکل وکیل سے کہے کہ خرید کر جو تجھکو پسند معلوم ہو کیونکہ اوس نے تفویض امر اسکی راے پر کی جو چیز کہ وہ خرید کرے گا امتثال امر ہوجائے گا۔ ایضاً

مقالہ ۸۹۲ اگر وکیل غیر معین چیز کے خرید پر ہو تو اسکے جنس اور نوع کا ذکر کرنا ضرور ہے جیسے غلام حبشی یا ہندی۔ ایضاً

مقالہ ۸۹۳ اگر جہالت فاحشہ کثیرہ ہو اور وہ جنس کی جہالت ہے چنانچہ دابہ تو وکالت باطل ہے اسواسطے دابہ لغت عرب مین ہر جانور کا نام ہے جو زمین پر چلے ایضاً

مقالہ ۸۹۴ بعض علما حنفیہ مین سے کہا کہ جہالت نوع کی عفو ہے اسواسطے کہ تفاوت مابین نوع قلیل ہے تو مانع امتثال امر کی نہین ہے لیکن وکالت متصرف ہوگی اوس کی طرف جو موکل کے حال کے لائق ہو۔ درالمختار

مقالہ ۸۹۵ اگر وکیل کیا گھر یا غلام کی خرید مین تو جائز ہے اگر موکل نے ثمن معین کر دیا خواہ اوس ثمن سے خصوصیت ایک نوع کی معلوم ہو یا نہ ہو۔ کذا فی البحر و درالمختار

مقالہ ۸۹۶ موکل نے وکیل سے کہا کہ میرے واسطے گیہون خرید کر تو صحیح نہین بسبب عدم بیان مقدار کے۔ کذا فی الطحطاوی

مقالہ وکیل کو جائز ہے روک رکھنا مبیع کا موکل سے قبض ثمن کے واسطے۔ در المختار
اگر مبیع ہلاک ہوگئی وکیل کے ہاتھ سے قبل حبس مبیع تو موکل کے مال سے
ہلاک ہوگی اور ثمن ساقط نہوگا موکل کے ذمہ سے اسواسطے کہ قبضہ وکیل کا
مانند قبضہ موکل کے ہے۔ ایضاً در المختار

۸۹۸ مقالہ اگر مبیع ہلاک ہوے بعد اوس کے حبس کے تو وہ مبیع کے مانند ہے تو
ہلاکی مبیع کی ثمن سے ہو۔ ایضاً

۸۹۹ مقالہ اگر وکیل نے شئے معین کو خرید کیا بغیر نقود یا بخلاف اس ثمن کے جسکا موکل
نے نام لیا وکیل نے ہے تو یہ خرید وکیل ہی کے واسطے واقع ہوگی اسواسطے
کہ وکیل نے مخالفت کی اور وکیل معزول ہوگا وکالت سے۔ در المختار عینی

۹۰۰ مقالہ اگر اوسکو وکیل کیا غیر معین چیز کی خرید کا تو خرید وکیل کے واسطے اوس کی
نیت کریگا خرید کرنیکے وقت۔ در المختار

۹۰۱ مقالہ اگر مابین وکیل اور موکل ایک نے دوسرے کو کاذب کہا نیت مین تو نقد سے
حکم ہوگا بالاتفاق۔ ایضاً

فصل بیع وشرا وغیرہما احکام کے بیان مین

۹۰۲ مقالہ وکیل بیع اور شرا اور اجارہ اور صرف اور سلم اور اُن کے مانند کا چنانچہ
تزویج کا وکیل عقد نکرے اوس شخص کے ساتھ جسکی گواہی وکیل کے حق مین
مردود ہے بسبب تہمت کے۔ در المختار

۹۰۳ مقالہ وکیل کو اشخاص مذکورین کے ہاتھ فروخت جائز نہین مگر جبکہ موکل وکیل کو

علی الاطلاق وکیل کرے مثال اوسکی فروخت کر جس شخص کے ہاتھہ تیرا جی چاہے تو جائز ہوگا اوسکا فروخت کرنا ان لوگون کے ہاتھہ بمثل قیمت کے باتفاق امام وصاحبین کے ہے۔

مقالہ ۹۰۴ صحیح ہے بیع اودہار سے اگر بیع مین وکیل کی تجارت کے واسطے ہو اگر حاجت کے واسطے ہو تو اودہار سے بیچنا جائز نہین اسی قول کا فتوی ہے۔ خلاصہ و در المختار

مقالہ ۹۰۵ اسی طرح نقد ثمن سے بیچنا متعین ہوگا ہرایک اس مقام مین جسمین دلالت حلال قایم ہے حاجت اور ضرورت پر۔ در المختار

مقالہ ۹۰۶ تجارت مین اودہار سے بیچنا اس صورت مین جائز ہے اگر وکیل نے بیع کی اوتنی مدت کے ساتھہ جتنی مدت تک لوگ اودہار بیچتے ہین اگر وکیل ثمن کی مدت دراز مقرر کریگا تو جائز نہ ہوگا اوسی کا فتوی ہے شرح ابن ملک و در المختار

مقالہ ۹۰۷ اگر موکل نے کہا وکیل کو کہ بیچنا مگر گواہون کے سامنے یا نہ بیچنا مگر فلانے شخص کے روبرو کہ بدون اونکے بیع جائز ہوگی اسیکا فتوی۔ عالمگیری و در المختار

مقالہ ۹۰۸ اگر موکل نے ایسی شرط عقد مین کی جو اصلا مفید نہین بلکہ اوسکو مضر ہے تو وکیل پر اوسکی رعایت واجب نہین خواہ تاکید نفی سے کرے یا نہ کرے۔ عالمگیری

مقالہ ۹۰۹ اگر بیع پہیر دیا گیا بسبب عیب کے ساتھہ بیع کے وکیل پر بواسطہ گواہون کے یا قسم نکہلنے وکیل کے یا اقرار سے وکیل کے اس عیب مین کہ ویسا عیب اتنی مدت مین پیدا نہین ہوتا تو وکیل اوسکو پہیر دیگا موکل پر۔ در المختار

مقالہ ۹۱۰ اگر رد بیع ہوا وکیل کے اقرار سے اس عیب مین کہ پیدا ہوسکتا ہے

اتنی مدت مین تو موکل پر نہ پہیریگا۔ ایضاً

مقالہ ۹۱۱ مضاربت کے اختلاف مین مضارب کی تصدیق ہوگی اصل پر عمل کرنیسے یعنی مضارب نے اودہار بیچا اور رب المال نے کہا کہ مین نے نقد سے بیچنے کو کہا تہا اور مضارب نے کہا کہ تو نے مطلق کہا تہا تو مضارب کی تصدیق ہوگی کیونکہ اصل مضاربت مین عموم ہے۔ درالمختار

مقالہ ۹۱۲ دو مسئلون مین وکیل پر جبر کیا جاویگا۔ جبکہ موکل نے اوسکو وکیل کیا دفع عین کا پہر موکل غائب ہوگیا یا اوس مرہون کی بیع کا وکیل کیا جبکے عقد رہن مین بیع مشروط ہے یا بعد رہن بیع کے شرط ہوئی قول اصح مین ہے۔ یا اوسکو وکیل کیا خصومت مین مدعی کے طلب کرنے سے اور مدعا علیہ غائب ہوگیا۔ کذا فی الاشباہ بخلاف فتوی قاری ہدایہ واقعۃً فتوی یہ ہے کہ جب وکیل ہوا اس دین کی قضا کا جو موکل پر ہے تو اوسپر جبر ہوگا اگر وکیل مامور ہو قضاے دین پر اپنے مال سے تو اوسپر جبر نہین اور اگر آمر کے مال سے مامور ہو تو اوسپر جبر ہے۔ کذا فی الطحطاوی المختار و در

مقالہ ۹۱۳ جس شخص کو ولایت ثابت نہین اپنی غیر پر تو اوسکا تصرف جائز نہین اس غیر کے حق مین۔ درالمختار

فصل صغیر کے ولایت کے بیان مین

مقالہ ۹۱۴ اگر اپنے طفل صغیر آزاد مسلمان کا مال یا کوئی شخص امین سے بعوض اوس مال کے کچھہ خرید کرے یا نکاح کردے اسی طرح کی صغیرہ کا تو جائز ہوگا بسبب

نہونے ولایت کے ۔

مقالہ ۹۱۵ صغیر کے مال مین اوس کے باپ کی ولایت ہے پہر باپ کے وصی کی پہر وصی کے وصی کی اسواسطے کہ وصی مالک ہے دوسرے کو وصی کرنے کا پہر ولایت دادا کی ہے پہر دادا کے وصی کی پہر اوس کے وصی کے وصی کی پہر ولایت قاضی کی ہے پہر اوسکی جسکو قاضی نے وصی مقرر کیا پہر اوس کے وصی کے وصی کی ۔ درالمختار

مقالہ ۹۱۶ مان کے وصی اور بہائی کے وصی کو ولایت تصرف کرنے کی نہین مان کے متروکہ مین اور اسیطرح بہائی کے متروکہ مین باوجود حاضر ہونے باپ کے یا اوس کے وصی کے وصی کی یا باوجود ہونے دادا کے ۔ درالمختار

مقالہ ۹۱۷ اگر کوئی نہوا اشخاص اربعہ مذکورہ سے تو اوسکو یعنے مان کے وصی کو مان کے متروکہ مین حفاظت کی ولایت ہے ۔ ایضاً

مقالہ ۹۱۸ اور مان کے وصی کو بیع منقولہ کی جائز ہے نہ غیر منقولہ کی ۔ درالمختار

مقالہ ۹۱۹ مان کا وصی کوئی چیز خرید نکرے سواے طعام کے اور لباس صغیر کے اسواسطے کہ وہ دونون منجملہ حفظ صغیر کے ہین ۔ ایضاً

باب خصومت اور قبض کی وکالت کے احکام مین

مقالہ ۹۲۰ وکیل خصومت اور تقاضی دین کے لینے کا مالک نہین اور اسی قول پر فتوی ہے ۔ بحرالرائق

مقالہ ۹۲۱ امام اور صاحبین کے نزدیک وکیل تقاضا قبض کا مالک ہے اور یہی ظاہر الروایت

ہے خواہ عین ہو یا دین - ایضاً بحر الرائق

مقالہ ٩٢٢ اگر وکیل ایسے شہر مین ہو جہان سوداگرون مین رواج ہو کہ تقاضا کرنے والا وہی قابض دین ہوتا ہو تو وہ قبض دین کا مالک ہوگا اور نہین تو نہین اِس قول پر فتوی ہے - کذا فی الطحاوی و در المختار

مقالہ ٩٢٣ تقاضا کرنے کا رسول مالک ہے قبض کا نہ خصومت کا بالاتفاق - بحر الرائق

مقالہ ٩٢٤ اگر قاضی کا وکیل ہو تو بالتفاق امام اور صاحبین کے وہ خصومت کا مالک نہین جیسے قبض عین کا وکیل بالاتفاق مالک خصومت نہین - در المختار

مقالہ ٩٢٥ قسمت کا وکیل اور شفعہ لینے اور ہبہ ہبہ لینے اور رد بالعیب کا وکیل تو مالک ہے خصومت کا قبض کے ساتھ بالاتفاق - در المختار ایضاً

مقالہ ٩٢٦ باطل ہے مال ضامن کو وکیل کرنا تاکہ وہ اپنی ذات کے واسطے عامل نہ ہو جائےگا

مقالہ ٩٢٧ قبضہ دین کا وکیل جبکہ ضامن ہو جاوے مدیون کا تو صحیح ہے اور وکالت باطل ہوگی اسواسطے کہ ضمانت قوی تر ہے وکالت سے بسبب لازم ہونے ضمانت کے - ایضاً

باب عزل وکیل کے احکام کے بیان مین

مقالہ ٩٢٨ وکالت ان عقود مین سے ہے جو لازم نہین مثل عاریت کے تو وکالت مین خیار الشرط داخل نہین ہوتا - عالمگیری

مقالہ ٩٢٩ حاکم کو ثبوت وکالت پر مقصود بالذات حکم کرنا صحیح نہین بدون ثبوت وکالت کے تو حکم صحیح نہین ہوتا مگر درضمن دعوی صحیح کے مدیون پر - در المختار

مقالہ ۹۳۰ کسیکو وکیل کیا قبض دین کا تو وکیل اپنے معزول کرنے کا مالک ہے اگر اوسکو
موکل نے بلا حضور مدیون وکیل کیا ہو اور اگر اوسکو مدیون کے سامنے
وکیل کیا تو وہ اپنے معزول کرنے کا مالک نہین بسبب متعلق ہونے
حق مدیون کے ساتھہ اوس کے ۔ درالمختار

مقالہ ۹۳۱ معزول ہوجاتا ہے وکیل بدون معزول کرنیکے اس سبب کہ منتہی ہوئے
سے جسمین وہ وکیل مقرر ہوا تھا ۔ درالمختار

مقالہ ۹۳۲ اور وکیل معزول ہوتا ہے احد الشریکین کے افتراق سے اگرچہ وکالت
بتوکیل ثالث ہو تصرف کے واسطے گو وکیل کو عزل کا علم نہین ۔ ایضاً

مقالہ ۹۳۳ وکیل معزول ہوتا ہے موکل کے بذات خود تصرف کرنے سے اس فعل مین
جسمین وہ وکیل مقرر ہوا موکل کے ایسے تصرف سے عزل ہوتا ہے کہ وکیل
اوس کے ساتھہ تصرف کرنے سے عاجز ہوجاوے اور اگر وکیل عاجز نہو تو
وہ معزول نہین ہوتا ہے ۔ درالمختار ۔

کتاب الدعوے

مقالہ ۹۳۴ (تفسیر دعوی) شرع مین جھگڑے کی حالتمین کسی شے کو اپنے طرف
منسوب کرنے اور یہی اوسکا رکن ہے مثلاً یون بیان کرے کہ یہ مال میرا ہے کذا فی المحیط

مقالہ ۹۳۵ دعوی صحیح ہونے کی شرطون مین سے ایک شرط یہ ہے کہ مدعی اور
مدعا علیہ عاقل ہون ۔ عالمگیری

مقالہ ۹۳۶ (لغت) دعوی وہ قول ہے جس سے آدمی اپنے غیر پر ایجاب حق کا

ارادہ کرے۔ درالمختار

۹۳۷ مقالہ جمع دعوی کی دعاوی ہے مثل فتوی اور فتاوی کے۔

۹۳۸ مقالہ دعوی عبارت ہے دفع کرنے مدعی سے مخاصم کو اپنی ذات کے حق سے تو داخل ہوا الغرض کے دعوی کو دفع کرنا تو وہ مسموع ہوگا اسی قول کا فتوی ہے۔ کذا فی درالمختار

۹۳۹ مقالہ ایک شہر مین دو قاضی ہون ہر ایک قاضی علیحدہ علیحدہ محلے کا تو مدعا علیہ کو اختیار ہے جس قاضی کے پاس چاہے حاضر ہو اسی قول کا فتوی ہے اور ایک روایت مین آیا ہے کہ مدعی کو اختیار ہے۔

۹۴۰ مقالہ دعوی کی شرط یعنے جواز دعوی کی شرط قاضی کی مجلس ہے اور موجود ہونا اوس کے مخاصم کا تو حکم نکیا جاوے مدعا علیہ کے غائب پر۔ درالمختار

۹۴۱ مقالہ اور دعوی کی شرط معلوم ہونا اس مال کا ہے جسکا مدعی نے دعوی کیا اسواسطے کہ مال مجہول کا حکم نہین دیا جاتا۔ ایضاً

۹۴۲ مقالہ اور دعوی کی شرط ہے ہونا اس چیز کا جسکا دعوی کیا اس قسم سے جو محتمل الثبوت ہے تو اوسکا دعوی جسکا وجود باعتبار عقل یا عادت کے محال ہے باطل ہے بسبب تیقن ہونے کذب کے محال عقلی مین۔ درالمختار

۹۴۳ مقالہ اگر وہ مال جسکا مدعی دعوی کرتا ہے مال منقول مدعا علیہ کے ہاتھہ مین ہو تو مدعی یہ بیان کرے کہ وہ مال مدعا علیہ کے ہاتھہ مین ناحق ہے بسبب احتمال ہونے اس مال کے مرہون مدعا علیہ کے ہاتھہ مین یا یہ کہ محبوس ہو واسطہ ثمن کے ہو اس کے پاس اور مطالبہ کرے مدعی اوس کے حاضر کرنیکا اگر اسکا آنا

اوسکا ممکن ہو بلا مشقت ۔ درالمختار و عالمگیریہ

مقالہ ۹۴۴ اگر دعوی کیا کہ مدعا علیہ نے مدعی سے غصب سے فلانی چیز غصب کی ہے
اور اوسکی قیمت، نہ بیان کی ہو تو دعوی مسموع ہوگا تو مدعا علیہ سے قسم لیجائیگی
درصورت انکار یا اوسپر بیان قیمت پر زبردستی ہوگی درصورت اقرار۔ کذا فی الدر المختار

مقالہ ۹۴۵ اگر مدعی نے اشیاء مختلف الجنس اور النوع اور الصفہ کا دعوی کیا اور
سب چیزون کو بلا تفصیل قیمت بیان کیا تو یہ اجمال کافی ہے صحت دعوی
مین بقول صحیح ۔ درالمختار

مقالہ ۹۴۶ اگر مدعی نے شے مستہلک کا دعوی کیا تو اوسکی جنس اور نوع کا بیان شرط ہے
دعوی اور شہادت مین تا قاضی جانے کہ کیا حکم کرے ۔ درالمختار

مقالہ ۹۴۷ ودیعت رکھنے کے دعوی مین مکان ایداع کا بیان کرنا ضرور ہے خواہ
وہ چیز باربرداری کے لایق ہو یا نہو۔ ایضاً

مقالہ ۹۴۸ گھر اور باغ و غیر منقولہ کے دعوی مین حدود کا بیان کرنا شرط ہے بخلاف
صاحبین کے اون کے نزدیک درصورت شہرت تحدید شرط نہین۔ درالمختار

مقالہ ۹۴۹ غیر منقول کی تحدید ضرور ہے مگر جبکہ شہود گھر کو بالخصوص جانتے ہون
تو اوس کے حدود کے بیان کی حاجت نہین درصورت بیان یون کہے
کہ وہ گھر فلانے شہر فلان محلہ فلانے کوچہ مین ہے پھر حدود بیان کرے۔ درالمختار

مقالہ ۹۵۰ جہان مدعا علیہ مشہور نہو تو وہان اوسکا اور اس کے باپ کا نام ذکر کرنا
ضرور ہے تا کہ دھوکا نہو۔ درالمختار

مقالہ ۹۵۱ حدود اربعہ کا ذکر کرنا ضرور ہے اسواسطے کہ تعریف پوری نہین ہوتی

مگر ماورد کے بیان سے ۔ ولہذا مدہ؛ واربعہ کی ملطی مقبول نہین اور یہی قول ہے ائمہ ثلاثہ کا اور اسی پر فتوی ہے۔ کذا فی الحموی

۹۵۳ مقالہ
اگر دین ہو خواہ مکیل ہو یا موزون نقد ہو یعنے چاندی یا سونا تو اوسکے وصف کا ذکر کرنا ضرور ہے اسواسطے کہ مکیل یا موزون دریافت نہین ہوسکتا مگر وصف کے بیان سے ۔ درالمختار

۹۵۴ مقالہ
ذکر وصف کی اوسوقت حاجت ہے جبکہ شہر مین کئی قسم کے روپے یا اشرفیان رائج ہون اور اگر ایک قسم کا روپیہ اور اشرفی مروج ہو تو ذکر وصف لازم نہین ۔ کذا فی الحموی۔

۹۵۵ مقالہ
جبکہ مدعا علیہ نے کہا کہ دعوی مدعی کا مین نہ اقرار کرتا ہون نہ انکار تو حاکم قسم لے بلکہ اوسکو قید رکھے تاکہ وہ اقرار کرے یا انکار یہ قول امام کا ہے اور صاحبین کے نزدیک اوس حالتین قسم لینا چاہیے ۔ کذا فی الدرر

۹۵۶ مقالہ
مشابہ بحق یہ ہے کہ عدم اقرار اور عدم انکار ہے تو مدعا علیہ سے قسم لیجائیگی ۔ کذا فی بدایع۔

۹۵۷ مقالہ
گواہی مدعی پر ہے اور قسم اوسپر ہے جو انکار کرتا ہے ۔ کذا فی البخاری مسلم والطحاوی

۹۵۸ مقالہ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم اور ایک شاہد پر حکم دیا ہے یعنی مدعی کی قسم اور ایک شاہد پر کفایت کی ۔ کذا فی الطحاوی

۹۵۹ مقالہ
مدعی اپنے دعوی پر گواہ لایا اور مدعا علیہ نے قاضی سے یہ خواہش کی کہ مدعی سے قسم لے اسپر کہ وہ اس دعوی مین حق پر ہے تو قاضی اوس کی خواہش کو نہ مانے ۔ درالمختار

مقالہ ۹۵۹ کیا شرط ہے حکم دینا انکار قسم کے بعد فوراً اسمین اختلاف ہے علما کا۔ کذا فی الدرر و در المختار

مقالہ ۹۶۰ طرق قضا کے تین ہین برہان[1] اور یمین[2] اور انکار[3]۔ در المختار۔

مقالہ ۹۶۱ اشباہ مین طرق قضا سات شمار کئے ہین گواہ[1] اور اقرار[2] اور قسم[3] اور انکار قسم[4] اور قسامت[5] اور علم قاضی[6] کا بقول ضعیف اور یقینی قرینہ[7]۔ اشباہ و در المختار

مقالہ ۹۶۲ اگر مدعی کو شک پڑا اوسمین جسکا اوس نے دعوی کیا مدعا علیہ پر تو واجب ہی کہ اپنے مخاصم کو راضی کرے تاکہ امر حرام مین واقع نہو۔ در المختار

مقالہ ۹۶۳ گواہ بعد قسم کے اکثر علما کے نزدیک مقبول ہین اور یہی قول صحیح ہے۔ ایضاً

مقالہ ۹۶۴ ظاہر ہونا کذب مدعا علیہ کا گواہون کے قائم کرنے سے اگر مدعی سے دعوی مال کا بلا اظہار سبب کیا پہر مدعا علیہ نے قسم کہائی پہر مدعی نے گواہ قائم کیے تو مدعا علیہ اپنی قسم مین حانث ہوگا اور اس قول کا فتوی ہے۔ در المختار

مقالہ ۹۶۵ اگر مدعی نے بسبب ظاہر کرکے دعوی کیا پہر مدعی علیہ نے قسم کہائی کہ اسپر دین نہین ہے پہر مدعی نے قرض دینے پر گواہ قایم کئے تو مدعا علیہ کا کذب ظاہر نہوگا اسواسطے کہ جائز ہے کہ اول قرض پایا گیا پہر ابرا قرض یا اداے قرض پایا گیا اور اسی قول منفصل پر فتوی ہے۔ کذا فی الفصولین

مقالہ ۹۶۶ جبکہ دعوی کیا دین یا عین کا یا وارث پر بشرطیکہ قاضی اوسکی میراث ہونے کو جانتا ہو یا مدعی نے اوسکی میراث ہونے کا اقرار کیا ہو مدعا علیہ اوسکی میراث ہونے پر گواہ لایا ہو تو مدعا علیہ علم پر قسم کہاوے۔ ایضاً در المختار

مقالہ ۹۶۷ اگر دعوی کیا دین یا عین کا وارث نے غیر شخص پر تو مدعا علیہ یقین پر قسم کہاوے

کہ اوسمین مورث کا حق نہین ۔ ایضاً در المختار

مقالہ ۹۶۸ قسم کہاے قصاص کا منکر باتفاق امام اور صاحبین ۔ ایضاً

مقالہ ۹۶۹ اگر منکر قصاص قسم نہ کہائے تو اگر قتل نفس مین دعوی ہو تو قید کیا جاوے یہان تک کہ اقرار کرے یا قسم کہاے ۔ ایضاً

مقالہ ۹۷۰ مدعی نے کہا میرا گواہ شہر مین حاضر ہی اور اوس نے مدعا علیہ سے قسم چاہی تو وہ قسم نکہاے برخلاف صاحبین کے ۔ ایضاً

مقالہ ۹۷۱ جبکہ مدعی کہے کہ میرے گواہ شہر مین حاضر ہین اس دعوی مین جو شبہ سے ساقط نہین ہوتا تو قاضی معتمد ضامن لے کہ اوس کے بہاگ جانے سے اطمینان حاصل ہو قاضی مدعا علیہ سے حاضر ضامن لے تین روز کا قول صحیح مین اگرچہ مدعا علیہ صاحب اعتبار ہو ۔ کذا فی العینی وبحر الرائق

مقالہ ۹۷۲ اگر مدعا علیہ نے کہا کہ میرے پاس رفع دعوی کی وجہ نہین پہر وہ رفع دعوی کی وجہ لایا یا گواہ نے کہا کہ میری گواہی نہین پہر اوس نے گواہی دی اور قول صحیح تر یہ ہے کہ مقبول ہوگی ۔ کذا فی الدرر

مقالہ ۹۷۳ جبکہ قسم کہاوے اللہ تعالی کی قسم کہاوے یا نہ قسم کہائے مثال قاضی یا حاکم کہے مدعا علیہ سے کہ تجھکو قسم ہے اس اللہ پاک کی جسکے سوا کوئی معبود برحق نہین جو عالم ہے ظاہر اور باطن کا کیا تیرے اوپر اس شخص کا مال نہین ہے ۔ در المختار

مقالہ ۹۷۴ فائدہ تغلیظ زمان یہ کہ رمضان شریف یا جمعہ کے دن قسم لے اور تغلیظ مکان یہ کہ مسجد یا بیت اللہ مین قسم لے ۔ یہودی سے اس طرح لے کہ قسم ہے

اوس اللہ تعالی کی جس نے موسی علیہ السلام پر تورات اوتاری اور نصرانی سے
اس طرح کہ قسم ہے اس اللہ تعالی کی جس نے عیسی علیہ السلام پر انجیل اوتاری
اور مجوسی سے اس طرح کہ قسم ہے اوس اللہ تعالی کی جس نے آگ پیدا کی تو
قسم مین تشدید کرے پہر دین والے پر اوس کے اعتقاد کے موافق اگر
کفار مذکورین سے فقط خدا کی قسم پر اکتفا کرے تو کافی ہے مجوس سے
آگ کی قسم نہ لے اسواسطے غیر اللہ کی قسم جائز نہین بلکہ آگ کے خالق کی
قسم لے تو اسیطرح ہنود سے گنگا کی قسم نہ لے بلکہ اللہ تعالی کی جس نے
گنگا کو پیدا کیا ہے اور اسی طرح بت پرست سے اللہ تعالی کی قسم لے بت پرست
خدا کا انکار نہین کرتے گو بتون کو پوجے۔ کذا فی الاختیار و در المختار وغیرہما

فصل جن صورتون مین منکرین پر قسم نہین

مقالہ ۴۵۵

چون صورتین ہین جہین منکرین پر قسم نہین اور ان سب کو صاحب در المختار
آخر کتاب الوقف مین تنویر البصائر اور حاشیہ اشباہ اور نظائر سے
مفصل بیان کیا ہے اگر تطویل کا خوف نہوتا تو مین ان سب کو یہان پر
مفصل بیان کرتا لیکن منجملہ اون کے چند ذکر کرتا ہون بعض مختلف فیہ
ہین اور بعض متفق علیہ ہین کل ہین۔ نکاح مین حلف نہین جسکا انکار زوج
یا زوجہ نے کیا اور رجعت مین جسکا مرد یا عورت نے انکار کیا مدت کے
بعد اور ایلا مین جسکا مرد یا عورت نے انکار کیا بعد مدت کے اور استیلاد کے
انکار مین جسکا دعوی لونڈی کرتی ہے اور نسب اور ولا مین اسطرح پر کہ مثلاً

زید شخص مجہول پر دعوی کیا کہ وہ میرا غلام یا بیٹا یا مولا ہے یا بالعکس الحاصل سائل مذکورہ مین فتوی ہے عدم تحلیف کا۔ کذا فی الطحطاوی

مقالہ ۹۷۶ واہب نے کہا کہ مین ہبہ بشرط عوض کے کیا اور موہوب لہ نے کہا کہ تو نے عوض کو شرط نہین کیا تو موہوب لہ کا قول معتبر ہوگا بلا قسم کے اسواسطے کہ اصل مین ہبہ مین یہ ہے کہ بلا عوض ہو۔ در المختار

مقالہ ۹۷۷ اور قسم نہین طلاق اور عتاق سے اگرچہ مدعی اسپر اصرار کرتا ہو اسی قول کا فتوی ہے۔ ایضاً

باب باہم ایک دوسرے کے دعوی پر قسم کہانیکے بیان مین

مقالہ ۹۷۸ متبایعین نے اختلاف کیا ثمن کی مقدار مین یا اوس کے وصف مین یا جنس مین یا مبیع کی مقدار مین اوس کے واسطے حکم ہوگا جو گواہ لایا اسواسطے کہ اوس نے اپنے دعوی کو ظاہر کر دیا برہان اور حجت سے۔ در المختار

مقالہ ۹۷۹ اگر دونون برہان لاوین اپنے دعوی پر تو مثبت زیادت کے واسطے حکم ہوگا اسواسطے کہ بینات اثبات کے واسطے ہین مثبت زیادت خواہ بائع ہو یا مشتری مثبت زیادت کے واسطے اسواسطے حکم ہوگا کہ زیادہ مین معارضہ نہین ہے

مقالہ ۹۸۰ اگر متبایعین نے ثمن اور مبیع سب مین اختلاف کیا تو برہان بائع کے مقدم ہوگی۔ ایضاً

مقالہ ۹۸۱ برہان مشتری کی مقدم ہے اگر مبیع مین اختلاف بلحاظ اثبات زیادت کے ہو۔ ایضاً

مقالہ ۹۸۲ اگر متبایعین مین سے کوئی راضی نہو دوسرے کے دعوی سے تو دونون قسم

کہاوین جبتک کہ بیع مین خیار نہ ہو اگر مشتری کو خیار الرویت یا خیار عیب یا خیار
شرط ہو تو دونون پر قسم نہین اسواسطے کہ ہر شخص دوسرے کے دعوی
کا منکر ہے۔ درالمختار

مقالہ ۹۱۳ بیع فسخ نہین ہوتی دونون کے قسم کہانے سے اور نہ احد المتبایعین کے
فسخ کرنے سے بلکہ دونون بائع اور مشتری کے فسخ کرنے سے فسخ ہوتی
ہے۔ کذا فی البحر

مقالہ ۹۱۴ جو دونون مین سے قسم نہ کہائے اوسکو دوسرے کی قسم کہانیوالیکا دعوی
لازم ہوجائے گا۔ درالمختار

مقالہ ۹۱۵ قسم دونون پر ہے جبکہ متعاقدین اختلاف کرین بعد تلف ہوجانے بیع کے
مشتری سے یا اوس کے خارج ہوجانے سے اوس کی ملک سے یا معیوب
ہوجانے سے۔ درالمختار والطحطاوی

مقالہ ۹۱۶ مشتری پر قسم جب ہے کہ ثمن دین ہو یعنے درم یا دینار ہو اگر بیع مقایضہ ہو تو
دونون قسم کہاوین بالاتفاق اسواسطے کہ عوضین سے ایک بیع ہے۔ ایضاً

مقالہ ۹۱۷ قسم نہین بعد ہلاک ہونے بعض بیع کے۔ ایضاً

فصل دعوون کے رفع کرنے کے بیان مین

مقالہ ۹۱۸ جیسے رفع دعوی قبل برہان مدعی صحیح ہے ویسے ہی بعد برہان بھی صحیح اور
اوراسی طرح قبل حکم صحیح ہے جیسے بعد حکم صحیح ہے اور دفع الدفع اور دفع الدفع
کا رفع صحیح ہے اگرچہ کثیر ہو قول مختار مین۔ کذا فی البحر

مقالہ ۹۸۹ اگر مدعی نے یون کہا کہ یہ چیز میری ملک ہے اور مدعا علیہ کے پاس غصب ہے اور مدعا علیہ نے کہا کہ میرے پاس غائب نے ودیعت رکھی ہے تو بقول صحیح دعوی مدعی کا مندفع نہ ہوگا۔ درالمختار

باب دو مردون کے دعوی کرنیکے بیان مین

مقالہ ۹۹۰ امام محمد نے فرمایا ہے کہ ایک دوسرے کے مقبوضہ دار یا عقار یا کسی مال منقول پر دعوی کیا اور دونون نے گواہ قایم کئے تو ہمارے علماء ثلاثہ کے نزدیک غیر قابض کے گواہون پر ڈگری کیجاویگی۔ یہ حکم اوس وقت ہے جبکہ دونون نے تاریخ ذکر نہ کی اگر دونون نے تاریخ ذکر کی اگر دونون کی تاریخ ایک ہو تو بھی یہی حکم ہے اور اگر ایک کی تاریخ سابق ہو تو امام اعظم اور ابو یوسف کے موافق اوسکی ڈگری ہوگی جسکی تاریخ پہلے ہو اور اگر ایک نے تاریخ بیان کی اور دوسرے نے نہ بیان کی تو مدعی کی ڈگری امام اعظم کے نزدیک کیجائیگی۔ کذا فی المحیط

مقالہ ۹۹۱ اگر ملک مورثین کی تاریخ ذکر کی تو بالاجماع اوسکی ڈگری ہوگی جس کی تاریخ سابق ہے۔ کذا فی خلاصہ وعالمگیری

مقالہ ۹۹۲ اگر ایک نے تاریخ ذکر کی اور دوسرے نے ذکر نہین کی تو بالاجماع دونون دو حصہ برابر ہونگے۔ کذا فی کافی وعالمگیری

مقالہ ۹۹۳ اگر دونون نے تاریخ ذکر کی اور ایک کی تاریخ سابق ہے تو بالاتفاق اسی کی ڈگری ہوگی۔۔

مقالہ ۹۹۴ اور اگر ایک نے تاریخ ذکر کی اور دوسرے نے ذکر نہ کی تو بالاتفاق تاریخ کہنے والے کو ملے گا۔ عالمگیریہ

مقالہ ۹۹۵ اگر ایک عورت نے کہا کہ مین نے زید سے نکاح کیا بعد اوس کے کہ مین نے عمرو سے نکاح کیا اور زید و عمرو دونون نکاح کے مدعی ہین تو وہ زید کی عورت ہوگی اور یہ امام ابو یوسف کے نزدیک ہے اور اسی پر فتوی ہے اور اسکو صحیح کہا ہے افصول العمادیہ مین۔ عالمگیریہ

مقالہ ۹۹۶ ایک مدعی نے گواہی پیش کی کہ یہ عورت میری منکوحہ ہے اور اس شخص کے پاس بلاحق ہے اور قابض کہتا ہے کہ میری عورت ہے اور عورت بھی قابض کی تصدیق کرتی ہے تو مدعی کی ڈگری کیجائیگی اور اگر قابض نے بدون تاریخ نکاح کے گواہ قایم کئے تو اسی کی گواہی مقبول ہوگی۔ عالمگیری

باب نسب کے دعوی کرنیکے بیان مین

مقالہ ۹۹۷ نسب دو قسم پر ہے ایک استیلاد کی نسب دوم آزاد کرنیکی نسب۔ درالمختار اول یعنے نسب استیلاد قوی تر ہے بسبب اوسکے سابق ہونیکے اور اوس کے مستند ہونیکے وقت علوق سے اور مقصود ہونے دعوت تحریر کے بالفعل پر۔ ایضاً

مقالہ ۹۹۸ اگر بیچی لونڈی جنے چھہ مہینے سے کمتر مدت مین جبوقت سے کہ اوسکی بیع ہوئی پھر اوس ولد کا بائع نے دعوی کیا تو ولد کا نسب بائع سے ثابت ہوگا۔ درالمختار اگر ایک شخص نے کہا کہ مین اسکا وارث نہین ہون پھر اوس سے دعوی کیا

اور وجہ وراثت کی بیان کی تو دعوی صحیح ہے اسواسطے کہ نسب مین تناقض معاف ہے۔ درالمختار

۹۹۹ مقالہ اثبات وراثت صحیح نہین جبتک جہت ارث بیان نہ کرے۔ کذا فی جامع الفصولین

مقالہ اگر چچا کے فرزند کا دعوی کیا ہو کہ وہ میرا چچیرا بھائی ہے تو دعوی صحیح نہوگا جبتک دادا کا نام بیان نہ کرے۔ درالمختار

۱۰۰۱ مقالہ اگر کسی نے دعوی کیا کہ مین اوسکا بیٹا ہون تو مقبول ہے بسبب ثابت ہونے اوس کے اقرار سے اور گواہ میراث کے مسموع نہین مگر خصم پر یعنے وارث یا دائن یا اوسپر جسکے واسطے میت نے وصیت کی۔ درالمختار

۱۰۰۲ مقالہ قسم نہین برہان کے ساتھ مگر تین مسئلون مین دعوی دین مین میت پر اور استحقاق مبیع مین اور دعوی عبد آبق مین۔ درالمختار

۱۰۰۳ مقالہ جبکہ مدعاعلیہ نے دعوی کیا اقرار کا تو اب گواہ لانے کی کچھ حاجت نہین ثبوت دعوی مین مگر چار صورتون مین اقرار مجتمع ہوتا ہے گواہون سے نسب وکالت مین اور وصایت مین اور دین کے اثبات مین میت پر استحقاق علین مین مشتری سے اور غلام آبق کے دعوی مین۔ کذا فی درالمختار

باب اقرار کے بیان مین

۱۰۰۴ مقالہ اقرار قرآن اور احادیث اور اجماع سے ثابت ہے اور اقرار حجت ہے اپنے ذات کے حق مین۔

۱۰۰۵ مقالہ (تعریف) غیر کے حق کو اپنے اوپر ثابت ہونے کی خبر دینے کو اقرار

کہتے ہین۔ کذا فی عالمگیری و کافی

مقالہ (رکن) مثلاً یون کہنا کہ زید کے مجھپر ۔۔۔ درم ہین یا مثل اوس کے بیان کرے۔

مقالہ (شرط) اقرار مین عقل اور بلوغ بلا خلاف شرط ہین۔ عالمگیری

مقالہ اور اصطلاح شرع مین اقرار عبارت ہے ۔۔۔ کے دوسرے حق کی خبر دینے سے جو مقر پر ثابت اور لازم ہے اقرار ہے ایک راہ سے انشا ہے دوسری راہ سے۔ درالمختار

مقالہ اقرار طلاق اور عتاق کا زبردستی صحیح نہین اسواسطے صحیح نہین کہ دلیل کذب یعنی اکراہ موجود ہے۔ درالمختار

مقالہ زوجیت کا اقرار عورت کے جانب سے صحیح ۔۔۔ گواہ۔ ایضاً

مقالہ اگر مدعی نے دعوی کیا کہ وہ شے میری ملک ۔۔۔ اور مدعا علیہ نے اوسکا اقرار بھی کیا تو اب یہ دعوی مسموع ہوگا یا لا ۔۔۔ ایضاً

مقالہ اگر مقر نے دوبارہ اقرار کیا بعد رد کرنے ۔۔۔ مقر لہ نے اوسکی تصدیق کی تو اوسکو لازم ہوگا اسواسطے کہ یہ دوسرا اقرار ہے جسکی تصدیق ہوئی۔ ایضاً

مقالہ زید نے عمر سے کہا کہ ادا کردے جو میرے ہزار درم تجھپر ہین اوس نے کہا کہ ہان اچھا تو یہ اقرار ہے۔ عالمگیری

مقالہ اگر یون کہا کہ صبر کر کہ میرا مال آجاوے تو یہ اقرار ہوگا۔ ایضاً عالم و مبسوط

مقالہ اگر کہا کہ آج تو میرے پاس نہین ہین یا کہا کہ مجھے ادا کرنے ۔۔۔ مہلت دے یا مجھسے یہ لینے دے یا اون کے وصول کرنے مین مجھ ۔۔۔

تاخیر کردے تو یہ سب اقرار ہے۔ عالمگیری

۱۰۱۶ مقالہ اگر کہا کہ کل وکیل کو بھیج یا مین اوسے دیدونگا یا کسی وصول کرنیوالے کو بھیج یا اگر کل تو بھیجدے جو مجھ سے لیکر قبض کر لے تو یہ سب اقرار ہے۔ کذا فی المحیط و عالمگیری

۱۰۱۷ مقالہ اگر کہا کہ اگر کل تو دونگا انشاء اللہ تو یہ اقرار ہے اسواسطے کہ لفظ انشاء کا اسمین مراد نہین ہے صرف برکت کے واسطے ذکر کیا ہے۔ عالمگیری

۱۰۱۸ مقالہ اگر اقرار کرنیوالے کی جہالت ہے تو مضر ہے چنانچہ مقر کا یون کہنا کہ ہم لوگون مین سے ایک شخص پر ہزار درم تیرے ہین بسبب نہ معلوم ہونے اوس شخص کے جسپر ہزار درم کا حکم کیا جاوے مگر جبکہ مقر اپنے غلام اور اپنی ذات کو جمع کرے تو ایسی جہالت مقر کی صحیح ہے۔ در المختار

۱۰۱۹ مقالہ اور اسی طرح مقر لہ کو جہالت ضرر کرتی ہے اگر جہالت فاحش اور کثیر ہو چنانچہ یون اقرار کرنا کہ لوگون مین سے ایک شخص کا مجھپر اتنا مال ہے۔ ایضاً

۱۰۲۰ مقالہ اگر مقر لہ کی جہالت فاحش نہ ہو تو ضرر نہین کرتی چنانچہ یہ اقرار کہ اون شخصون مین سے ایک شخص کا میرے اوپر اتنا ہے تو صحیح ہے اور منکر نہ کیا جائیگا بیان کرنے پر بسبب مجہول ہونے مدعی کے۔ کذا فی البحر

۱۰۲۱ مقالہ قول مقر کا مقبول ہے اوسکی قسم کے ساتھ اسواسطے کہ وہ منکر ہے زیادت کا اگر مقر لہ اوس کے بیان کرنے سے زیادہ تر کا دعوی کرے اور اوسکے گواہ نہون۔ ایضاً

۱۰۲۲ مقالہ تصدیق نہوگی مقر کی اگر یون کہے ایک درم سے کمتر مین اس اقرار مین کہ میرے اوپر مال ہے اسواسطے کہ درم سے کمتر کو عرف مین مال نہین شمار کرتے۔ ایضاً

۱۰۲۳ مقالہ مقدار نصاب کی قیمت سے کمتر مین تصدیق ہوگی غیر مال زکاۃ مین یعنے جس مال مین زکات واجب نہین اوسکو مال عظیم کے بیان مین ذکر کیا اگر کہا میرا مال عظیم ہے بسبب اور کتب ہے تو یہان نصاب باعتبار قیمت کے معتبر ہوگی اگر یہ کہا عجب ہے مال مین اور اگر اموال عظام کی تفسیر غیر مال زکاۃ سے کہتا ہے اور تمیز یا ہے کرے گا تو تین نصابونکی قیمت معتبر ہوگی جیسے مذکور ہو چکا ہے۔ ایضاً

۱۰۲۴ مقالہ اگر کہا کہ اوسکی چیز میرے نزدیک ہے یا میرے ہاتھہ مین ہے یا میری کوٹھری مین ہے یا میری تھیلی مین یا میرے صندوق مین ہے تو اقرار امانت ہے عرف پر عمل کرنے سے۔ درالمختار۔ عالمگیری

۱۰۲۵ مقالہ اگر کہا کہ میرے مال سے یا میرے درہمون سے اوسکا اتنا ہے تو یہ شرکت کا اقرار ہے ایضاً

۱۰۲۶ مقالہ اگر کہا کہ میرے مال سے یا درہم سے اوسکی اتنی ہین تو یہ ہبہ ہے نہ اقرار ایضاً

۱۰۲۷ مقالہ اگر ایک نے دوسرے سے کہا میرے تجہپر ہزار ہین مخاطب نے کہا کہ انکو وزن کرلے یا انکی مجہکو مہلت دے یا مین تجکو وہ دیچکا ہون یا تونے مجکو وہ معاف کردیئے ہین یا تونے مجہکو وہ خیرات مین دیئے ہین یا اوسکو تونے مجہکو ہبہ کردیا ہے یا مین نے تجہکو وہ دیئے تھے لاسے ہین اور ابتدا کلمات کے تو یہ اقرار ہے یعنے جواب ٹہرا کلام اول کا۔ ایضاً

۱۰۲۸ مقالہ قاعدہ کلیہ مسائل مذکورہ مین یہ ہے کہ جو کلام کو صلاحیت رکہتا ہو جواب بننے کی تو وہ جواب ٹہرایا جاویگا اور جو لیاقت رکہتا ابتدا کی تو وہ جواب نہوگا ایک شخص نے کہا دوسرے سے کیا میرے تجہپر ہزار نہین ہین جواب مین کہا کہ کیون نہین تو یہ اقرار ہوگا ہزار کا۔ ایضاً

مقالہ ۱۰۲۹ اگر سر سے اشارہ کیا بولتے شخص نے جو کلام کرنے پر قادر ہے تو یہ اقرار نہین مال اور عتق اور طلاق اور بیع اور نکاح اور اجارہ ہبہ کا۔ ناطق کی قید اسواسطے کہ صامت کا یعنے گونگے آدمی کا اشارہ کرنا دو امور مذکور مین سر سے اشارہ قایم مقام اسکے بولنے کے بقول معتمد ہے اگرچہ وہ لکھنے پر قادر ہو۔ ایضاً

مقالہ ۱۰۳۰ اگر یون کہا کہ یہ جانور اصطبل مین ہے فلانے شخص کا تو یہ اقرار جانور کا اقرار ہے نہ اصطبل کا اسواسطے کہ غیر منقولہ مین سے ہے۔ ایضاً

مقالہ ۱۰۳۱ اگر کہا کہ یہ مال اس لڑکے کا ہے جو اس عورت کے پیٹ مین ہے صحیح ہے بشرطیکہ مقر اوسکا مالک ہونے کا ایسا سبب صالح بیان کرے کہ اوسکو اسواسطے ملک ہونا متصور ہو چنانچہ ارث اور وصیت جیسے مقر کا یون کہنا کہ اس کا باپ مر گیا ہے وہ اسکا وارث ہے یا اس مال کی فلانے شخص کو وصیت کی ہے تو اقرار جائز ہوگا اور اگر سبب صالح بیان نکرے تو اقرار جائز نہوگا۔ ایضاً

مقالہ ۱۰۳۲ شیر خوار لڑکے کے طرف سے اقرار کرنا صحیح ہے اگرچہ مقر شیر خوار کے جانب سے سبب صالح فی الحقیقۃ بیان کرے چنانچہ قرض دینا یا ثمن مبیع کا اسواسطے کہ یہ ثبوت دین صغیر کا ہے فی الجملہ۔ ایضاً

مقالہ ۱۰۳۳ امر کرنا اقرار کے لکھنے کا اقرار حکمی ہے اسواسطے کہ جیسے اقرار زبان سے ہوتا ہے ویسا ہی لکھنے سے ہوتا ہے تو اگر ایک شخص نے قبالہ نویس سے کہا کہ خط لکھہ میرے اس اقرار کا کہ مجھپر ہزار درم ہین یا لکھہ میرے گھر کا بیعنامہ یا میری عورت کا طلاق نامہ تو اقرار صحیح ہوگا خواہ قبالہ نویس اوسکو لکھے یا نہ لکھے اور قبالہ نویس کو حلال ہے اوسکی گواہی دینا سوائے

حدود اور قصاص کے۔ کذا فی در المختار والخانیہ

مقالہ ۱۰۳۴ اگر مدعی نے ایک شخص پہ دعوی کیا کہ مدعا علیہ کے ہاتھ کا لکھا اقرار نامہ ظاہر کیا اور مدعا علیہ منکر ہے اوسکا اوس سے کچھ لکھوایا گیا اور اوس نے لکھا تو یہ خط اقرار نامہ کے خط سے مشابہ نکلا تو اوسپر ثبوت دعوی کا بدون گواہون کے حکم نہوگا اور یہی صحیح ہے۔ کذا فی الطحطاوی و در المختار

مقالہ ۱۰۳۵ اگر ایک وارث نے اوس دین کا اقرار کیا جسکا اوس کے مورث پر کسی مدعی نے دعوی کیا اور باقی وارثون نے اوسکا انکار کیا وارث مقر پر وہ سب دین لازم آویگا بشرطیکہ جو مال اوس نے وراثت مین پایا ہے وہ اداے دین مین کفایت کرے۔ کذا فی در المختار رد البرہان وشرح المجمع

مقالہ ۱۰۳۶ اگر مقر نے دو گواہون کے سامنے ایک ہزار کا ایک مجلس مین اقرار کیا پھر دوسری مجلس مین دو شخص کو گواہ کیا بدون بیان کرنے سبب دین کے تو دونون مجلسون کی دونون مال دو ہزار اوسپر لازم ہونگے بشرطیکہ دین مختلف ہو اگر متحد ہے تو نہین۔ در المختار

مقالہ ۱۰۳۷ اگر اقرار کیا پھر مقر لہ نے دعوی کیا کہ وہ جھوٹا ہے اپنے اقرار مین تو قسم لیجائے مقر لہ اسے کہ مقر اپنے اقرار مین جھوٹا ہے ابو یوسف کے نزدیک اسی قول پر فتوی ہے۔ کذا فی الدرر

مقالہ ۱۰۳۸ اگر مقر کا وارث دعوے کرے یعنے مورث کے اقرار مین اوس کے کذب کا مدعی ہو تو مقر لہ سے قسم لیجاے اوس کی کہ مورث کاذب نہ تھا اپنے اقرار مین۔ در المختار

۱۰۳۹ مقالہ اگر مقر یا اوس کے وارث کا دعوی مذکور مقر لہ کے وارثون پر ہو تو وارثون کے
علم کی قسم آوے گی۔ درالمختار

باب استثنا کے بیان مین

۱۰۴۰ مقالہ صحت استثنا مین متصل ہونا مستثنی کا مستثنی منہ سے شرط ہے مگر عند الضرورۃ
جیسے مقر کا دم لینا یا کھانسی کا آنا یا منہ بند کر لینا یعنے کوئی شخص مقر کا منہ بند
کر لے اس قول پر فتوی ہے۔ عالمگیری و درالمختار

۱۰۴۱ مقالہ اور پکارنا مقر کا مقر لہ کو مابین مستثنی منہ کے ضرور نہین اسواسطے ندا منادی
کے آگاہ کرنیکے واسطے ہے۔ درالمختار

۱۰۴۲ مقالہ مثال ندا کی چنانچہ یون کہنا مقر کا کہ تیرے میرے اوپر ہزار درم ہین اور
فلانے مگر دس درم۔ ایضاً

۱۰۴۳ مقالہ مقر کو باقی بعد الاستثنا لازم ہوگا اگرچہ مقر بہ اوس قسم کا ہو جو قسمت
پذیر نہین ہوتا چنانچہ یہ قول کہ یہ غلام فلانے شخص کا ہے مگر اوسکا سوم حصہ
یا دو ثلث اوس کے صحیح ہے بنا بر مذہب قوی کے۔ درالمختار

۱۰۴۴ مقالہ اور وہ استثنا جو کل مقر بہ کو مستغرق کرے باطل ہے اگرچہ اوس چیز مین ہو
جو قابل رجوع ہے چنانچہ وصیت اسواسطے کہ تمام کا استثنا کرنا رجوع نہین
بلکہ وہ فاسد استثنا ہے یہی قول صحیح ہے۔ کذا فی الجوہرہ و درالمختار

۱۰۴۵ مقالہ اگر مستثنی مستغرق لفظ صدر یا اساوی کے سوا ہو چنانچہ یہ قول کہ میرے
غلام آزاد ہین سواے ازاد غلامون کے یا سواے سالم اور عبداللہ کے

اور راشد کے اور مثل اسکے تو استثنا صحیح ہے۔ ایضاً

۱۰۴۶ مقالہ اگر کہا کہ جو اس کیسہ مین درہم ہین وہ فلان شخص کے ہین مگر ہزار درم کہ وہ میرے ہین پس اگر اوس کیسہ مین ہزار درم سے زیادہ ہون تو زیادتی فلان شخص کو ملے گی خواہ یہ قلیل ہو یا کثیر اگر اوسمین صرف ایک ہزار یا کم ہون تو سب فلان شخص کو ملیگی۔ کذا فی خزانۃ المفتین وعالمگیری۔

۱۰۴۷ مقالہ صحیح ہے استثنا کیلی اور وزنی چیزون کا اور معدود چیزون کا جس کے افراد متفرق نہون۔

۱۰۴۸ مقالہ یہ استثنا صحیح نہین میرے اوپر ایک دینار ہے مگر سو درم کہ یہ صحیح نہین بسبب استغراق استثناء کے مساوی ہے تو استثنا باطل ہوگا۔ عالم و درالمختار

باب مریض کے اقرارون اور فعلون کے بیان مین

۱۰۴۹ مقالہ تعریف مرض الموت کا مریض وہ شخص ہے جو اپنے ذاتی ضرورتون کے واسطے نہ نکل سکے اور یہی اصح ہے۔ خزانۃ المفتین وعالمگیری

۱۰۵۰ مقالہ مرض الموت کی تعریف مین اختلاف ہے فتوی کے واسطے یہ مختار ہے اگر مرض سے غالباً موت ہو تو مرض الموت ہے خواہ وہ شخص بستر پر لگ گیا ہو یا نہین۔ کذا فی عالمگیری عن مضمرات

۱۰۵۱ مقالہ حالت صحت کا دین مطلق خواہ گواہون سے معلوم ہو خواہ اقرار سے وارث کا دین ہو یا اجنبی کا اقرار اقرار ہو یا دین کا اور جو دین کہ اسکو مرض لازم ہو بسبب معروف ہے جو گواہون یا قاضی کے معاینہ سے معلوم ہو مقدم ہوگا

اوس دین پر جسکے مریض نے اپنے مرض الموت مین اقرار کیا اور صحت کا قرض
سکے اقرار پر مقدم ہے اگرچہ مرض کا مقربہ ودیعت ہو۔ درالمختار

مقالہ ۱۰۵۲ اگر مریض نے دین کا اقرار کیا پہر ودیعت کا اقرار کیا تو دونون مقرلہ حصہ
پاوین اوس سکے بالعکس مین ودیعت اولی اور مقدم ہے یعنے اگر اول
ودیعت کا اقرار کیا پہر دین کا تو ودیعت کی تقدیم ہے اسواسطے کہ جب اوسنے
پہلے ودیعت کا اقرار کیا تو مقرلہ اوسکا مالک ہوگیا پہر اب دین کا اقرار غیر
سکے مال مین جائز نہین۔ کذا فی الطحطاوی ودرالمختار

مقالہ ۱۰۵۳ اگر مریض نے اقرار کیا فقط اپنے وارث کے واسطے یا اجنبی سکے ساتھ
عین کا اقرار یا دین کا تو باطل ہے اوس صورت مین باطل نہین جبکہ باقی
وارث مریض کی تصدیق کرین۔ درالمختار

مقالہ ۱۰۵۴ اگر مریض نے اجنبی عورت کے واسطے اقرار کیا پہر اوس سے نکاح کیا
تو اقرار صحیح ہے بخلاف ہبہ اور وصیت کے مرض الموت مین۔ درالمختار وعالمگیری

مقالہ ۱۰۵۵ اگر مریض نے اجنبی سکے واسطے اقرار کیا جسکا نسب معلوم نہین پہر مقر نے
اوسکے فرزندی کا اقرار کیا اور مقرلہ نے اوسکی تصدیق کی اور حالانکہ وہ
تصدیق کی لیاقت رکہتا ہے یعنے حال بیان کرسکتا ہے تو اوسکا نسب
ثابت ہوگا اوسکی ابتدائی پیدایش سے اور جب نسب ثابت ہوا تو اوسکا اقرار
باطل ہوگیا۔ اسواسطے جو وارث ہو مدت کے وقت قدیم سبب سے تو اوسکی
واسطے اقرار صحیح نہین۔ درالمختار

مقالہ ۱۰۵۶ اگر مریض نے اقرار کیا یہ عورت میری زوجہ ہے صحیح ہے بشرطیکہ یعنے زوجہ

کہنے کا اقرار اوسوقت صحیح ہے جبکہ عورت کیکی زوجہ نہ ہوا ور نہ کیسکی عدت مین ہوا ور جبکہ اوس عورت کی بہن یا خالہ یا عمّہ مقر کی منکوحہ یا معتدہ نہو اور جبکہ سواے اس عورت کے چار عورتین اسکے پاس نہون اور یہ عورت مجوسی اور بت پرست بھی نہوا ور رضاعت سے حرام بھی نہو مقر پر۔ ایضاً

مقالہ ۱۰۵۸ صحت اقرار مین ان اشخاص کی تصدیق ضرور ہے یعنے جب مرد نے یہ اقرار کیا کہ یہ میرا بیٹا ہے یا والدین ہین یا یہ میری زوجہ ہے اور عورت نے اقرار کیا کہ یہ میرے والدین ہین یا یہ زوج ہے تو ان لوگون کی تصدیق کرنا ضرور ہے اسواسطے ہر شخص انمین سے اپنی ذات کے تصرف مین ہے اور نہ غیر کا اقرار انکو لازم نہین ۔۔۔ در المختار

مقالہ ۱۰۵۹ مقر کو اپنے اقرار سے پھر جانا جائز ہے اسواسطے کہ یہ اقرار ایکبارہ ہے وصیت ہے یعنے رجوع اقرار سے جائز ہے اگرچہ مقر کی مقر لہ تصدیق بھی کرے۔ کذا فی زیلعی و در المختار

مقالہ ۱۰۶۰ اگر ایک شخص دو بیٹے چھوڑ کر مرگیا اور اوس کے دوسرے شخص پر سو روپے ہین ایک بیٹے نے اقرار کیا کہ اوسکا باپ پچاس روپے انمین سے پاچکا ہے تو فرزند مقر کو اوسمین سے کچھہ نملے گا اسواسطے اوسکا اقرار اس کے حصے کے طرف پھر جائے گا اور فرزند کو پچاس روپے ملین گے بعد قسم کہانیکے یون کہ قسم اللہ تعالی کی معلوم نہین اوس کے باپ نے سو روپے سے نصف پائی ہے۔ کذا فی در المختار و زیلعی

کتاب صلح کے بیان مین

مقالہ ١٠٦٠ (الفاظ) مصالح صلح کرنیوالا - مصالح عنہ جس حق سے صلح کی ہے - مصالح علیہ جسپر صلح واقع ہو یعنے جو چیز صلح مین دے۔

مقالہ ١٠٦١ تفسیر صلح مین اختلاف اعتباری ہے تفسیر شرعی یہ ہے کہ صلح ایسا عقد ہے کہ جو باہمی رضامندی کے ساتھ جھگڑا دور کرنے کے واسطے موضوع ہوا ہے - کذا فی نہایہ

مقالہ ١٠٦٢ (رکن) صلح کا رکن ایجاب اور قبول اور ان چیزون کا ہونا جو معین کرنیسے متعین ہوتی ہین واجب ہے - عینی شرح الہدایہ

مقالہ ١٠٦٣ ایجاب اور قبول یہ ہے کہ مدعا علیہ کہے کہ مین نے تجھسے اس بات کے اتنے پر صلح کی یا تیرے اس دعوی سے اتنے پر صلح کی اور دوسرے نے کہا کہ مین نے قبول کیا یا مین راضی ہوا یا اور ایسے ہی الفاظ جو قبول اور رضا پر دلالت کرتے ہین - کذا فی البدائع

مقالہ ١٠٦٤ (شرایط) صلح کرنیوالا عاقل ہو پس صلح مجنون اور طفل کی صحیح نہین ہے - کذا فی البدائع

مقالہ ١٠٦٥ اور نابالغ کے طرف سے صلح کرنیوالا ایسا شخص ہو جسکو نابالغ کے مال مین تصرف کا اختیار ہے جیسے باپ اور دادا یا وصی اور جس چیز پر صلح قائم ہوئی ہے وہ مال معلوم ہو اور مصالح علیہ کا بیان کرنا شرط ہے گو نقد ہو یا غیر اسکے اور شرط کہ جبر امر پر صلح قائم ہوئی ہے وہ حق العباد ہو نہ حق اللہ ہو اسواسطے کہ حق اللہ مین صلح کرنا جائز نہین -

مقالہ ١٠٦٦ صلح کے انواع بحسب مدعا علیہ کے تین ہین ایک صلح باقرار مدعا علیہ

دوسری صلح بسکوت مدعا علیہ نہ اقرار کرے اور نہ انکار کرے اور تیسری صلح

مقالہ ١٠٦٧ مع انکار یعنے مدعا علیہ دعوی مدعی سے انکار کرے۔ کذافی نہایہ وہدایہ

صلح جائز ہے بدلیل قول اللہ تعالی کے (والصلح خیر) اور حدیث شریف

مین وارد ہوا ہے کہ یہ صلح جائز ہے فیما بین المسلمین مگر وہ صلح جو حرام کو

حلال کرے یا حلال کو حرام کرے۔ کذافی ہدایہ ودرالمختار وعالمگیری

مقالہ ١٠٦٨ اگر صلح واقع ہو مال سے بمقابلہ مال کے اور اوس وقت مین تو صلح مین بیع

کے احکام جاری ہونگے چنانچہ شفعہ اور رد بالعیب اور خیار رویت

اور خیار شرط۔ درالمختار

مقالہ ١٠٦٩ صلح کو فاسد کرتا ہے غیر معلوم ہونا بدل کا۔ ایضًا

مقالہ ١٠٧٠ جسقدر مصالح منہ سے مستحق ملک غیر نکلے بقدر اوس کے حصے کے

مدعی بعوض سے یعنے بدل صلح سے پھیر دے مدعا علیہ کو اگر تمام بدل

مستحق ہو تو تمام پھیر دے اور اگر بعض مستحق ہو تو بعض پھیر دے

مقالہ ١٠٧١ باطل ہوتی ہے صلح دو نوعین سے ایک کی موت سے اور محل منفعت

کے ہلاک ہوجانے سے مدت کے اندر یعنے قبل استیفاء منفعت ہلاکی

محل مبطل صلح ہے اور اگر بعض منفعت حاصل ہوئی تو ما بقی مین صلح

باطل ہوگی اسی قول پر صاحب متون نے اعتماد کیا ہے۔

مقالہ ١٠٧٢ مصالح علیہ مدعی کے حق معاوضہ اسواسطے ہوا کہ وہ اپنے گمانمین

اپنے حق کا عوض لیتا ہے اور مدعا علیہ کے حق مین بدلا قسم اور قطع نزاع

کا اسواسطے ہوا کہ اگر صلح نہوتی تو مدعا علیہ پر قسم لازم آتی اور جھگڑا رہتا۔ درالمختار

مقالہ اگر ایک شخص نے دوسرے شخص پر مال کا دعوی کیا اور مدعا علیہ نے مدعی سے ایک گہر دیکر صلح کرلی تو اوسمین شفعہ واجب ہوگا بموجب زعم مدعی کے۔ ایضاً

۱۰۷۴ مقالہ سکوت یا انکار کی صلح کی صورت مین جبکہ مصالح عنہ مستحق ملک غیر ثابت ہو تو بقدر اوس کے ستحقاق کے مدعی عوض سے پہیر دے مدعا علیہ کو اور مستحق مین خصومت راجع ہو تو مالک مستحق سے جہگڑا کرے بسبب خالی ہونے عوض کے غرض سے۔ ایضاً

۱۰۷۵ مقالہ جسقدر بدل صلح سے مستحق ملک غیر ہو تو مدعی دعوی کے طرف رجوع کرے کل مدعا مین یا بعض مین اگر تمام بدل مین استحقاق ہو تو کل مصالح عنہ کا دعوی کرے اور اگر بعض مین ہو تو بعض مین دعوی کرے۔ ایضاً

۱۰۷۶ مقالہ اگر صلح مع الاقرار ہوا اور بدل ہلاک ہو قبل تسلیم کے تو مدعی مصالح عنہ کری۔ ایضاً

۱۰۷۷ مقالہ اگر صحیح ہے صلح مال کے دعوی سے مطلقاً اگرچہ صلح باقرار مدعی ہو یا منفعت سے ہو یعنے بعوض منفعت دعوی مال سے صلح صحیح ہے جیسے صلح متاجری موجر سے جبکہ موجر اجارے کا یا مدت کا یا اجرت کا منکر ہو۔ ایضاً

۱۰۷۸ مقالہ صلح صحیح ہے جنایت عمد مین مطلق اگرچہ صلح قتل نفس مین ہوا اقرار کے ساتہہ اکثر دیت اور ارش سے کمتر ہے بواسطہ عدم الربا یعنے عمد مین مطلق صلح صحیح خواہ عمد نفس مین ہو خواہ مادون نفس مین خواہ صلح اقرار سے ہو یا انکار یا سکوت سے اسمین قلت اور کثرت اسواسطے ربا نہین کہ جنایت عمد مین قصاص واجب ہے۔ ایضاً

۱۰۷۹ مقالہ جنایت خطا مین خطا نفس مین ہوا اقرار کے ساتہہ دیت سے زیادہ پر صلح

صحیح نہین اسواسطے کہ خطا مین دیت شرعا معین اور مقرر ہے تو اگر مقادیر دیت کے مغایر سے صلح کی تو صحیح ہے جس طرح سے ہو خواہ کم خواہ زیادہ تا افتراق عن الدین بالدین نہو دین اول سے دیت مراد ہے اور ثانی سے مصالح علیہ۔ ایضاً

مقالہ ۱۰۸۰
اگر وکیل کیا زید نے عمرو کو قتل عمد کے صلح کرنے کا یا بعض دین کی صلح پر وکیل کیا جس دین کا وہ مدعی ہے دوسرے شخص پر منجملہ مکیل اور موزون کے تو بدل صلح کا موکل کو لازم ہوگا اسواسطے کہ وہ اسقاط ہے یعنی اسقاط قصاص ہے قاتل سے یا اسقاط دین ہے مدعا علیہ سے تو وکیل سفیر ٹھیرا نہ عاقد۔ ایضاً

مقالہ ۱۰۸۱
اگر ایک شخص نے ایک گھر کے وقف ہونے کا دعوی کیا اور مدعی کے گواہ نہین پہر مدعا علیہ منکر وقف نے قطع خصومت کے واسطے اس سے صلح کر لی تو جائز ہے اور مدعی کے واسطے بدل صلح کا لینا حلال ہے مگر وہ اپنے دعوی مین صادق ہو اور بعضون نے کہا کہ یہ بدل مذکور حلال نہین اسواسطے یہ صلح حقیقت مین بیع ہے اور بیع وقف کی صحیح نہین۔ ایضاً

مقالہ ۱۰۸۲
مدعا علیہ نے گواہ قایم کئے بعد اس صلح کے جو مدعا علیہ کے انکار سے ہوئی کہ مدعی نے کہا تہا قبل صلح کے کہ میرا کچہہ حق نہین فلانے کے جانب تو صلح جاری اور نافذ ہے صحت پر۔ ایضاً

مقالہ ۱۰۸۳
اگر مدعی نے صلح کے بعد کہا کہ میرا مدعا علیہ کے جانب کچہہ حق نہین تو

صلح باطل ہوگی۔ کذا فی البحر

مقالہ ۱۰۲۴ صلح کرنا دعوی فاسدہ سے صلح اور دعوی باطلہ سے صلح صحیح نہین ہے جسکی تصحیح ممکن ہو ایضاً

فصل دعوی دین کے بیان مین

مقالہ ۱۰۲۵ جو صلح کہ واقع ہو اس مال کی بعض جنس پر جو مدعا علیہ پر ثابت ہے دین یا غصب سے وہ اپنے بعض حق کا لینا ہے اور باقی حق کا گھٹا اور زائل کرنا معاوضہ نہین ہے اس سبب سے یعنی اوسکو معاوضہ قرار نہ دینگے تا کمی اور زیادتی عوضین سے بیاز نہ لازم آوے اور وہ صحیح نہین اور تا ہو۔ کا تصرف بقدر امکان صحت پر محمول ہے۔ درالمختار

مقالہ ۱۰۲۶ جبکہ صلح مذکور لینا بعض حق اور اسقاط بعض حق ٹھہرے نہ معاوضہ تو بدون شرط ہونے قبض بدل صلح کے صلح صحیح ہے۔ ایضاً

مقالہ ۱۰۲۷ ہزار بلا مدت سے سو بلا مدت پر صلح صحیح نہین درا ہم اور دنا نیر مو جلہ پر بسبب نہونے جنس کے تو یہ عقد صرف ٹھہرا تو بطریق ادہار جائز نہوگا۔ ایضاً

مقالہ ۱۰۲۸ دائن نے اپنے مدیون سے کہا لے آ سیکڑا پاس پانسو کل اوس ہزار سے جو سیکڑ تیرے ہین اس شرط پر کہ تو بری الذمہ ہو جائیگا نصف باقی سے مدیون نے قبول کیا اور دیدن پانسو ادا کردیا تو بری الذمہ ہوگا اور اگر پانسو کو کل کے روز ادا نکیا تو اوسکا دین پورا پھر آویگا۔ ایضاً

مقالہ ۱۰۲۹ دوسری صورت یہ ہے کہ اگر دائن نے کل کی قید نہ لگائی تو عدم ادا سے دین عا

نکرے گی تو دین کا اعادہ نہ ہوگا کیونکہ قول اسکا ابرا سے مطلق ہے۔ ایضاً

مقالہ ۱۰۹۰ تیسری صورت یہ ہے اور اسی طرح اگر دائن مصالح کرے اپنے دین سے
نصف دین پر کہ مدیون اسکو کل نصف دین ادا کرے اور مدیون زاید
نصف سے بری ہے اس شرط پر کہ اگر اسکو کل نہ دی تمام دین اسپر ثابت ہے تو
حکم پہلے صورت کے مانند ہوگا جیسا کہ داین نے کہا اسواسطے کہ اس قول
مین برأت کی صریحاً تقیید ہے۔ اگر ادائی کریگا تو باقی سے بری ہوگا اور اگر
کل ادا نکریگا تو سب دین اوسپر قائم ہے بالاجماع۔ کذا فی ردالمحتار و شرح الوقایہ

مقالہ ۱۰۹۱ چوتھی صورت یہ ہے کہ اگر دائن نے مدیون کو بری کردیا نصف دین سے
اس شرط پر کہ مدیون اسکو باقی از نصف کل دے تو وہ بری ہوگا باقی کو کل ادا
کرے یا نہ کرے اسواسطے کہ دائن نے پہلے ابرا کو ذکر کیا نہ ادا کو بخلاف
صورت ثانیہ کے۔ ایضاً

مقالہ ۱۰۹۲ پانچوین صورت یہ ہے کہ اگر داین ابرا کو صریح شرط کے ساتھہ متعلق کرے
چنانچہ یون کہے کہ اگر تو مجکو اسقدر ادا کرے یا جب یا جسوقت ادا کرے
تو ابرا صحیح ہوگا اسواسطے کہ ابرا کی تعلیق صریح شرط کے ساتھہ باطل ہے۔ ایضاً

مقالہ ۱۰۹۳ جو دین کہ مشترک ہے دو شخصون مین ایک ہی سبب سے چنانچہ ثمن اوس
مبیع کا جسکی بیع بصفقہ واحدہ ہوئی یا کہ دین دونون کا موروث ہون یا مستہلک
مشترک کی قیمت ہو جبکہ ایک شریک دین مشترک سے کچھہ لیگا تو دوسرا
شریک اوسمین ہوجاویگا۔ ایضاً

مقالہ ۱۰۹۴ اگر ایک شریک نے اپنے حصے سے خلاف جنس دین پر صلح کی تو دوسرا

شریک اوسکا [illegible] ار اینگا - ایضاً

کتاب تجارت کے بیان مین یعنی کتاب عقد مضاربت کے بیان مین

مقالہ ۱۰۹۵ شرعاً مضاربت شرکت فی المنفعۃ کا عقد ہے جو عقد کہ منعقد ہو مال اور عمل سے مال تو رب المال کی جانب سے اور عمل مضارب کی جانب سے - درالمختار

درکن) مضاربت کا ایجاب اور قبول ہے -

مقالہ ۱۰۹۶ صورت مضاربت کی [illegible] رب المال مضارب سے کہے کہ مین نے یہ مال تجکو بطریق مضاربت یا معاملہ کے دیا اس کو لے اور تجارت کر اس شرط پر کہ آدہی منفعت یا تہائی ہمری اور مضارب کہے کہ مین نے قبول کیا یا جس لفظ مین یہ مضمون ادا ہو - درالمختار

مقالہ ۱۰۹۷ مال اور عمل سے جو فائدہ حاصل ہو تو دونون اوسمین شریک ہونگے - ایضاً

مقالہ ۱۰۹۸ (شرایط) صحت مضاربت کی سات شرطین ہین ایک راس المال سونا چاندی ہو جو نقود ہوسکے [illegible] انکا معلوم ہونا اور راس المال کا عین ہونا نہ دین اور مضارب کو راس المال تسلیم کرنا اور نفع باعتبار حصے کے ہونا اور مضارب کا حصہ معلوم ہونا اور مضارب کا حصہ منفعت سے ہونا - ایضاً

مقالہ ۱۰۹۹ راس المال کو معلوم ہونے مین اشارہ کرنا کفایت کرتا ہے - ایضاً

مقالہ ۱۱۰۰ رب المال تسلیم کرنیوالا ہو راس المال کا مضارب کو تا اوسکو تصرف اوسکا

ممکن ہو۔ درالمختار

مقالہ ۱۱۰۱ اگر کسی نے مقدار کو معین کر لیا تو مضاربت فاسد ہوگی۔ ایضاً

مقالہ ۱۱۰۲ اگر مضارب فساد کا مضاربت کا دعویٰ کرے تو صاحب مال کا قول مقبول ہوگا۔ ایضاً

مقالہ ۱۱۰۳ اگر صاحب مال فساد کا دعویٰ کرے تو مضارب کا قول مقبول ہوگا۔ ایضاً

مقالہ ۱۱۰۴ مضارب مالک نہین قرض دینے اور ادھار لینے کا اگر صاحب مال نے مضارب سے کہدیا کہ تجکو قرض دینے اور ادھار لینے مین اختیار ہے تو البتہ اقراض اور استدانت کا مالک ہوگا اور نہین تو نہین۔ ایضاً

مقالہ ۱۱۰۵ اگر مضارب نے مالک کے خلاف کیا مثلاً شہر معین سے نکلکر دوسرے شہر مین خریداری کی جنس معین کے سوا لینے کو گیا یا موسم معین کے سوا اور موسم اور فصل مین تجارت کی یا شخص معین کے سوا اور شخص کے ہاتھ خرید فروخت کی تو مضارب پر لازم ہوگا بسبب مخالفت کے اور وہ خرید بخلاف امر مالک کے مضارب کی ہوگی۔ کذا فی الدرر و درالمختار

فصل مضارب کے بیان مین جو تیسرے شخص کو مالک کا راس المال دے بطریق مضاربت کے

مقالہ ۱۱۰۶ مضارب اول نے ثانی کو مال مضاربت دیا بلا اجازت مالک تو مضارب اول تاوان نہ دیگا مال کے دینے سے جبتک مضارب ثانی عمل تجارت نکرے

ثانی کو نفع حاصل ہو یا نہ ہو بنا بر ظاہر مذہب کے۔ در المختار

مقالہ ۱۱۰۷ اگر مضارب ثانی نے مال تلف کر ڈالا یا ہبہ کر دیا تو ثانی پر ضمان ہے۔ ایضاً

مقالہ ۱۱۰۸ پھر اگر مضارب ثانی نے تجارت کی کہ ضمان لازم آیا تو صاحب مال مختار ہے چاہے مضارب اول سے تاوان لے چاہے مضارب ثانی سے اگر صاحب المال نفع لینا اختیار کرے اور تاوان سے ملے تو اوسکو وہ جائز نہیں کذا فی البحر

مقالہ ۱۱۰۹ اگر مالک نے مضارب ثانی کو مال دینے کا اذن دیا اور مضارب اول نے مضارب ثانی کو مال دیا تین تہائی نفع پر اور مالک نے مضارب اول سے کہا کہ جو تجھکو اللہ تعالیٰ منفعت روزی کرے وہ میرے تیرے درمیان نصفا نصف ہے تو مضارب ثانی کے واسطے تہائی نفع کی ہے اور باقی دو تہائیں مضارب اول اور مالک میں نصفا نصف ہیں باعتبار خطاب کے۔ در المختار

مقالہ ۱۱۱۰ اگر شرط کی گئی کچھہ منفعت محتاجوں کے واسطے یا مکاتب کے واسطے تو عقد صحیح ہے اور شرط باطل صحیح نہیں اور نفع مشروط صاحب مال کا ہے نہ غیر کا۔ در المختار

مقالہ ۱۱۱۱ اگر بعض منفعت اس شخص کے لئے مشروط ہوئی جسکو مضارب چاہے تو اگر مضارب اپنے واسطے یا صاحب مال کے واسطے چاہے تو شرط صحیح ہے۔ ایضاً

مقالہ ۱۱۱۲ اگر مال ہلاک زیادہ ہو نفع سے تو مضارب پر تاوان نہ آوے گا اگرچہ مضاربت فاسدہ ہوا اور گو مال کی ہلاکی مضارب کے عمل سے ہوا اسواسطے کہ مضارب امین ہے اور امین ضمین نہیں ہوتا۔ ایضاً

مقالہ	جتنا مال تلف ہوگیا مضاربت کے مال سے وہ نفع کے طرف پھیر جاوے گا اسواسطے نفع تابع ہے راس المال کے اور راس المال اصل ہے ایضاً

باب ودیعت کے بیان میں یعنی امانت رکھنے کے بیان میں

مقالہ ۱۱۱۴	(تعریف) ودیعت وہ چیز ہے جو امین کے پاس حفاظت کے واسطے رکھی جاوے (رکن) ایجاب اور خواہ صریح ہو یا کنایہ ہو۔ کذا فی البحر
مقالہ ۱۱۱۵	اور رکن ودیعت کا قبول کرنا ہے مودع کی جانب سے خواہ قبول صریح یا غیر اس کے۔ در المختار
مقالہ ۱۱۱۶	ایجاب اور قبول دونوں دلالت ہین۔ ایضاً
مقالہ ۱۱۱۷	(شرط) ہونا مال کا اور مودع کا مکلف ہونا شرط ہے۔
مقالہ ۱۱۱۸	جب ودیعت امانت ٹھہری تو اس کے تلف ہوجانے سے تاوان نہین مگر جبکہ ودیعت اجرت سے ہو کذا فی اشباہ اور زیعلی نے کہا کہ اجیر بر حفظ ودیعت کا بالقصد بمقابلہ عوض کے واجب ہے کذا فی الطحطاوی
مقالہ ۱۱۱۹	ودیعت کا قبول کرنے والیکو جائز ہے حفاظت کرنا ودیعت کا بذات خود اور اپنے عیال سے اپنے مال کیطرح۔ در المختار
مقالہ ۱۱۲۰	اگر حفاظت کرواے اور لوگون سے جن سے اپنے مال کی حفاظت کرواتا ہے چنانچہ اوسکا وکیل یا غلام یا اوسکا شریک تو جائز ہے اور اسی قول پر فتوی ہے۔ ایضاً
مقالہ ۱۱۲۱	غیر عیال کے دینے مین تاوان ہے مگر جبکہ مستودع آگ کے جلانے سے

یا پانی کے غرق کر دینے سے اور حرق اور غرق غالب ہے یعنے بکثرت اور مستودع کے مکانات منزل کو محیط ہون اوس حالت مین وہ اپنے پڑوسی کو یا اور کسی امین کو سپرد کرے تو تاوان نہین تو اگر حرق اور غرق محیط نہ ہو تو غیر کے دینے سے تاوان اوسپر آویگا۔ ایضاً در المختار و الطحطاوی

۱۱۲۲ مقالہ اگر ایام فتنہ و فساد مین ودیعت مانگے اور اوس نے کہا کہ مین اسوقت مین اوسپر قادر نہین ہون اسواسطے کہ دور رکہے ہے یا وقت تنگ ہے پہر اوس کی طرف غارت واقع ہوئی اور مستودع نے کہا کہ ودیعت بہی لوٹ گئی تو اوسپر تاوان نہین اور اسکا قول معتبر ہے۔ کذا فی المحیط

۱۱۲۳ مقالہ اگر ودیعت تلوار ہو مالک اوسکا چاہتا ہو کہ اوسکو لیکر کسی مرد کو اوس سے ناحق قتل کرے تو اسکو تلوار کا نہ دینا جائز ہے۔

جبتک وہ اصلاح پر نہ آجاوے۔ در المختار

۱۱۲۴ مقالہ اگر دو شخصون نے ایک کے پاس ودیعت رکہا خواہ وہ چیز مثلی ہو جیسا نجہ وزنی یا کیلی قیمت والی جیسے کپڑا اور مثل اسکے تو مودع کو جائز نہین کہ اون مین سے ایک شخص کا حصہ دوسرے کو دیدے قیمت والی چیز کا عدم جواز باجماع ہے در المختار

۱۱۲۵ مقالہ مودع کے مودع پر تاوان نہین مثلاً زید نے خالد کے پاس ودیعت رکہی اور خالد نے عمرو کے پاس ودیعت رکہی تو خالد پر تاوان نہین امام صاحب کے نزدیک اور صاحبین کے نزدیک مالک کو اختیار ہے چاہے اول سے تاوان لے چاہے ثانی سے تاوان لے۔ ایضاً

باب عاریت کے بیان مین

۱۱۲۶ مقالہ عاریت کی خوبی قرآن وحدیث سے ثابت ہے جو شخص مانع عاریت ہو باوجود وسعت
کے تو وہ گنہگار ہوگا محتاجون کو اسکو دینے مین صاحب عاریت کو ثواب
ملے گا۔

۱۱۲۷ مقالہ شرع مین عاریت عبارت ہے منافع کا مالک کر دینے سے منفعت پر بلا عوض
مثلاً گھوڑا اسواری کے لئے اور کتاب پڑھنے کے لئے۔

۱۱۲۸ مقالہ (رکن) رکن فقط ایجاب ہے معیر کے جانب سے اور مستعیر کے طرف سے
قبول کرنا ہمارے اصحاب ثلاثہ کے نزدیک از روئے استحسان۔ عالمگیری

۱۱۲۹ مقالہ (شرط) عاریت کی شرط یہ ہے کہ قابل ہونا مستعیر فائدہ لینے کے واسطے
اور خالی ہونا عاریت کا عوض سے مشروط ہونے سے اسواسطے کہ عاریت
اشتراط عوض سے باقی نہین رہتی اجارہ ہوجاتی ہے۔ درالمختار

۱۱۳۰ مقالہ دراہم اور دنانیر اور فلوس اور مکیلات اور موزونات اور روئی اور صوف
اور ریشم اور مشک اور کافور اور مثل انکے عاریت لینا بلا بیان جہت
عاریت نہین بلکہ قرض ہے۔ درالمختار

۱۱۳۱ مقالہ اگر روپیہ یا پیسہ کسی چیز تولنے یا زینت کے واسطے عاریت لے تو یہ قرض
نہین بلکہ عاریت ہے فرق بینہما قرض صرف ذات کا مع منفعت اور عاریت
مین ذات سے منفعت مقصود ہے۔ متفرق

۱۱۳۲ مقالہ زمین کا عاریت دینا جائز ہے یون کہے کہ اس زمین کا غلہ تیرے کھانیکو
دیا یہ صحیح ہے۔ درالمختار

۱۱۳۳ مقالہ اجارہ دینا بلا عوض درحقیقت عاریت ہے اور اگر مدت اجارہ مذکور نہ کریگا

توبھی ایک قول مین عاریت ثابت ہوگئی اور فتوی عالمگیری مین عدم عاریت اعتماد کیا ہے۔ کذا فی الطحطاوی

مقالہ ۱۱۳۴ عاریت امانت ہے اور امانت مین تاوان نہین مگر تعدی سے بالاجماع تاوان ہے۔ درالمختار

مقالہ ۱۱۳۵ ایسا کوئی مودع ہے جس نے مال ضائع نہین کیا اوسپر تاوان پڑتا ہے ہان اوسکی صورت یہ ہے کہ وصیت کرنے والے نے ایک شخص کے پاس ہزار درم ودیعت رکھی اور کہا کہ یہ درم میرے وارث کو دینا بعد اوسکی موت کے ویسا ہی کیا تو باقی وارث اوس سے تاوان لینگے۔ کذا فی الطحطاوی

باب ہبہ کے بیان مین یعنی بخشش دینے کے بیان

مقالہ ۱۱۳۶ (تعریف) لغت مین ہبہ عبارت ہے فضیلت حاصل کرنے سے غیر پر اگرچہ تفضیل بغیر مال کے ہو۔ درالمختار

مقالہ ۱۱۳۷ (شرعا) ہبہ عبارت ہے عین کی مالک کر دینے سے مفت یعنی بدون عوض کے نہ یہ کہ عدم عوض شرط ہے ہبہ مین۔ ایضاً

مقالہ ۱۱۳۸ ہبہ کا سبب خیر کا ارادہ ہے واہب کے واسطے خواہ غیر دنیوی ہو چنانچہ عوض یا اخروی ہو چنانچہ ثواب بشرطیکہ نیت خالص۔ ایضاً

مقالہ ۱۱۳۹ فائدہ واجب ہے ہر ایمان دار پر کہ اپنی اولاد کو سخاوت اور احسان سکھاوے اور اسی طرح واجب ہے کہ اوسکو توحید اور ایمان بتاوے۔ کذا فی النہایہ

مقالہ ۱۱۴۰ (شرط) صحت ہبہ کے شرطین ہبہ کرنے والا صاحب عقل اور بالغ ہو اور

مالک ہو تو صغیر کا ہبہ اور مملوک کا ہبہ صحیح نہین اگرچہ مملوک مکاتب ہو۔ درالمختار

مقالہ ۱۱۴۱
اور صحت ہبہ کے شرطین موہوب کا ہونا اوسکا مقبوض غیر مشاع۔ درالمختار

مقالہ ۱۱۴۲
قبض ہبہ کا ضروری ہے ثبوت ملک کے واسطے اسواسطے جواز ثابت ہے قبل قبض کے بالاتفاق۔ زیلعی

مقالہ ۱۱۴۳
اور شرط ہے کہ موہوب موجود ہو ہبہ کے وقت اور یہ بھی شرط ہے کہ جسپر موہوب مال حرام نہو۔ کذا فی الطحطاوی

مقالہ ۱۱۴۴
(رکن) ہبہ کا رکن ایجاب قبول ہے واہب یون کہے کہ مین نے یہ مال دل کی خوشی سے بلاعوض اور مطالبہ بخشا۔ ایضا۔ درالمختار

مقالہ ۱۱۴۵
(مثال عمری)
مین نے یہ چیز تجھکو بطور عمری دی یعنے عمر بہر کو دی۔ عمری یہ ہے کہ فی الحال مالک کردے اور بعد موت موہوب لہ کے پہیر لے تملیک صحیح ہے اور پہیرنے کی شرط باطل ہے اسواسطے کہ یہ ہبہ باطل نہین ہوتا فاسد شرط سے حدیث مین وارد ہے کہ جو شخص بطریق عمری کوئی چیز دے تو وہ چیز موہوب لہ کی مملوک ہے اور اوس کے وارثون کی ہے بعد اوسکی موت کے۔ کذا فی الزیلعی

مقالہ ۱۱۴۶
یا واہب یون بولا کہ میرا گھر تیرا ہے بطور عمری کے کہ تو اوسمین سکونت کرے یہ قول بھی ایجاب ہبہ ہے۔ درالمختار

مقالہ ۱۱۴۷
ہبہ صحیح ہوجاتا ہے قبول کرنے سے یعنے موہوب لہ کے حق مین اور واہب کے حق مین ہبہ صحیح ہوجاتا ہی فقط ایجاب سے بلاقبول کے۔ الطحطاوی

مقالہ ۱۱۴۸
اور صحیح ہے ہبہ موہوب لہ کے قبض کرنے سے بلااذن واہب کے

مجلس عقد مین اسواسطے کہ قبض ہبہ یہان مین قبول کرنے کے مانند ہے۔ کذا فی الزیلعی

۱۱۴۹ مقالہ قادر ہونا قبض پر قبض کے مانند ہے تو اگر ایک مرد کو کپڑا ہبہ کیا صندوق مقفل مین اور صندوق مذکور اوسکی طرف سے بلند لیا تو یہ قبض نہ ہوگا بسبب نہ قادر ہونے کے قبض پر اور اگر صندوق کہلا ہو تو قبض ثابت ہوگا سامنے کرنے سے بسبب قادر ہونے موہوب لہ کے قبض پر اسواسطے قادر ہونا قبض پر مانند تخلیہ کے ہے بیع مین۔ درالمختار

۱۱۵۰ مقالہ قول مختار صحیح ہے ہونا قبض کا تخلیہ سے ہبہ صحیح مین نہ ہبہ فاسد مین۔ کذا فی الدر

۱۱۵۱ مقالہ اگر واہب نے موہوب لہ کو منع کردیا قبض سے تو اوسکا قبضہ کرنا مطلق صحیح نہوگا اگرچہ مجلس ایجاب مین قبضہ کیا ہو اسواسطے کہ صریح قوی تر دلالت سے ہے۔ درالمختار

۱۱۵۲ مقالہ ہبہ تمام ہوتا ہے قبض کامل سے یعنے قبض کامل منقول مین وہ ہے جو منقول کے مناسب ہو اور عقار مین وہ ہے جو عقار کے مناسب ہو تو مکان کی کنجی کا قبض مکان کا قبض ہے۔ ایضاً

۱۱۵۳ مقالہ اگر موہوب مشغول بملک واہب ہوگا تو شغل مذکور ہبہ کے تمام اور کامل ہونیکا مانع ہوگا اور اگر موہوب شاغل بملک واہب ہوگا تو ہبہ تمام ہونیکا مانع ہوگا یعنے درصورت مشغولیت موہوب تسلیم ممتنع ہوگی نہ ہبہ کی صحت متحقق نہوگی اور درصورت شاغلیت موہوب تسلیم ممتنع نہ ہوگی تو ہبہ بھی صحیح ہوگا۔ کذا فی الدرر

۱۱۵۴ مقالہ اگر وہ تھیلان ہبہ کیا جسمین واہب کا طعام ہے یا وہ مکان جسمین واہب کا

اسباب ہے یا وہ جانور جسپر واہب کا زین ہے اور تینون چیزون کی اسطرح
تسلیم کیا تو ہبہ صحیح نہوگا اسواسطے کہ موہوب ملک واہب سے مشغول ہے
کیونکہ ظرف کو مظروف مشغول کر دیتا ہے اور ظرف مظروف کو مشغول
نہین کرتا۔ کذا فی الدرر

مقالہ ۱۱۹۵ اور اسکے بالعکس مین ہبہ صحیح ہے طعام اور متاع اور زین مین فقط اسواسطے
کہ ہر واحد اشیا ثلاثہ سے ملک واہب سے شاغل ہے نہ مشغول۔ ایضاً

مقالہ ۱۱۹۶ تمام ہونا ہبہ کا قبض کامل سے ہوتا ہے رہن اور صدقہ کے مانند اسواسطے
کہ قبض شرط ہے رہن اور صدقے کے تمام ہونے کی اور پوری بحث
اسکی عمادیہ مین ہے۔ کذا فی الطحطاوی

مقالہ ۱۱۹۷ اور ہبہ مشغول اوس گھر مین جائز ہے جسکو زوجہ اپنی زوج کو ہبہ کیا بنا بر
ظاہر مذہب کے اسواسطے کہ عورت اور اوسکا اسباب زوج کے ہاتھ
مین ہے تو تسلیم موہوب صحیح ہوگی۔ کذا فی الطحطاوی

مقالہ ۱۱۹۸ جس زوجہ نے زوج کو اپنا وہ گھر ہبہ کیا جسمین زوجہ کا اسباب اور زوج
اور زوجہ اوسمین رہتے ہین تو اسمین قول ہین جواز اور عدم کے لیکن چونکہ
عدم جواز کا قول ضعیف تہا لہذا اوسکو پسند ر کہا۔ در المختار

مقالہ ۱۱۹۹ ہبہ تمام ہوتا ہے قبض کامل سے اس مشاع یعنے غیر مقسوم مین جو نفع لینے کے
لایق نہین رہتا قسمت کرنے کے بعد چنانچہ چہوٹی کوٹہری اور صغیر حمام
ہبہ مشاع تقسیم نہین کیا جاویگا یعنے جو قسمت کی صلاحت نہین رکہتا یا بعد قسمت
کے اصلاً منتفع بہ نہین رہتا چنانچہ عبد واحد اور دابہ اور بیت صغیر اور

تمام صغیر اور کپڑا صغیر۔ کذا فی الدرر

مقالہ ۱۱۹۹ پہر اگر مشاع کو قسمت کر ڈالا اور موہوب لہ کو تسلیم کر دیا تو صحیح ہوگا بسبب دور ہوجانے مانع کے۔ در المختار

مقالہ ۱۲۰۰ اگر مشاع کو بلا قسمت تسلیم کر دیا اس طرح پر کہ کل کو تسلیم کر دیا تو موہوب لہ اوسکا مالک نہوگا۔ در المختار و الدرر

مقالہ ۱۲۰۱ ہبہ فاسد ملک کا مفید ہوجاتا ہے قبض کرنے سے اور اسی قول کا فتوی ہے۔

مقالہ ۱۲۰۲ ایدع مشاع شریک سے جائز ہے اور قرض مشاع کا بالاجماع جائز ہی۔ کذا فی الطحطاوی

مقالہ ۱۲۰۳ کیا جائز ہے قریب دار کو رجوع کرنا ہبہ فاسدہ میں ہان رجوع کرنا غیر ظاہر ہے بنابر قول مفتی بہ کے اسواسطے کہ ہبہ فاسدہ ملک کا مفید ہوجاتا ہے قبض کرنے سے تو اوسکو یاد رکہنا چاہیئے۔ در المختار

مقالہ ۱۲۰۴ قرض مشاع کا بالاجماع جائز ہے۔ کذا فی الطحطاوی۔

مقالہ ۱۲۰۵ اگر کسی نے پہلے غصب سے قبض کیا پہر مالک نے ہبہ کر دیا تو صحیح ہے قبض جدید کی کوئی حاجت نہین۔ ایضاً

مقالہ ۱۲۰۶ اگر صغیر کو اجنبی نے کوئی چیز ہبہ کی تو ہبہ تمام ہوتا ہے اوسکے قبض سے اور صغیر کے ولی چار ہین ایک باپ پہر اوسکا وصی اگر صغیر اونکی پرورش مین نہ ہوا در صغیر کا چچا۔ ایضاً

مقالہ ۱۲۰۷ اور اجنبی صغیر کو تمام ہوجاتا ہے اس کی مان کے قبض سے اگرچہ اجنبی ملتقط ہو بشرطیکہ صغیر اجنبی مان کی پرورش مین ہو اور اگر پرورش مین نہو تو مان

اور اجنبی کا قبضہ کافی نہین بواسطہ عدم ولایت کے۔ درالمختار

مقالہ ۱۱۰۹ اسمین اختلاف ہے کہ اُس شخص نے قبضہ کیا جو صغیر کو پرورش کرتا ہے اور حالانکہ باپ موجود ہے تو بعضون نے کہا کہ قبض مذکور جائز نہین اور صحیح قول یہ ہے کہ قبض مذکور جائز ہے۔ ایضًا

مقالہ ۱۱۱۰ جواز قبض مربی طفل باوجود حاضر ہونے باپ کے اسکو قہستانی نے مضمرات سے نقل کیا ہے بتصریح لفظ مختار اور فتادی عالمگیری مین خانیہ سے منقول ہے کہ یہی قول صحیح اور فتادی صغری سے نقل کیا ہے کہ یہی قول مفتی بہ ہے۔ کذا فی الطحطاوی

مقالہ ۱۱۱۱ صغیر کا ہبہ رد کرنا صحیح ہے جیسا قبول کرنا صحیح ہے۔ کذا فی درالمختار والسراجیہ صغیر کے والدین کو اس مال کا کہانا مباح ہے جو اسکو ہبہ ہوا بقول صحیح اور بعضون نے ضرورت کی قید لگائی ہے چنانچہ افلاس۔ کذا فی درالمختار

مقالہ ۱۱۱۲ کچہہ مضائقہ نہین بعض اولاد کے زیادہ چاہنے مین اسواسطے کہ محبت دلی کا فعل ہے یعنے اوسمین اختیار نہین اسی طرح بعض اولاد کے زیادہ دینے مین کچہہ مضایقہ نہین جبکہ ضرر رسانی باقی اولاد کی مقصود نہوا اور اگر ضرر رسانی کا قصد کرے تو اونمین برابری رکہے اسی پر فتوی ہے۔ ایضًا

مقالہ ۱۱۱۳ کمی اور زیادتی مکروہ ہے جبکہ اولاد درجے مین برابر نہون چنانچہ ایک لڑکا تحصیل علم مین مشغول اور مصروف ہو نہ کسب مین تو اگر بطور ترغیب دیوے تو جائز ہے اگر ایک فاسق ہو تو اوسکو قوت سے زیادہ نہ دے تاکہ معصیت کا مددگار نہ ہو جیسے۔ کذا فی الخلاصہ

مقالہ ۱۱۱۴ اگر اولاد فاسق ہو اور باپ چاہے کہ مین اپنا مال امور خیر مین صرف کرون

بہتر ہے اونکے واسطے چھوڑ جانے سے۔ درالمختار۔

مقالہ ۱۱۱۵ اگر صغیرہ کے زوج نے زفاف کے بعد وہ مال قبض لیا جو صغیرہ کو ہبہ کیا تو اوسکا قبضہ صحیح ہے اگرچہ صغیرہ کا باپ موجود ہو قول صحیح مین بسبب نائب ہونے زوج کے اوسکے باپ کی طرف سے جب باپ کے نائب کا قبضہ صحیح ہوا تو باپ کا قبضہ بطریق اولی صحیح ہوگا۔ ایضًا

مقالہ ۱۱۱۶ فائدہ۔ زفاف مذکور سے مراد یہان پر زوجہ کا جانا ہے زوج کے گھر مین نکاح کے بعد۔

مقالہ ۱۱۱۷ دو شخصون نے یعنے دو شریکون نے ایک گھر ایک شخص کو ہبہ کیا تو صحیح ہے بواسطہ عدم شیوع اسواسطے کہ دونون نے تمام گھر کو اوسکو تسلیم کیا اور موہوب لہ نے تمام پر قبضہ کیا تو شیوع ثابت نہ ہوا۔ کذا فی الدرر۔

مقالہ ۱۱۱۸ اور بالعکس اسکے جائز نہین یعنے دو شخصون کو ایک نے ایک گھر ہبہ کیا اسواسطے ہر واحد کو نصف نصف گھر کا ہبہ ہوا اور نصف غیر معین اور غیر مقسوم ہے تو شیوع پایا گیا محتمل القسمہ مین ہبہ کا مانع ہے۔ درالمختار

مقالہ ۱۱۱۹ اگر موہوب محتمل القسمہ نہو چنانچہ بیت صغیر تو ایک شخص کا ہبہ دو شخصون کو باتفاق امام اور صاحبین کے صحیح ہے۔

مقالہ ۱۱۲۰ ہبہ دو شخصون کی یعنے دو شخصون بالغون کی قید لگائی اسواسطے کہ اگر واہب ہبہ کرے بالغ کو اور صغیر کو جو بالغ کی گود مین ہے یا اپنے دو فرزند صغیر اور کبیر کو ہبہ کرے تو جائز نہین بالاتفاق۔ ایضًا۔

مقالہ ۱۱۲۱ جبکہ دس درم یا دینار دو فقیرون کو ہبہ کیا تو صحیح ہے اسواسطے فقیرون کو

دراصل ہبہ کرنا صدقہ ہے اور صدقہ سے رضا ذات الٰہی ہے تو اس صورت
مین شیوع ثابت نہوا۔ دو شخص مالدار کو ہبہ صدقہ نہین اسواسطے
مالدار کو صدقہ جائز نہین تو ہبہ شیوع بسبب شیوع کے
مملوک نہ ہوگا اور درم مذکور کو فقیر دن پر تسلیم کیا تو ملک صحیح ہوگی۔ درالمختار

مقالہ ۱۱۲۳ جائز ہے ہبہ کرنا اپنے پڑوسی کو اوس دیوار کا جو واہب کے گھر اور اوس کے
پڑوسی کے گھر کے درمیان ہے اور جائز ہے ہبہ کرنا پڑوسی کو کوٹھری
کا گھر مین سے۔ درالمختار

مقالہ ۱۱۲۴ جب دیوار یا راہ یا حمام مین اپنا حصہ ہبہ کرے اور معین کرے اور موہوب لہ
کو قبض پر مسلط کردے تو ہبہ جائز ہے اور اسی طرح ہے ہبہ بیت کا ساتھ
جمیع حدود حقوق مقسوم اور مفروغ ہوکر قبض باذن الواہب کے ساتھ۔ عالمگیری

باب رجوع ہبہ کے بیان مین

مقالہ ۱۱۲۵ رجوع ہبہ اعیان مین ہوتا نہ اقوال مین۔ کذا فی الطحطاوی

مقالہ ۱۱۲۵ ہبہ سے مراد موہوب ہے یعنی موہوب کا پھیر لینا صحیح ہے ساتھ نہونے
مانع رجوع کے اگرچہ پھیر لینا مکروہ تحریمی۔ کذا فی النہایہ

مقالہ ۱۱۲۶ جو شخص رجوع ہبہ سے کرتا ہے اوسکی مثال وہ مثل کتے کے ہے جب آسودہ
ہوتا ہے تو قی کرتا پھر اپنی قے کو نگل لیتا ہے۔ کذا فی البخاری والطحطاوی

مقالہ ۱۱۲۷ واضح ہوکہ رجوع زیادتی دو قسم پر ہوتی ہے ایک متصلہ دوم منفصلہ جیسے
حاملہ ہونا چارپایہ کا اور قطع ثبوت مانع رجوع نہین اور غلام جوان ہوگیا پھر

بڑہا ہوگیا۔

مقالہ ۱۱۲۸ اور زیادتی زائلہ مین دو قول ہین جیسا مین ہے کہ ایک مرد نے غلام خریدہ کیا پہر وہ جوان ہوا اور بڑہا ہوگیا اور قیمت اوس کی نہت کہی تو واہب کو رجوع جائز نہین اسواسطے کہ اوسکا بدن زیادہ ہوگیا اور قد طول ہولیا پہر اوسکا جسم سے گہٹ گیا پیری کے سبب سے اور مثال متصلہ کی جیسے درختون کا جمانا زمین موہوبہ مین یا عمارت بشرطیکہ عمارت اور درخت لگانا تمام زمین موہوبہ کی زیادت مین ہوا در اگر کل زمین کی زیادت مین معدود ہو تو موہوب کو رجوع جائز ہے در المختار

مقالہ ۱۱۲۹ اگر عمارت اور درخت لگان زمین سے ایک قطعہ مین شمار ہو تو ممتنع ہوگا رجوع فقط اوسی قطعہ مین۔ کذا فی زیلعی

مقالہ ۱۱۳۰ عالمگیری مین یہ روایت منقول کافی سے ہے کہ اگر خالی زمین ہبہ کی موہوب لہ نے ایک کنارے پر کہوری جمائی یا عمارت بنائی اور عمارت بنانا کہجور جمانا زمین کی زیادت ٹہیری تو واہب کو ہبہ پہیر لینا جائز نہین نہ کل مین نہ بعض مین اور اگر یہہ زیادت مین معدود تہو یا نقصان زمین شمار ہو تو مانع رجوع نہین اور اگر زمین طویل و عریض ہو تو عمارت مذکورہ تمام زمین کی زیادت نہوگی بلکہ اوس کے ایک قطعہ کی زیادتی ٹہیرے گی تو واہب کو اوس کے غیر قطعہ مین رجوع جائز ہو ہوگا۔ انتہی۔

مقالہ ۱۱۳۱ اگر دو شخصون مین اختلاف ہوا اور عین موہوب وارث کے ہاتہہ مین ہے تو وارث ہی کا قول مقبول ہوگا مثال اختلاف کی صورت یہہ ہے کہ واہب کے وارث نے کہا موہوب لہ سے کہ تو نے موہوب پر قبضہ واہب کی زندگی مین

نہین کیا بلکہ اوس کی وفات کے بعد قبضہ کیا اور موہوب لہ نے کہا بلکہ اوسکی
حیات مین مین نے قبضہ کیا تو وارث ہی کا قول مقبول ہوگا۔ درالمختار و عالمگیری

مقالہ ۱۱۳۲ اگر واہب اور موہوب لہ نے زیادت کے حادث ہونے مین اختلاف کیا تو زیادت
متولدہ مین جیسے جوان ہوجانے مین واہب کا قول معتبر ہوگا مانند عمارت
اور درخت کے تو موہوب لہ کا قول مقبول ہوگا۔ کذا فی المحیط و درالمختار

مقالہ ۱۱۳۳ زیادتی منفصلہ رجوع ہبہ کی مانع نہین ہوتی جیسے بچہ موہوب کا اور دیت اور مہر
مملوکہ کا اور پہل درخت کا تو واہب اصل مین رجوع کرے نہ زیادت مین۔ ایضًا

مقالہ ۱۱۳۴ جائز نہین مسلمان کو شراب یا سور عوض دینا نصرانی کے ہبہ سے اسواسطے
کہ مسلمان کے جانب سے شراب یا سور کی تملیک صحیح نہین۔ کذا فی البحر

مقالہ ۱۱۳۵ اور یہہ شرط ہے کہ عوض ہبہ کا بعض موہوب لہ نہو تو اگر بعض موہوب کو باقی
موہوب کے عوض مین دے تو صحیح نہین تو واہب کو باقی موہوب مین
رجوع جائز ہے۔ درالمختار

مقالہ ۱۱۳۶ اگر موہوب دو چیزین ہون موہوب لہ ایک چیز کو دوسری کے عوض مین
دے اگر دونون چیزین دو عقد مین موہوب ہوئے ہون تو عوض دینا درست ہے
اگر ایک عقد مین موہوب ہون تو جائز نہین اسواسطے کہ اختلاف عین کے
مانند ہے۔ ایضًا

مقالہ ۱۱۳۷ قاعدہ کلیہ رجوع اور عدم کا یہ ہے کہ جس حق کا آدمی سے مطالبہ کیا جائے
حبس اور ملازمت سے تو اسکے ادا کا امر کرنا رجوع کا مثبت ہے بلا اشتراط
ضمان اور جو ایسا نہین یعنے اسکا مطالبہ بحبس و ملازمت نہین تو اوس کے

ادا کا موجب نہیں مگر اسوقت جبکہ امر کرے والا اسپنے اوپر ضمان اوسکا
شرط کرے۔ کذا فی در المختار

مقالہ ۱۱۳۸ اگر نصف ہبہ مستحق غیر نکلا تو موہوب لہ نصف عوض پھیر لے۔ ایضًا

مقالہ ۱۱۳۹ اور بالعکس اسکے یعنے جب کہ نصف ہبہ مین رجوع نہیں جبتک کہ مابقی عوض
کو نہ پھیر دے اسواسطے کہ مابقی ہو سکے رکہتا ہے ابتدا، تنویر میں اور
مراد اس عوض سے وہ ہے جو غیر مشروط ہو متفق ہیں۔ کذا فی الطحطاوی

مقالہ ۱۱۴۰ اگر تمام عوض مستحق ہو تو واہب تمام ہبہ مین رجوع کرے جبکہ ہبہ قایم ہو اگر ہبہ
ہالک ہو تو رجوع نہیں اسواسطے کہ ہلاک ہبہ مانع رجوع ہے۔ در المختار

مقالہ ۱۱۴۱ اگر تمام ہبہ مستحق ہو موہوب لہ کو جایز ہے کہ تمام عوض پھیر لے اگر موجود ہو
اور عوض کا مثل پھیر لے اگر عوض ہالک ہو گیا۔ عوض مثلی ہو خواہ کیلی ہو
یا وزنی ہو اور عوض کی قیمت پھیر لے اگر عوض قیمت والا ہو۔ کذا فی الغایۃ و در المختار

مقالہ ۱۱۴۲ اگر واہب ہبہ کرے اپنے قرابتدار محرم نسبی کو اگرچہ موہوب لہ ذمی ہو تو
رجوع نکرے گا۔ در المختار

مقالہ ۱۱۴۳ اگر تلوار ہبہ کی موہوب لہ نے توڑ کر اوس کی چھری یا دوسری تلوار بنالی
تو رجوع جائز نہوگا۔ الطحطاوی

مقالہ ۱۱۴۴ جبکہ رجوع کیا متعاقدین مین سے ایک شخص نے حکم حاکم یا رضامندی سے
تو رجوع عقد ہبہ کا فسخ ہوگا اصل سے اور اعادہ ہوگا واہب کی ملک قدیم کا
نہ ہبہ واسطے واہب کے۔ در المختار

مقالہ ۱۱۴۵ چونکہ رجوع بقضا یا رضا اعادہ ملک واہب ہے نہ ہبہ موہوب کا اسیواسطے

شرط نہین رجوع مین قبض کرنا واہب کا اور رجوع صحیح ہے ایضًا

۱۱۴۵ مقالہ اور واہب کو جائز ہے پہیر دینا موہوب کا اوس کے بایع کو ہر طرح خواہ یقضا ہو یا برضا ہو۔ ایضًا

۱۱۴۶ مقالہ اگر واہب اور موہوب لہ نے رجوع پر اتفاق کیا اوس موضع مین جسمین رجوع صحیح نہین تو ان دونون کا اتفاق جائز ہے۔ الجواہرہ اور در المختار۔

۱۱۴۷ مقالہ جبکہ ہبہ واقع ہو شرط عوض معین مین تو وہ باعتبار ابتدا کے ہبہ ہوگا تو دونون عوضون مین تقابض شرط ہوگا اور محتمل القسمہ مین شایع ہونے سے عوض باطل ہے۔ ایضًا

۱۱۴۸ مقالہ فائدہ تملیک یعنی ہبہ ہوتی ہے اور قبض کرنے سے تمام ہوجاتی ہے اور جبتک قبض اور تسلیم سے خالی ہو تو اسمین علماء کا اختلاف ہے انتہی۔ در المختار

باب اکراہ یعنی زبردستی کرنیکے بیان مین

۱۱۴۹ مقالہ (لغت) اہل عرب اوس جگہ اکراہ بولتے ہین جہان اوسپر زبردستی کرے اوس چیز مین جسکو وہ ناپسند رکہتا ہو۔ در المختار

۱۱۵۰ مقالہ شرع مین اکراہ زبردستی کرنیوالے کے دہمکانے کو کہتے ہین جو طرف ثانی کے دل مین حیا اثر پیدا کردے۔ ایضًا

۱۱۵۱ مقالہ (شرایط) شرائط اکراہ چار چیزین ہین ایک قادر ہونا اکراہ کرنیوالے کا اوس چیز کے واقع کرنے پر خواہ مکرہ سلطان یا چور اور ڈاکو ہو یا مانند اسکے یا زوج اپنی زوجہ کے حق مین وغیر ذلک۔

مقالہ ۱۱۵۰ اور شرط ثانی خوف ہے مکرہ کا یعنے جبر اکراہ اور زبردستی ہوئی وہ اسپنے ظن غالب سے ڈرتا ہو تہدید والی چیز کے واقع کردینے سے فی الحال اور تیسری شرط یہ ہے کہ جس چیز کے سبب سے اکراہ ہوا وہ چیز جان یا عضو کی تلف کرنے والی ہو یا موجب ہو ایسے الم اور غم کی اور چوتھی شرط ممتنع ہونا مکرہ کا قبل از اکراہ اوس فعل سے جسکے واسطے اوسپر زبردستی ہوئی ہو۔

مقالہ ۱۱۵۱ اگر ایک شخص پر اکراہ ہو بسبب قتل کے متلف یعنے جو چیز تلف کرنے والی ہے نہ ایک دو کوڑے کی ضرب کہ وہ تلف کرنے والے نہیں مگر آلہ تناسل اور آنکھ البتہ تلف کرنے والا ہے۔

مقالہ ۱۱۵۲ زیلعی نے ذکر کیا ہے کہ ضرب شدید حاکم کی رائے پر مفوض ہے اوسکی حد معین نہیں۔ ایضاً

مقالہ ۱۱۵۳ بیع مکروہ مخالف ہے بیع فاسد کی چار صورتون میں پہلی صورت یہ ہے کہ جائز ہو جاتی ہے اجازت قولی اور فعلی سے برخلاف اوس بیع فاسد کے وہ اجازت سے متعلق بصحیح نہین ہوتی۔ ایضاً

مقالہ ۱۱۵۴ دوسری صورت یہ ہے کہ مشتری کا تصرف اوس سے توڑا جاتا ہے اگرچہ دست بدست چند بار اوسکی بیع ہوگئی ہو برخلاف بیع فاسدہ کے اسواسطے کہ بیوع فاسدہ مین حق شرع کی جہت فساد ہے اور بیع مکرہ مین حق العبد کے جہت سے فساد ہے اور تیسری صورت یہ ہے کہ بیع مکرہ مین وقت اعتاق کے قیمت معتبر ہوگی نہ قبض کے وقت کی اور چوتھی صورت یہ ہے کہ ثمن اور بیع امانت ہے مکرہ کے ہاتھ مین بسبب لینے ثمن کے مشتری کے اذن سے

سلطان کا امر اکراہ ہے اگرچہ اوس نے قتل یا حبس کی وعید اور تہدید نکی ہو۔ در المختار

۱۱۵۷ مقالہ اور بدون سلطان کے اور کسی کا امر اکراہ نہین بشرطیکہ مامور دلالت حال سے نہ جانتا ہو کہ اگر اوسکا کہنا نکرے گا تو وہ اسکو قتل کرے گا یا اوسکا قطع ہاتھ کریگا اور اسی قول کا فتوی ہے۔ در المختار

۱۱۵۸ مقالہ اگر بائع کے بیچنے پر اکراہ ہوا نہ مشتری پر اور بیع تلف ہو گئی مشتری کے ہاتھ مین تو مشتری اوس کی قیمت کا بائع کو تاوان دے بسبب قبض کرنے مشتری کے بیع کو عقد فاسد سے۔ ایضاً

۱۱۵۹ مقالہ اگر مالک تاوان لے اکراہ کرنیوالے سے تو وہ مشتری سے قیمت اوسکی پھیر لے۔ ایضاً

۱۱۶۰ مقالہ اگر کوئی شخص اسپر اکراہ کیا جاوے کہ خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے انکار کرے تو وہ دل کو مطمئن ایمان کے ساتھ رکھے جو ظالم کہے وہ کرے اپنی جان بچانیکے واسطے اسکا حکم فقہانے دیا ہے۔ ایضاً

باب شفعہ کے بیان مین

۱۱۶۱ مقالہ شرع مین بقعہ خریدشدہ کے مالک ہونیکو بعوض اسقدر ثمن کے جتنے مین مشتری کو پڑا ہے شفعہ کہتے ہین۔ کذا فی المحیط

۱۱۶۲ مقالہ (شرط) شرط شفعہ کے چند قسم ہین از انجملہ عقد معاوضہ پایا جاوے اور عقد معاوضہ بیع ہے یا جو بیع کے معنی مین ہو پس جو بیع یا ہبہ کے معنی مین نہوا اوسمین شفعہ ثابت نہ ہوگا یہانتک کہ ہبہ اور صدقہ اور میراث اور وصیت

کے ساتھہ شفعہ واجب نہین ہوتا۔ عالمگیری

مقالہ ۱۱۶۳ اگر ہبہ بشرط عوض ہوا اور واہب و موہوب لہ دونون نے باہم قبضہ کرلیا
تو شفعہ واجب ہوجائیگا اور اگر دونون مین سے فقط ایک نے قبضہ کیا
نہ دوسرے نے تو ہمارے ائمہ ثلاثہ کے نزدیک شفعہ مستحق نہ ہوگا۔ عالمگیری

مقالہ ۱۱۶۴ جو دار کہ بدل صلح ہوا اوسمین شفعہ واجب ہوجاتا ہے اور اسیطرح جس دار سے
باقرار صلح کرلی ہو اسمین بھی شفعہ واجب ہوتا ہے اور اگر بانکار صلح کی ہو
تو شفعہ واجب نہوگا مگر شفیع حجت قایم کرنے مین قایم مقام مدعی کے ہوجائیگا
پہر اگر شفیع نے اس بات کے گواہ قایم کئے کہ یہ دار مدعی کا ہے یا مدعا علیہ
سے قسم لی اور اوس نے قسم سے انکار کیا تو شفیع کو حق شفعہ حاصل ہوجائیگا

مقالہ ۱۱۶۵ از انجملہ مبیع سے بائع کی ملک زائل ہوجانا شرط ہے۔ ایضاً

مقالہ ۱۱۶۶ اور شرط ہے کہ شفعہ کا محل عقار ہو یعنے یہان مراد غیر منقول ہے مثل مکانات
اور باغات اور درختون اور کنوان کے۔ درالمختار

مقالہ ۱۱۶۷ اگر ایک شخص کو ایک دار اس شرط پر ہبہ کیا کہ وہ شخص واہب کو ہزار درم
ہبہ کرے تو جبتک دونون باہم قبضہ نہ کرلین تب تک شفیع کو اوسمین حق
شفعہ نہ ہوگا۔ عالمگیری

مقالہ ۱۱۶۸ (رکن) شفعہ کا رکن لینا ہے شفیع بایع یا مشتری سے وجوب سبب اور شرط
شفعہ کے نزدیک۔ درالمختار و عالمگیری

مقالہ ۱۱۶۹ شفعہ کی صفت یہ ہے کہ بواسطہ شفعہ کے لینا ابتداءً خرید کے مانند ہے تو
شفعہ سے وہ ثابت ہوتا ہے جو خریداری سے ثابت ہوتا ہے چنانچہ

بسبب خیار عیب کے اور خیار رویت کے۔

مقالہ ۱۱۷۰ شفعہ واجب ہے بعد بیع کے اگرچہ ایسی بیع فاسد ہو جسمین مالک کا حق منقطع ہوگیا چنانچہ آگے آوے گا۔ ایضاً

مقالہ ۱۱۷۱ اور شفعہ واجب ہوتا ہے بعد بیع کے مشتری کے خیار سے۔ ایضاً

شفعہ واجب ہوتا ہے واسطے شریک کے ذات مبیع مین۔ ایضاً

مقالہ ۱۱۷۲ بعد اس کے اگر شریک مبیع کا نہو یا ہو مگر مشتری کے واسطے مبیع کو مسلم رکھے یعنے جو حق شفعہ کو طلب نکرے تو اوسکا شفعہ واجب ہے۔ ایضاً

مقالہ ۱۱۷۳ نہر صغیر جسمین کشتیین نہین چلتین اور جیسے کوچہ غیر نافذہ ہو تو دونون مین شریکون سے شفعہ ثابت نہ ہوگا۔

مقالہ ۱۱۷۴ بیان نہر صغیر خاص یہ ہے کہ نہر صغیر کے پانی لینے کے باری مشترک ہو چند لوگون مین کہ اونکی اراضی اوس سے سینچے جاتے ہون اون اراضی مین سے ایک کہیت بکا ہو تو سب پانی لینے والون کے واسطے شفعہ ثابت ہے۔

مقالہ ۱۱۷۵ پھر حق مبیع کے لحیظ بعد کے شفعہ ہمسایہ ملاصق کے واسطے واجب ہے اگرچہ ہمسایہ ملاصق ذمی یا عبد ماذون یا مکاسب ہو۔ ایضاً

مقالہ ۱۱۷۶ جار ملاصق وہ ہے جسکا دروازہ دوسرے کوچے مین ہے اور اوس کے گھر کی پشت خانہ مبیعہ کی پشت سے ملی ہے تو اگر اوسکا دروازہ اسی کوچہ مین ہو اور وہ کوچہ غیر نافذہ ہے تو وہ خلیط ہے حق مبیع مین نہ جار ملاصق چنانچہ مذکور ہو چکا ہے اگرچہ اوسکا دروازہ سامنے ہو خانہ مبیع کے۔ ایضاً

اگر کسی نے اپنا شفعہ کا ساقط کر دیا بعد حکم قاضی کے تو باقی شفعیون کو شفیع تارک

شفیع تارک کا حصہ لینا جائز نہین اسواسطے کہ حکم قاضی سے انمین سے ہر احد

کا حق جدا ہوگیا کے حصے سے ۔۔ کذا فی زیلعی

مقالہ ١١٧٧ اگر ایک شفیع نے اپنا حصہ دوسرے شفیع کے واسطے مقرر کر دیا تو صحیح نہین

اور اوسکا حق اس فعل سے ساقط ہوگا اوسکی اور گردانی سے اور مبیع تقسیم ہوجائیگا

باقی شفعیون مین ۔ درالمختا ۔

مقالہ ١١٧٨ صحیح ہے طلب کرنا شفیع کے مشتری کے وکیل سے اگر مبیع اوس نے اپنے

موکل کو تسلیم نہ کر دی ہو تو طلب شفعہ وکیل سے صحیح نہین تو دعوی شفعہ اس سے

باطل ہے یہی مختار ہے ۔ درالمختار

مقالہ ١١٧٩ شفعہ نہین وقف مین اور وقف کے واسطے شفعہ ہے اور نہ وقف کے جوار

مین شفعہ ہے ۔ کذا فی درالمختار و شرح المجمع والنوازل ۔

باب طلب شفعہ کے بیان مین

مقالہ ١١٨٠ شفعہ عقد و جوار سے واجب ہوتا ہے اور طلب و شہادت سے متاکد ہوجاتا ہے

اور لے لینے سے ملک حاصل ہوتی ہے پھر طلب کی تین قسمین ہین (١)

طلب مواثبہ (٢) طلب تقریر اشہاد (٣) طلب تملیک پس طلب مواثبہ

یہ ہے کہ جسوقت شفیع نے بیع کو معلوم کیا تو چاہئے کہ اوسیوقت

شفعہ طلب کرنے اور اگر اوس نے سکوت کیا اور طلب نکیا تو اوسکا شفعہ باطل

ہوجائیگا اور یہی روایت اصل ہمارے صاحب مشہور سے ۔ عالمگیری

مقالہ ۱۱۸۱ اور شفعہ طلب کرے شفیع بیع دریافت ہونے کی مجلس مین خواہ علم بیع مشتری سے ہوا ہو یا اوس کے فرستادہ سے یا کسی عادل شخص کے کہنے یا عدد کثیر کی خبر دینے سے۔ در المختار

مقالہ ۱۱۸۲ مجلس علم بیع مین طلب لازم ہے اگرچہ مجلس دراز ہو عورت مخیرہ کی مانند یہی قول اصح ہے کذا فی الدرر اور اسی قول پر متون فقہ شامل ہین اور طلب علی الفور لازم ہے اور علم الفور پر فتوی۔

مقالہ ۱۱۸۳ طحطاوی نے کہا جبکہ روایت علی الفور پر فتوی ہوا تو مخالفت کی کیا وجہ ہے اور اس روایت پر متفرع ہے تو از ل کا مسئلہ کہ جب شفیع سلام کرے مشتری پر شفعہ باطل ہوگیا یعنے اسواسطے کہ طلب پر اوس نے سلام کو مقدم کیا کیونکہ طلب بعد علم بیع فوراً واجب تھی۔

مقالہ ۱۱۸۴ زیلعی مین ہے اور اگر شفیع کو خبر بذریعہ خط کے ہوئی اور شفعہ اول یا خط مین لکھا تھا اس نے تمام خط پڑھا تو شفعہ باطل ہوگیا بسبب تاخیر طلب کے بشرطیکہ علم مشتری اور ثمن ہوگیا ہو اسواسطے کہ سکوت اسوقت رضا ہوتا ہے جبکہ مشتری اور ثمن معلوم ہوا انتہی کذا فی الطحطاوی

مقالہ ۱۱۸۵ اور علم بیع کے بعد طلب کرنے کو طلب مواثبہ اور طلب سبا درت کہتے ہین اگر مجلس علم مین گواہ ہون تو اونکو گواہ کرلے اور اگر گواہ وہان نہو تو اپنی زبان سے طلب شفعہ کرے تاکہ اوسکا حق عند اللہ ساقط نہو۔ در المختار

مقالہ ۱۱۸۶ ایسے لفظ سے شفعہ طلب کرے جس سے شفعہ مفہوم ہو چنانچہ یون کہتا کہ مین نے شفعہ طلب کیا اور مانند اس کے یا یون کہا کہ مین شفعہ کا

طالب ہون۔ رد المختار

مقالہ ۱۱۸۷ شفیع یون کہے کہ فلان نے یہ گھر خرید کیا اور مین اوسکا شفیع ہون اور مقر مین مجلس علم مین شفعہ طلب کر چکا ہون اور مین اب اوسکو طلب کرتا ہون تم گواہ رہو اسپر اور یہ طلب اشہاد ہے۔ ایضاً

مقالہ ۱۱۸۸ اگر شفیع نے ایک ... خط بھیجنے پر یا رسول بھیجنے کے ہوا اور با وجود اوس کے کہ گواہ ... تو اوسکا شفعہ باطل ہوگا۔ ایضاً

مقالہ ۱۱۸۹ طلب ثالث کی تاخیر کرنے سے ہر طرح خواہ تاخیر عذر سے ہو یا بلا عذر ایک مہینے کی تاخیر ہو یا زیادہ شفعہ باطل نہین ہوتا یہانتک شفیع اسکو اپنی زبان سے ساقط کر دے اسی قول کا فتوی ہے اور یہی ظاہر مذہب ہے۔ در المختار

مقالہ ۱۱۹۰ اگر اوس نے مثل مرض اور حبس وغیرہ کسی عذر کی وجہ سے ترک کی اور توکیل اوس سے نہو سکی تو اسکا حق شفعہ باطل نہوگا اور اگر اوس نے بلا عذر خصومت ترک کی تو امام اعظم کے نزدیک اور ان دو روایتون مین سے ایک روایت کے موافق امام ابو یوسف کے نزدیک اسکا شفعہ باطل نہ ہوگا یہی ظاہر مذہب ہے اور اسی پر فتوی ہے کذا فی المحیط والہدایہ

مقالہ ۱۱۹۱ ایک دار ایک شخص کے قبضہ مین ہے اوس نے اقرار کیا کہ فلان شخص کا ہے اور اوسکے پہلو مین دوسرا دار فروخت کیا گیا پس مقرلہ نے شفعہ طلب کیا تو اوسکو شفعہ نہ ملیگا یہانتک کہ اس بات کے گواہ قائم کرے کہ یہ دار میرا ہے۔ کذا فی المحیط

مقالہ ۱۱۹۲ جو ثمن موجل مشتری پر ہے وہ معجل نہو گا اگر شفیع نے ثمن حال سے اسکو
لیا اسواسطے کہ مدت حق مشتری ہے تعجیل سے باطل نہوگا۔ درالمختار
مقالہ ۱۱۹۳ شفیع ثمن اور قیمت [illegible] اگر مشتری نے عمارت
بنائی ہو یا درخت لگائے ہون اگر شفیع مشتری کو عمارت کہودنے
اور درخت اکہاڑنے کی تکلیف دی مگر جبکہ اوکہاڑنے مین زمین کا
نقصان ہو تو شفیع کو جائز ہے اوسکا لینا کہودی عمارت اور اکہڑے
درخت کی قیمت کے ساتہہ۔ درالمختار
مقالہ ۱۱۹۴ اگر مشتری نے خرید کے بعد اوسکو وقف کردیا یا مسجد بنائے یا قبرستان
کیا یا کسی کو ہبہ کیا تو شفیع ان سب تصرفات کو دفع کرسکتا ہے کذا فی الدرالمختار والطحطاوی
مقالہ ۱۱۹۵ اجنبی شخص کے عمارت توڑنا مشتری کے توڑنے کے مانند ہے حکم
مین یعنے بقدر اوس کے حصہ کے ثمن ساقط ہوگا۔ ایضاً
مقالہ ۱۱۹۶ اگر مشتری نے زمین اور کہجور کے درخت اور پہل خرید کئے یا کہ پہل لگے
خرید کے بعد مشتری کے قبضہ مین بسبب متصل ہونے پہلون کے
درخت سے اور اگر مشتری نے پہل توڑ لے تو شفیع کو پہل لینے کا اختیار
نہین پہل تابع ہے نہ اصل۔ ایضاً
مقالہ ۱۱۹۷ اگر باغ تلف ہوگیا آسمانی آفت سے اور حالانکہ اسکو مشتری نے اسکے
پہلون کے ساتہہ خرید کیا تہا ساقط ہوگا اوسکا حصہ ثمن سے جس باغ کو پہل
کے ساتہہ خرید کیا اور کل ثمن سے شفیع لیگا ثانی مین۔ ایضاً
مقالہ ۱۱۹۸ طلب شفعہ کرنا بیع فاسد مین انقطاع حق سے ہے بائع کا بالاتفاق۔ ایضاً

باب مراتب شفعہ کے بیان مین

۱۱۹۹ مقالہ اگر چند شفعہ جمع ہو جاوین تو او نمین ترتیب کا لحاظ کیا جاویگا پس شریک کو خلیط پر اور خلیط کو جار پر مقدم کرینگے۔ عالمگیری

۱۲۰۰ مقالہ اگر شریک نے اپنا حق شفعہ مشتری کو دیدیا تو خلیط کا شفعہ واجب ہوگا عالم

۱۲۰۱ مقالہ اور اگر دو خلیط ہون تو تقدیم ہوگی کسپر جو اخص ہوگا پھر اعم۔ ایضاً

۱۲۰۲ مقالہ اور اگر خلیط نے بھی اپنا حق شفعہ دیدیا جار کا حق شفعہ واجب ہوگا اور یہی جواب موافق ظاہر الروایت کے ہے اور یہی صحیح ہے اسواسطے ہر ایک ان تینون امور مین سے استحقاق شفعہ کے واسطے سبب صالح ہے۔ عالمگیری

۱۲۰۳ مقالہ ایک دار دو شریکون مین مشترک ہے کوچہ غیر نافذہ مین واقع ہے اونمین سے ایک شریک نے اپنا حصہ دار کسی شخص کے ہاتھ فروخت کردیا تو شفعہ پہلے شریک اور کو ملیگا پس اگر اوس نے حق شفعہ مشتری کو دیدیا تو اوس شخص کو ملیگا جو اپنے دار اور اس دار کے درمیانی دیوار مین شریک ہے۔ عالمگیری

۱۲۰۴ مقالہ اگر ایک کوچہ غیر نافذہ مین ایک دار واقع ہے اسکے اندر ایک بیت ہے اور وہ بیت دو آدمیون کا ہے اور دار مین ایک قوم شریک ہے پھر بیت مین سے ایک شریک نے اپنا حصہ فروخت کردیا تو پہلے حق شفعہ شریک کو ملیگا پس اگر انہون نے دیدیا تو سب اہل کوچہ کو ملیگا اور حق شفعہ

مین یہ سب لوگ برابر ہونگے پھر اگر اہل کوچہ نے بھی دیدیا تو جار ملاصق کو
ملیگا اور جار ملاصق وہ شخص ہے جو اس دار کی پشت پر رہتا ہے اور
اوسکے دار کا دروازہ دوسرے کوچہ کیطرف ہے ۔ کذا فی المحیط

مقالہ ۱۲۰۵ امام محمدؒ نے فرمایا ہے کہ جہان شریک نے اپنا حق شفعہ مشتری کو دیدیا تو
جار کے واسطے تبھی حق شفعہ ثابت ہوگا کہ جب جار نے بیع کے
سنتے ہی شفعہ طلب کیا ہو اگر نہ طلب کیا ہو تو اوسکے حق شفعہ
حاصل نہ ہوگا ۔ کذا فی المحیط

مقالہ ۱۲۰۶ صاحب طریق بہ نسبت صاحب مسیل الماء کے استحقاق شفعہ مین
اولی ہے بشرطیکہ رقبہ مسیل الماء اوسکی ملک ہوا اور اسکی صورت یہ ہے
کہ ایک دار فروخت کیا گیا اور اسمین ایک شخص کا راستہ ہو اور دوسرا
کا پانی بہنے کا استحقاق ہے تو صاحب طریق بہ نسبت صاحب مسیل
کے استحقاق شفعہ مین اولی ہے ۔ کذا فی المحیط

مقالہ ۱۲۰۷ ایک دار مین تین بیت ہین اور باقی میدان ہے تین آدمیون مین
مشترک ہے اور بیوت انمین سے دو شخصون مین مشترک ہین پس پھر دو
مالکان بیوت مین سے ایک نے اپنا حصہ بیوت و میدان اوس شخص کے
ہاتھ جو بیوت و میدان مین اوسکا شریک ہے فروخت کیا تو باقی دونون
آدمیون کو جو صحن مین اسکے شریک ہین استحقاق شفعہ ہوگا ۔ کذا فی العالمگیری

مقالہ ۱۲۰۸ امام ابو یوسفؒ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے ایک دیوار مع اوسکی
زمین کے خریدی پھر باقی دار خریدا پھر دیوار کے جار نے شفعہ

طلب کیا تو اسکو دیوار کا شفعہ ملیگا اور باقی دار مین حق شفعہ نہ ملیگا کذا فی المحیط

مقالہ ۲۰۹ ایک دار مین ایک دروازہ دریچہ کے طرف ہے اور دار کے دوسرے دروازہ سے بڑے راستہ کے طرف نکل گیا ہے پس اگر یہ راستہ عام لوگون کی راہ کذر ہو تو اہل دریبہ کو حق شفعہ نہوگا اسواسطے کوچہ نافذہ سب ہے اور اگر یہ راہ خاص اہل دریبہ کا ہو تو اہل دریبہ سب شفیع ہونگی کیونکہ کوچہ غیر نافذہ سب ہے۔ کذا فی المحیط

مقالہ ۲۱۰ ایک شخص نے ایک کوچہ غیر نافذہ مین ایک دار خریدا پھر اسی کوچہ مین دوسرا دار خریدا تو اہل کوچہ کو دار اول بحق شفعہ لینے کا اختیار ہوگا اسواسطے کہ دار اول خریدنے کے وقت مشتری شفیع نہ تہا پھر دوسرے دار مین مشتری بھی اہل کوچہ کے ساتھہ شفیع ہوگیا۔ عالمگیری

باب اون امور کے بیان مین جن سے کہ حق شفع بعد ثابت ہونیکے باطل ہو جاتا ہی اور جن سے باطل نہین ہوتا ہے

مقالہ ۲۱۱ واضح ہو کہ جن امور سے حق شفعہ بعد ثابت ہونے کے باطل ہو جاتا ہے اونکی دو قسمین ہین ایک اختیاری دوسری ضروری پھر اختیاری کی دو قسمین ہین ایک صریح یا جو صریح کے قایم مقام ہوا ور دوسری دلالت یعنے دلالت ساقط ہوا پس صریح کی یہ صورت ہے مثلاً شفیع یون کہے کہ مین نے اپنا حق شفعہ باطل کر دیا یا مین نے حق شفعہ ساقط کر دیا یا مین نے تجھہ

شفعہ سے بری کردیا یا مین نے شفعہ تجھے دیدیا یا اس کے مثل دوسرے الفاظ کہے مگر ضروری ہے کہ اوس نے ایسے الفاظ بیع واقع ہونیکے بعد کہے ہون خواہ اسکے بیع کا علم ہوا ہو یا نہ ہوا ہو کیونکہ صریحًا اپنا حق ساقط کرنے مین جاننا و نجاننا دونون یکسان ہین بخلاف دوسری قسم دلالت کے بطریق دلالت اگر شفیع نے اپنا حق ساقط تو جبتک بیع کا حال جاننے کے بعد ساقط نکرے ہے تب تک ساقط نہ ہوگا۔ ا

مقالہ ۱۳۱۲ اور دلالت کی یہ تفسیر ہے کہ شفیع کے طرف سے کوئی ایسا فعل پایا جاوے جو مشتری کے واسطے عقد بیع ا ۔ر اس کے حکم کی رضامندی پر دلالت کرتا ہو جیسے طلب چھوڑکر کسی کام مین مشغول ہوگیا۔

مقالہ ۱۳۱۳ اور قسم ضروری کی یہ مثال ہے کہ مثلًا حق دو طرحکی طلب کے بعد شفعہ مین لے لینے سے پہلے مرجاوے تو ہمارے نزدیک یہ حکم ہے کہ اوسکا حق شفعہ باطل ہوجائیگا مگر مشتری کے مرجانے سے شفیع کا حق باطل نہوگا اور شفیع کو اختیار رہیگا کہ مشتری کے وارث سے لیلے۔ کذافی بدایع عالم

مقالہ ۱۳۱۴ عقد بیع سے پہلے شفعہ کا دیدینا صحیح نہین ہے اور بعد بیع کے صحیح ہے خواہ شفیع کو اپنا حق شفعہ واجب ہونا معلوم ہو یا نہ معلوم ہوا ور جس شخص کو ساقط کرکے دیدیا ہے اوسکو معلوم ہوا ہو یا معلوم نہوا ہو۔ کذافی المحیط

فصل جسمین شفعہ ثابت ہوتا ہی یا نہین ثابت ہوتا اوسکے بیان مین

مقالہ ۱۳۱۵ شفعہ ثابت نہین مورث مین اور صدقہ اور ہبہ بلاعوض شرط مین۔ درالمختار

مقالہ ۱۲۱۲ اگر ایک شخص گہر کا مالک میراث کے سبب سے ہے تو اوسمین شفعہ نہین۔ کذا فی الدرر

مقالہ ۱۲۱۳ اور اس گہر مین شفعہ نہین جو بدل خلع یا بدل صلح کا دم عمد سے ٹہر اگیا یا جو گہر مہر مین قرار دیا گیا۔ در المختار

مقالہ ۱۲۱۴ اوس گہر مین شفعہ نہین جو بیع ہوا بایع کے اختیار سے ہنوز اوس کا اختیار ساقط نہین ہوا ہے پہر اگر ساقط ہوگیا تو شفعہ واجب ہوگیا اگر شفیع نے سقوط اختیار کے وقت طلب کی قول صحیح مین اور اصحون نے کہا کہ بیع کے وقت طلب کی اور اس قول کی بہی تصحیح ہوئی ہے۔ در المختار

مقالہ ۱۲۱۵ اور اس گہر مین شفعہ نہین جسکی بیع فاسد ہوئی ہو اور ہنوز اوسکا فسخ ساقط نہین ہوا اگر اوسکا فسخ ساقط ہوگیا چنانچہ مشتری نے اوسمین کچہہ عمارت بنائی تو شفعہ ثابت ہوگا۔ ایضاً

باب شفعہ مین گواہی دور کرنے اور شفیع و مشتری و بائع کے درمیان اختلاف واقع ہونیکے بیان مین

مقالہ ۱۲۱۶ شفیع و مشتری کے درمیان جو اختلاف واقع ہو وہ یا ثمن کے طرف راجع ہوگا یا مبیع کے طرف راجع ہوگا پس جو اختلاف ثمن کے طرف راجع ہو وہ تین حال سے خالی نہین یا جنس ثمن مین اختلاف ہوگا یا مقدار ثمن مین یا صفت ثمن مین پس اگر جنس ثمن مین اختلاف ہو مثلاً

مشتری نے کہا کہ مین نے سو دینار کو خرید اہے اور شفیع نے کہا کہ ہزار درم کو خرید اہے تو قول مشتری کا قبول ہوگا کیونکہ جنس ثمن کے پہچاننے مین شفیع سے مشتری زیادہ ہے پس جنس کے دریافت مین اوسی کے قول کے طرف رجوع کیا جائیگا۔ کذا فی بدایع

مقالہ ۱۲۲۰
اگر شفیع و مشتری نے ثمن مین اختلاف کیا تو مشتری کا قول قبول ہوگا اور دونون سے باہم قسم نہ لیجائے گی۔ عالمگیری

مقالہ ۱۲۲۱
اور اگر دونون نے اپنے اپنے گواہ قایم کئے تو امام اعظم اور امام محمد کے نزدیک شفیع کے گواہ قبول ہونگے۔ عالمگیری

مقالہ ۱۲۲۲
اگر دونون مین سے کسی نے قسم سے انکار کیا تو ظاہر ہو جائیگا کہ ثمن کی مقدار اسیقدر ہے جسقدر دوسرا کہتا ہے پس شفیع اسیقدر پر شفعہ مین لے لیگا اور اگر دونون قسم کہا لین تو قاضی دونون کے درمیان بیع فسخ کر دیگا۔ عالمگیری

مقالہ ۱۲۲۳
اگر ثمن کا ادا کرنا ظاہر نہ ہوا اور بایع نے کہا کہ مین نے یہ دار ایک ہزار درم کو فروخت کرکے ثمن وصول کر لیا ہے تو شفیع اسکو ہزار درم کے عوض لیسکتا ہے اور اگر اوس نے یون کہا کہ مین نے ثمن پر قبضہ کر لیا اور وہ ہزار درم ہے تو اسکے قول پر التفات نکیا جائے گا۔ کذا فی الہدایہ

باب نابالغ کے شفعہ کے بیان مین

مقالہ ۱۲۲۴
نابالغ کا استحقاق شفعہ مین مثل بالغ کے ہوتا ہے۔ کذا فی المبسوط و عالمگیری

۱۲۲۵ **مقالہ** اگر خرید واقع ہونیکے وقت سے چھہ مہینے سے کم مین وضع حمل ہوا تو اس بچہ کو شفعہ ملیگا اور اگر چھہ مہینے یا زیادہ مین وقت خرید سے وضع حمل ہوا تو اسکو شفعہ نہ ملیگا کیونکہ بیع واقع ہونے کے وقت اس بچہ کا وجود ثابت نہ ہوا حکما لیکن اگر بیع سے پہلے اوسکا باپ مر گیا ہو اور یہ بچہ اوس کا وارث ہوا ہو تو اس صورت مین شفعہ کا مستحق ہوگا اگرچہ وقت بیع سے چھہ مہینے یا زیادہ مین وضع حمل ہوا ہو کیونکہ وقت بیع کے اوسکا وجود حکما ثابت ہے اس لئے کہ وہ اپنے باپ کا وارث ہوا ہے - پہر واضح ہو کہ جب صغیر کے واسطے شفعہ واجب ہو تو اس شفعہ کے طلب کرنے اور لینے کا کار پرداز وہی شخص ہوگا جو اس کے استیفاء حقوق کیواسطے شرعًا اوسکا قایم مقام ہو اور یہ شخص اوسکا باپ ہوتا ہے یا باپ کا وصی پہر اوسکا دادا پہر اوسکے دادے کا وصی پہر وہ وصی جسکو قاضی مقرر کرے پہر اگر ان لوگون مین سے کوئی موجود نہ ہو تو جسوقت یہ لڑکا بالغ ہوا اسوقت اپنے استحقاق شفعہ پر ہوگا - عالمگیری

۱۲۲۶ **مقالہ** اگر نابالغ کے باپ یا باپ کے وصی یا جو شخص انکے قائم مقام ہے کسی نے صغیر کا شفعہ دیدیا تو امام اعظم اور امام ابو یوسف کے نزدیک اوسکا دیدینا صحیح ہوگا یہانتک کہ جب نابالغ اپنے بلوغ کو پہونچا تو اوسکو یہ اختیار نہ ہوگا کہ مبیع مشفوعہ کو شفعہ مین لیلے خواہ شفعہ دینے والے نے مجلس قاضی مین شفعہ دیا ہو یا غیر مجلس قاضی مین دیا ہو - کذا فی المحیط

۱۲۲۷ **مقالہ** اگر مشتری نے ایک دار کو اسقدر ثمن کثیر کے عوض خرید اکہ لوگ اپنے

اندازہ مین اسقدر خسارہ نہین اوٹہاتے ہین اور اس دار کا شفیع ایک نابالغ
ہے پس اوس کے باپ نے اوسکا شفعہ دیدیا تو ہمارے بعض اصحاب نے
فرمایا کہ اوس صورت مین تسلیم شفعہ امام محمد کے نزدیک بھی صحیح ہے
اور اصح یہ ہے کہ یہ تسلیم بالاجماع صحیح نہین ہے اسوجہ سے کہ ایسے ثمن کثیر
ہونے کے باعث سے باپ اوسکے لینے کا اختیار نہین رکہتا ہے اور
طلب شفعہ سے سکوت کرنا یا شفعہ دیدینا جبھی صحیح ہوسکتا ہے کہ جب وہ شخص
اوس کو لیسکتا ہو پس نابالغ وقت بلوغ کے اپنے استحقاق شفعہ پر
ہوگا۔ کذا فی المبسوط و عالمگیری

باب اون چیزون کے بیان مین جو شفعہ کو باطل کردیتی ہین

۱۲۲۸ مقالہ شفعہ کو باطل کرتا ہے طلب مواثبہ کا ترک اور ترک طلب مواثبہ کی یہ صورت
۱۲۲۹ مقالہ ہے کہ شفیع شفعہ طلب نکرے اُس مجلس مین جسمین اوسکو بیع کی خبر پہونچی۔ در المختار
مبطل شفعہ ہے باوجود قدرت کے طلب اشہاد کا ترک کرنا طلب اشہاد
کی صورت یہ ہے کہ شفیع کہے کہ فلان شخص نے یہ گہر خرید کیا اور مین
اوسکا شفیع ہون اور مین قبل اس کے طلب مواثبہ کرچکا ہون اور اب بھی
طلب کرتا ہون تم شاہد رہو اوسپر اور قدرت کی یہ صورت ہے کہ کسی نے
شفیع کا منہہ بند نکرلیا ہو اور وہ زمانہ کے اندر نہ ہو۔ ایضاً
۱۲۳۰ مقالہ فقط بعد بیع کے تسلیم شفعہ مبطل ہے اوس کے خواہ علم سقوط شفعہ کا بسبب
تسلیم کے اوس کے ہو یا نہ ہوا اور قبل بیع کی تسلیم شفعہ مبطل نہین تسلیم شفعہ

عبارت: اسقاط حق شفعہ سے اور اسقاط حق نہین ہو سکتا مگر بعد وجوب کے اور وجوب شفعہ نہین ہوتا مگر بیع کے بعد لہذا التسلیم شفعہ قبل بیع کے صحیح نہین اور بعد بیع کے صحیح ہے۔ درالمختار

مقالہ ۱۲۳۱ تسلیم شفعہ مبطل شفعہ ہے اگرچہ تسلیم صغیر کے باپ یا وصی کیطرف سے ہو برخلاف محمدؒ کے اوسمین جسکی بیع اوس کی قیمت کے موافق یا اقل قیمت سے ہوئی ہو۔ ایضاً

مقالہ ۱۲۳۲ طلب شفعہ کا وکیل جبکہ شفعہ تسلیم کرے یا اپنے موکل شفعہ کا اقرار کرے تو تسلیم صحیح ہے اگر یہ تسلیم اور اقرار قاضی کے پاس ہوا اور قاضی کے حضور مین نہ ہو تو صحیح نہین لیکن وکیل خصومت سے خارج ہو جاتا ہے۔ ایضاً

مقالہ ۱۲۳۳ شفعہ باطل کرتا ہے صلح کرنا شفیع کا شفعہ کے عوض پر۔ ایضاً

مقالہ ۱۲۳۴ اور شفعہ کو باطل کرتا ہے شفیع کا مرجانا شفعہ لینے سے پہلے طلب کے بعد یا قبل طلب کے اور شفعہ مورث نہین ہوتا۔ ایضاً

مقالہ ۱۲۳۵ شفعہ کو باطل نہین کرتی مشتری کی موت بسبب باقی رہنے شفیع کے۔ ایضاً

مقالہ ۱۲۳۶ شفعہ کو باطل کرتا ہے خرید کرنا شفیع کا مشتری سے۔ ایضاً

مقالہ ۱۲۳۷ اگر شفیع نے یہ جانا کہ مشتری زید ہے اوس نے بیع تسلیم کی پھر ظاہر ہوا کہ مشتری کوئی غیر ہے تو شفیع کے واسطے شفعہ ثابت ہے۔ ایضاً

مقالہ ۱۲۳۸ مکروہ ہے حیلہ کرنا اسقاط شفعہ کے واسطے بعد ثابت ہوجانے شفعہ کے بالاتفاق۔ ایضاً

مقالہ ۱۲۳۹ ابو یوسف کے نزدیک مکروہ نہین اور ابو یوسف کے قول کا فتوی ہے۔ ایضاً [illegible]

۱۲۴۰ مقالہ جبکہ ایک جماعت نے زمین مول لی اور بائع ایک ہے تو شفعہ لینا متعدد ہوگا
مشتری کے شمار کے موافق تو شفیع کو یہ جائز ہوگا کہ ایک مشتری کا حصہ لے
اور باقی کو چھوڑ دے اور بالعکس اوس کے یعنے بائع کئی شخص ہوں اور
مشتری ایک ہو تو شفعہ لینا متعدد نہ ہوگا بلکہ شفیع یا سب بیع کو لے یا سب کو
چھوڑ دے اسواسطے اوسمین مشتری پر تفریق عقار ہے۔ ایضاً

باب شفعہ کیواسطے وکیل کرنے اور وکیل شفعہ کے شفعہ دیدینے کے بیان مین

۱۲۴۱ مقالہ اگر مشتری نے کسی دار کے خریدنے کا اقرار کیا اور وہ اوس کے قبضہ
مین موجود ہے تو اوسمین شفعہ واجب ہوجائے گا اور وکیل اوسمین
خصم ہوگا۔ عالمگیری

۱۲۴۲ مقالہ اگر بایع نے بیع کا اقرار کیا اور مشتری نے اپنے خریدنے کا اقرار کیا
اور مبیعہ ہنوز بایع کے قبضہ مین موجود ہے تو شفیع کا حکم دیدیا جائے
گا۔ کذا فی المحیط

۱۲۴۳ مقالہ اگر وکیل شفعہ نے بسبب شرکت کے حق شفعہ کرنے کا ارادہ کرکے
اس طرح گواہ قایم کئے کہ اس وکیل کے فلان شخص موکل کا اس دار کے
مبیعہ مین حصہ ہے اور گواہوں نے اس حصہ کی مقدار بیان نکی تو
وکیل کے طرف سے ایسے گواہ مقبول نہونگے اور نہ اوس کے نام
حق شفعہ کا حکم ہوگا۔ عالمگیری و ذخیرہ۔

۱۲۴۴ مقالہ اگر شفیع نے حق شفعہ لینے کے واسطے ایک شخص کو وکیل کیا تو وکیل کا

یہ اختیار نہین ہے کہ دوسرے کو وکیل کردے لیکن اگر موکل نے وکیل کو اس طرح اختیار دیا ہو کہ جو کچھہ تو کرے وہ جایز ہے تو ہو سکتا ہی۔ عالمگیری

مقالہ ۱۲۲۵ اگر کسی شخص کو کسی دار معین کا حق شفعہ طلب کرنے کے واسطے وکیل کیا تو وکیل مذکور کو سواے اس دار کے دوسرے مقدمہ شفعہ مین خصومت نہین کر سکتا ہے کیونکہ وکالت مقید کرنے سے متقید ہو جاتی ہے اور اس صورت مین موکل نے جس دار کو معین کیا ہے اوسی کی خصومت کے ساتھہ وکالت کو مقید کر دیا ہے ہان اگر ہر حق شفعہ مین جو موکل کے واسطے واجب ہو اختیاری خصومت کرنے کا وکیل کیا ہو تو البتہ جایز ہوگا۔ عالمگیری

مقالہ ۱۲۲۶ اگر کسی شخص کو اپنا شفعہ طلب کرنے کے واسطے وکیل کیا پہر وکیل آیا اور حال یہ تہا کہ دار مشفوعہ کی عمارت غرق ہو چکی تھی یا زمین مشفوعہ کے درخت جل چکے تھے پس وکیل نے پورے ثمن مین مبیع حق شفعہ لیلی مگر موکل راضی نہوا تو یہ لینا موکل کے ذمہ پڑیگا موکل اوس کو رد نہین کر سکتا ہے۔ کذا فی المبسوط و عالمگیری

فصل اہل کفر کے شفعہ کے بیان مین

مقالہ ۱۲۲۷ اگر ایک نصرانی دوسرے نصرانی سے ایک دار بعوض مردار کے خریدا تو شفیع کے واسطے اوسمین حق شفعہ نہ ہوگا۔ عالمگیری

باب مرض مین شفعہ کے بیان مین

۱۲۴۸ مقالہ اگر مریض نے ایک دار ہزار درم کو خریدا حالانکہ اوسکی قیمت ایک ہزار درم ہے اور اوس کے سوا اوس مریض کے پاس ہزار درم موجود ہین پھر مر گیا تو بیع جائز ہے اور شفیع کو اوسمین شفعہ کا استحقاق ہوگا۔ عالمگیری

۱۲۴۹ مقالہ اگر مریض نے ایک دار بعوض دو ہزار کے میعادی ادہار فروخت کیا حالانکہ اوسکی قیمت تین ہزار درم ہے تو میعاد باطل ہوگی مگر مشتری کو اختیار دیا جائیگا چاہے بیع فسخ کر دے یا فی الحال دو ہزار درم ادا کر دے تاکہ وارثون کو انکا حق پورا ملے۔ عالمگیری

۱۲۵۰ مقالہ اگر مریض نے ایک دار تین ہزار درم کو ایک سال کے ادہار پر فروخت کیا حالانکہ اوسکی قیمت دو ہزار درم ہے پھر مر گیا تو بالاجماع یہ حکم ہے کہ ایک تہائی سے زیادہ مین ادہار کی میعاد باطل ہے۔ لیکن اسمین اختلاف ہے کہ یہ تہائی ثمن کے حساب مین معتبر ہو یا قیمت کی راہ سے معتبر ہوگی امام ابو یوسف کے نزدیک ثمن کے حساب مین اور امام محمدؒ کے نزدیک قیمت کے اعتبار سے۔ عالمگیری

۱۲۵۱ مقالہ اگر مریض نے کوئی دار اوس کی قیمت کے برابر دامون کو اپنے وارثون کے ہاتھ فروخت کیا اور اوسکا شفیع کوئی اجنبی ہے تو اسکو شفعہ نہ ملیگا اسواسطے کہ مریض کا مرض الموت مین اپنا کوئی مال عین کسی وارث کے ہاتھ فروخت کرنا اگرچہ اس مال عین کی قیمت کے برابر دامون کے عوض ہو تو امام اعظم کے نزدیک فاسد ہے اور صاحبین کے نزدیک جائز ہے تو شفعہ بھی جائز ہوگا۔ ایضاً

باب قسمت کے بیان مین

۱۲۵۲ مقالہ واضح ہو کہ بعض حصون کو بعض سے جدا اور ممیز کرنیکو قسمت کہتے ہین اور یہ قسمت معنی مبادلہ سے کبھی جدا نہین ہوئی ہے لیکن مکیلات اور موزونات وعددیات متقاربہ یعنے ذوات الامثال مین جدا و ممیز کرنیکے معنی اظہر اور ارجح ہوتے ہین کیونکہ دو شریکون مین سے جو کچھہ ایک شریک دوسرے سے لیتا ہے وہ مثل اسکے ہوتا ہے جو دوسرے کے پاس چھوڑ دیتا ہے پس اوسکا اپنے حق کے مثل وصول پانا مانند عین حق کے وصول پانیکے اقرار دیا گیا اسیواسطے دونون مین سے ہر ایک کو اختیار ہوتا ہے کہ اپنا حصہ بغیر شریک کے رضامندی کے لے لے اور دونون مین سے جو شخص سرتابی کرے وہ تقسیم کرنے پر مجبور کیا جاتا ہے اور جو چیزین غیر مثلی ہین اون مین مبادلہ کے معنی ارجح اور اظہر ہوتے ہین پس حقیقۃً اور حکماً مبادلہ ہوتی ہے۔ کذا فی المحیط وعالمگیری

۱۲۵۳ مقالہ (رکن) رکن قسمت وہ فعل ہے جس سے دو حصون مین جدائی اور تمیز حاصل ہو جیسے کیلی چیزون مین کیل اور وزنی چیزون مین وزن اور مذروع چیزون مین گز سے ناپنا اور عددیات مین گنتی۔ کذا فی النہایہ

۱۲۵۴ مقالہ (شرط) شرط قسمت کی ایسی غیر مقسوم چیز ہو کہ قسمت سے اوس کے منفعت تبدیل اور فوت نہ ہو جاوے۔ کذا فی المحیط وعالمگیری

۱۲۵۵

مقالہ حکم اوسکا یعنے قسمت کا معین کردینا ہے ہر شریک کے حصہ کا علیحدہ علیحدہ
جبکہ یہ قاعدہ ثابت ہو چکا کہ مثلی مین اقرار غالب ہے اور قیمتی مین مبادلہ
تو شریک اپنا حصہ لے لے اپنے ساتھی شریک غائب ہونے سے اول مین۔ در المختار

۱۲۵۶ مقالہ قاعدہ کلیہ قسمت کیل اور موزونین یہ ہے کہ جب ایک شریک کا حصہ
ہلاک ہو گیا قبل قبض تو قسمت منقوض ہو گی اور ویسا حال ہو گا جیسا کہ
قسمت سے پہلے تہا اور اگر اوسکا حصہ تلف ہو گیا جس نے خود کیل اور
وزن کیا نہ دوسرے کا حصہ تو قسمت باقرار ہے۔ کذا فی عالمگیری عن ذخیرہ

۱۲۵۷ مقالہ اگر قسمت کرنے والا اجرت مثل پر مقرر کیا جاوے تو صحیح ہے اسلئے کہ
قسمت کرنا حقیقت مین قضا نہین تو قاسم کو اجرت لینا قسمت کرنے پر
جائز ہے اگرچہ قضا پر اجرت لینا جائز نہین۔ در المختار

۱۲۵۸ مقالہ کیل کرنے والے اور وزن کرنے والے کی اجرت بقدر حصون کے ہے
باتفاق امام اور صاحبین کے۔ ایضًا

۱۲۵۹ مقالہ واجب ہے ہونا قاسم کا امانتدار اور امین اور متقی اور واقف کار قسمت مین
قسمت صحیح ہے سب شریکونکی رضامندی سے مگر جبکہ اونمین کوئی شریک
صغیر ہو یا مجنون ہو جسکی طرف سے کوئی نائب نہین یا کوئی شریک غائب
ہے اور اوسکا وکیل بھی کوئی نہین ہے تو قسمت مذکور صحیح نہین ہو گی
مگر قاضی یا غائب یا صغیر کی اجازت سے جبکہ وہ بالغ ہو جاوے یا اوسکے
ولی کی اجازت سے قسمت صحیح ہو گی۔ در المختار

۱۲۶۰ مقالہ قسمت کیا جاوے وہ مال منقول جسکی میراث کا فیمابینہم شرکا دعوی کرتے ہین

یا اوسکی ملک مطلق کا دعوی کرتے ہین یا اوسکی خریداری کا دعوے
کرتے ہین۔ کذا فی شرح الوقایہ اور در المختار

مقالہ ۱۲۶۱ قسمت کیا جاوے وہ مال غیر منقول جسکی خرید کا یا اوسکی ملک مطلق کا
دعوی کرتے ہین۔ در المختار

مقالہ ۱۲۶۲ اور قسمت نہ ہوگی اگر دو شخصون نے دعوی کیا کہ غیر منقول اونکے ساتھ
ہے یعنے انکے قبضہ مین ہے یہانتک کہ گواہ لاوین اوسپر کہ غیر منقول
اونہین دونون کا مملوک ہے باتفاق امام اور صاحبین کے بقول اصح
شاہد یہ بطریق اجارہ یا رعایت ہو۔ ایضًا

مقالہ ۱۲۶۳ اگر گواہ لائے مورث کی موت پر اور وارثون کی شمار پر اور عقار قبضے
مین ہے اور وارثون مین صغیر حاضر ہے یا ایک کبیر وارث غائب ہے
تو ورثہ حاضرین مین قسمت کیجاوے اور صغیر کے واسطے ایک شخص
اونکے حصہ کا قبض کرنیوالا مقرر کیا جاوے تاکہ اونکی حق تلفی نہو۔ ایضًا

مقالہ ۱۲۶۴ مال مشترک قسمت کیا جاوے ایک شریک کی طلب سے اگر شریک اپنے
حصے سے نفع حاصل کرسکے قسمت کے بعد۔ ایضًا

مقالہ ۱۲۶۵ اگر چند گھر مشترک ہین یا ایک گھر اور زمین مشترک ہے یا ایک گھر اور دوکان
مشترک ہین تو ہر ایک کی قسمت جدا جدا ہوگی ہر حال مین اگرچہ گھر وغیرہا
باہم متصل ہون یا ایک شہر کے دو محلون مین ہون یا دو شہر وغیرہ مین ہون

مقالہ ۱۲۶۶ اور مشترک وغیرہا کی قسمت مجتمعہ نہوگی جبکہ وہ سب ایک شہر مین ہون
یا نہ ہون اور صاحبین نے کہا کہ سب اشیاء مذکورہ اگر ایک ہی شہر مین

واقع ہون تو اوسمین قاضی کی تجویز کو دخل ہے اگر اشیاء مذکورہ دو شہرون
مین ہون تو صاحبین کا قول امام محمد کے قول کے موافق یعنے قسمت مجمعہ
جائز نہین دو شہرون مین اور ایک شہر مین جائز ہے اگر قاضی اوسکو
بہتر سمجھے والا جائز نہین۔ ایضاً

مقالہ ۱۲۶۷ اور قاسم نقشہ بناوے کاغذ پر اوسکا جسکی قسمت کیا چاہتا ہے تاکہ وہ نقشہ
قاضی کے سامنے کرے اور مقسوم کی قسمت کے حصون مین تعدیل اور
تسویہ کرے۔ ایضاً

باب تقسیم سے رجوع کرنے اور قرعہ ڈالنے کے بیان مین

مقالہ ۱۲۶۸ جاننا چاہئے کہ فقط تقسیم سے کوئی خاص حصہ کسی خاص شریک کی
ملک نہین ہوجاتا ہے بلکہ اوس کے واسطے تقسیم کے بعد چار باتون مین
سے کسی ایک پر رہنا ہوتا ہے یا حکم قاضی ہو یا قرعہ اوسکے نام پر نکلے
یا شریک لوگ ایک وکیل مقرر کردین کہ وہ ہر ایک کو ایک حصہ
لازم کردے یا تو قبضہ ہوجاوے۔ عالمگیری

مقالہ ۱۲۶۹ اگر کوئی بعد تقسیم ہونیکے رجوع کرنا چاہے تو رجوع نہین کرسکتا ہی اسواسطے
کہ قرعہ نکلنے کے بعد اور حصہ برآمد ہونے پر قسمت تمام ہوگئی ہی۔ عالمگیری

مقالہ ۱۲۷۰ اگر شریک چار آدمی ہون تو جبتک تین آدمیون کے نام قرعہ برآمد
نہو تب تک چارون مین سے ہر ایک کو تقسیم سے
رجوع کرنے کا اختیار ہی رہیگا۔ کذا فی المحیط

۱۲۷۱ مقالہ اگر میراث مین اونٹ اور بکریان اور گاے مشترک رہون پس انہون نے آدمیون کو ایک حصہ کیا اور بکریان کا ایک حصہ اور گائے کا ایک حصہ پھر اسطرح قرعہ ڈالا تو یہ جایز نہین - کذا فی المحیط

۱۲۷۲ مقالہ الحاصل یہ کہ نوع نوع کا جدا جدا کرنا جائز نہین ہر نوع ہر سہام پر تقسیم کیا جاوے - ایضاً

۱۲۷۳ مقالہ قرعہ تین طرح پر ہوتا ہے (ایک) اسواسطے کہ جس کے نام قرعہ نکلے اوس کا حق ثابت ہوجاوے اور دوسرے کا حق باطل ہوجاوے یہ باطل ہے (دوسرا) طیب خاطر کے واسطے قرعہ ڈالے اور یہ جائز ہے جیسے سفر مین اپنی بیبیون مین قرعہ ڈالنا کہ جسکا نام نکلے اوسکو ساتھ لیجاوے (سوم) اسواسطے کہ برابر حقدارون کو حق ملے تو ایسا قرعہ جائز ہے - کذا فی قاضیخان -

فصل تقسیم مین خیار ہونیکے بیان مین

۱۲۷۴ مقالہ تقسیم تین طرح پر ہے ایک ایسی تقسیم جسمین انکار کرنے والے پر جبر نہین کیا جاتا ہے جیسے اجناس مختلفہ کی تقسیم (دوم) - دوسری وہ تقسیم جسمین انکار کرنے والے پر جبر کیا جاتا ہے جیسے مکیلات اور موزونات - اور تیسری ایسی تقسیم جسمین غیر مثلیات مین انکار کرنے والے پر جبر کیا جاتا ہے جیسے ایک قسم کے کپڑے آور خیارات تین قسم ہوتے ہین ایک خیار شرط دوسرا خیار عیب تیسرا خیار رویت پس اجناس مختلفہ کی تقسیم مین یہ

خیارات ثابت ہوتے ہین اور مثلیات مثل مکیلات اور موزونات مین خیار عیب ثابت ہوتا اور خیار رویت اور خیار شرط ثابت نہین ہوتا ہے۔ عالمگیری

فصل ان لوگون کے بیان مین جو غیر کی طرف سے متولی تقسیم ہو سکتے ہین اور جو نہین ہو سکتے ہین

مقالہ ۱۲۷۵ اصل یہ ہے کہ جو شخص کسی چیز کی بیع کا اختیار رکھتا ہے وہ اوس کی تقسیم کا بھی اختیار رکھتا ہے۔ کذا فی المحیط

مقالہ ۱۲۷۶ نابالغ کی طرف سے اوس کے باپ کا تقسیم کرنا جائز ہے بشرطیکہ اوسمین غبن فاحش نہ ہو اور باپ کے مرنے کے بعد اوسکا وصی بھی باپ کا قائم مقام ہوتا ہے اور اگر باپ کا وصی موجود نہ ہو تو اوسکے دادا کا یہی حکم ہے اور مان نے جو ترکہ چھوڑا ہے اوسمین سوا عقار کے باقی چیزون کا تقسیم کرنا مان کے وصی کے فعل سے جائز ہے بشرطیکہ اولیا مذکورہ بالا مین سے کوئی موجود نہو کیونکہ مان کا وصی اوسکی مان کے قائم مقام ہے اور مان کا تصرف کرنا ایسی چیزون مین جو اوس کے نابالغ فرزند کی ملک ہے سوا عقار کے باقی بطور بیع صحیح ہے پس ایسے ہی بطور قسمت کے بھی صحیح اور مان اور بھائی اور چچا کا تقسیم کرنا اور شوہر کا اپنے نابالغہ جورو کی طرف سے تقسیم کرنا صحیح نہین ہے۔ کذا فی قاضیخان

فصل تقسیم مین غلطی واقع ہونے کے بیان مین

مقالہ ۱۲۷۷ مثلاً تقسیم مین غبن واقع ہونے کا دعویٰ کیا پس اگر غبن یسیر ہے تو دعویٰ مسموع نہ ہوگا اور اگر غبن فاحش ہے اگر یہ تقسیم بحکم قضا ہو نہ بتراضی تو بالاتفاق اوس کا دعویٰ مسموع ہوگا اور یہی صحیح ہے۔ عالمگیری

باب اول مزارعت کے مشروع ہونے اور اوس کی تفسیر اور رکن و شرائط جواز اور حکم کے بیان مین

مقالہ ۱۲۷۸ مزارعت کے مشروع ہونے مین اختلاف ہے امام اعظم کے نزدیک عقد مزارعت فاسد ہے اور صاحبین کے نزدیک جائز ہے اور لوگونکی حاجت کی وجہ سے فتویٰ صاحبین کے قول پر ہے۔

مقالہ ۱۲۷۹ (تعریف) تفسیر شرعی یہ ہے کہ کسیقدر حاصلات دینے پر عقد زراعت قرار دینے کو مزارعت کہتے ہین اور یہ عقد بعض حاصلات پر زمین کو کاشتکار کا اجارہ لینا ہے۔ کذا فی المحیط

مقالہ ۱۲۸۰ (رکن) رکن مزارعت ایجاب اور قبول ہے یعنے زمیندار کاشتکار سے یون کہے کہ مین نے یہ زمین اسقدر حاصلات پر تجھے کاشت کے واسطے دی اور کاشتکار کہے کہ مین نے قبول کیا یا مین راضی ہون یا ایسی کوئی بات کہے جس سے یہ معنی پایا جاوے پس جب ایجاب اور قبول

پایا گیا تو دونون کے درمیان عقد مزارعت پورا ہو جائیگا۔ عالمگیرے

مقالہ ۱۲۸۱ (شرائط) شرائط مزارعت دو طرح پر ہین ایک وہ شرائط جو مزارعت جائز رکھنے والے امام کے قول کے موافق مصححہ عقد مزارعت ہین اور دوسرے وہ شرائط ہین جو مفسد عقد مزارعت ہین پھر شرائط مصححہ کے چند قسمت ہین کہ بعضے شرائط مصححہ مزارع کی جانب راجع ہوتے ہین اور بعضے آلات مزارعت کے طرف اور بعضے مزروع کے طرف اور بعضے کھیتی کی حاصلات کے طرف اور بعضے مزروع فیہ کی طرف اور بعضے مدت مزارعت کی طرف راجع ہوتے ہین جو شرائط مصححہ کہ مزارع کی طرف راجع ہین وہ دو ہین اول یہ کہ مزارع شخص عاقل ہو نابالغ نہو جو اوسکو جانتا نہو یعنے زراعت کو بلوغ صحت مزارعت کے واسطے شرط نہین ہے اور امام صاحب کے نزدیک یہ شرط ہے کہ مزارع مرتد نہو اور صاحبین کے نزدیک جواز مزارعت کے واسطے یہ شرط نہین ہے اور مرتد کی مزارعت فی الحال نافذ ہوتی ہے۔

مقالہ ۱۲۸۲ اگر کاشتکار سے زمیندار نے کہدیا کہ زمین مین جو تیرا جی چاہے کاشت کرنا تو جائز ہے اور کاشتکار کو اختیار ہوگا جو چاہے بووے۔ عالم و بدائع

مقالہ ۱۲۸۳ شرط ہے مدت کا ذکر کرنا وہ مدت جو مزارعین مین معروف اور مروج ہے یعنے ایک سال یا دو سال تو عقد فاسد ہوگا اس کمتر مدت سے جسمین زراعت نہین ہوسکتی اور اوس مدت طویل سے کہ وہان تک احد العاقدین غالباً نہین زندہ رہتے۔ در المختار و عالمگیرے

مقالہ ١٢٥٤ اور بعضون نے کہا کہ ہمارے زمانہ مین مزارعت بدون بیان کرنیکے بھی صحیح ہے اور عقد واقع ہوگا جہانپر زراعت ہوا ور اسی قول کا فتوی ہے۔ کذا فی درالمختار

مقالہ ١٢٥٥ بیان جنس تخم شرط ہے اسواسطے کہ عامل کی اجرت اسی سے ہوگی اور جنس اجرت کا بیان کرنا ضرور ہے۔ کذا فی الزیلعی

مقالہ ١٢٥٦ مزارعت صحیح ہے شرکت فی الخارج کے شرط سے یعنے جو غلہ پیدا ہو اسمین دونون کی شراکت ضرور ہے تو اگر یہ شرط ہو کہ غلہ ایک ہی شخص کا ہو تو صحیح نہین ہے۔ عالمگیری

مقالہ ١٢٥٧ اگر بھوسا شرط ہو ایک کے واسطے اور دانہ دوسرے کے واسطے تو اس شرط سے مزارعت باطل ہوگی بسبب قطع ہوجانے شرکت کے اسمین جو مقصود زراعت ہے۔ درالمختار

مقالہ ١٢٥٨ اگر دانہ اور بھوسے کی تنصیف شرط ہو صاحب تخم کے سوا اور شخص کیواسطے تو مزارعت باطل ہے۔ ایضاً

مقالہ ١٢٥٩ اگر بھوسا نصفا نصف شرط ہو دونون مین اور دانہ شرط ہو ایک شخص کے واسطے تو مزارعت باطل ہے بسبب قطع ہوجانے شرکت کے مقصود مین۔ ایضاً

مقالہ ١٢٦٠ اگر یہ شرط ہو کہ دانہ تو دونون مین نصفا نصف ہو اور بھوسا فقط صاحب تخم کا ہو یا بھوسا کا کچھہ تعرض نہو تو مزارعت صحیح ہے۔ ایضاً

مقالہ ١٢٦١ اور اسیطرح مزارعت صحیح ہے اگر زمین اور بیج زید کا ہو اور بیل اور عمل

دوسرے کا ہو یا زمین زید کی اور باقی تین چیزین یعنے بیل اور بیج اور عمل
دوسرے کا ہو یا عمل زید کا ہوا اور باقی تین چیزین یعنے زمین اور بیج اور بیل
دوسرے کا ہو تو یہ تین صورتین جائز ہین۔ ایضاً

مقالہ ۱۲۹۲ مزارعت باطل ہے چار صورتون مین اگر زمین اور بیل زید کے ہون یا
بیل اور بیج اوسکا اور باقی دو چیزین دوسرے کی ہون یا بیل یا بیج زید کا ہو
اور باقی دوسرے کا ہو تو یہ صورتین باعتبار تقسیم عقلی کے سات وجہ پر ہین
اسواسطے کہ ارکان اربعہ زمین اور بیج اور بیل اور عمل مین سے احد قدر المتعاقدین
کے طرف سے ایک ہو اور باقی تین دوسرے کی طرف سے تو یہ چار صورتین
ہین اور جبکہ ایک طرف سے دو ہون اور دوسرے کے طرف بھی دو ہون
تو یہ تین ہین اور جبکہ داخل ہو تیسرا شخص یا زیادہ حصہ مقرر کرے کے تو مزارعت
فاسد ہوگی۔ ایضاً

مقالہ ۲۹۳ اور جبکہ مزارعت صحیح ہوگئی تو جو غلہ پیدا ہو وہ شرط کے موافق تقسیم ہوگا یعنیاً
اور جبر کیجاوے مزارعت قائم رکھنے کی اس شخص پر جو انکار کرتا ہے
مگر صاحب تخم پر جبر نہ ہوگا۔ کذا فی الدرر۔

مقالہ ۲۹۴ اگر مزارعت فاسدہ مین کچھہ پیدا نہ ہو تو اگر بیج عامل کے طرف سے ہووے
تو ویسی زمین اور بیل کی اجرت اوسپر واجب ہوگی اور اگر بیج مالک
زمین کے طرف سے ہو تو اسپر ویسے عامل کی اجرت لازم ہوگی۔ در المختار

مقالہ ۱۲۹۵ اگر زمین کا مالک مزارعت کے جاری رکھنے سے باز رہے اور حالانکہ
عامل نے زمین مین جوتائی کی ہے تو قاضی کے حکم مین اوسکے واسطے

کچہہ نہین اجرت اسکے جوتنے کی اسواسطے کہ منافع کی قیمت نہین ہوتی
اور دیانت مین اوسکو راضی کرنا چاہیئے تو یہ فتوی دیا جاوے کہ زمین
کے عامل کی اجرت مثل ادا کرنے سبب فریب کہانے کے ۔ ایضاً

مقالہ ۱۲۹۶ اگر مزارعت کی مدت گذر جاوے کہیت کی پختگی سے پہلے تو عامل کہیت
کے پختہ ہونے تک اجرت واجب ہے بقدر اوسکے حصے کے
زمین سے چنانچہ اجارہ مین اجرت واجب ہوتی ہے ۔ در المختار

مقالہ ۱۲۹۷ واضح ہو کہ کہیت کا خرچ مطلقاً بعد گذر جانے مدت مزارعت کے دونون
پر ہے بقدر اونکے حصون کے ۔ ایضاً

مقالہ ۱۲۹۸ اگر مالک مر گیا پہلے بیج ڈالنے کے تو عقد باطل ہوگا ۔ ایضاً

مقالہ ۱۲۹۹ صحیح ہے شرط کر لینا عمل کا چنانچہ کہیت کا کاٹنا اور باہنا اور غلہ کو بہوسے
سے صاف کرنا ابو یوسف کے نزدیک بسبب رواج اور عرف کے
اور یہی قول اصح ہے اور اسی پر فتوی ہے ۔ ایضاً

باب رہن مین مزارعت و معاملہ کرنیکے بیان مین

مقالہ ۱۳۰۰ اگر ایک شخص نے اپنی زمین و باغ رہن کیا اور مرتہن کو سپرد کرنیکے بعد
مرتہن سے کہا کہ اوسکو پانی دے اور باغ کی حفاظت کر بدین شرط کہ جو
کچہہ حاصلات ہو وہ نصفا نصف ہوگی اور مرتہن نے اسکو قبول
کیا تو عقد معاملہ فاسد ہے اور مرتہن کو جو محنت کی یا حفاظت کی اوسکا
جو ملیگا اور حفاظت کرنیکا کچہہ نہین ملیگا اور جو کچہہ پیدا ہوگا وہ رہن ہوگا ۔ عالمگیری

مقالہ ۱۳۰۱ اسی طرح اگر کہیتی بوئی زمین رہن کی مگر ہنوز سا گا نہی تو بھی یہی حکم ہے۔ عالم

مقالہ ۱۳۰۲ اگر کوئی زمین قابل زراعت خالی کہیت رہن ہوا ور راہن نے اوسکو مزارعت پر دیا اور مرتہن نے قبول کیا اور بیج مرتہن کے طرف سے ہے تو مزارعت جائز ہے اور جو حاصلات ہووہ موافق شرط کے تقسیم ہوگی اور زمین مذکور رہن سے نکل جاوے گی اور بدون تجدید رہن کے رہن کے طرف عود نکرے گی اور اگر بیج راہن کے طرف سے ہو تو مرتہن کو اختیار ہوگا بعد زراعت کے اوسکو رہن کرلے۔ عالمگیری

باب معاملہ کی تفسیر اور شرائط اور احکام کے بیان میں

مقالہ ۱۳۰۳ معاملہ کی تفسیر یہ ہے کہ معاملہ عبارت ہے کام کے اوپر بعوض بعض حاصلات کے عقد قرار دینے سے منع تمام شرط جواز معاملہ کے اور معاملہ کے واسطے چند شرطین ہین۔ از انجملہ یہ ہے کہ عاقدین معاملہ دونون عاقل ہون پس جو شخص عقد معاملہ کو نہ سمجہتا ہو اوسکا عقد جائز نہوگا اور بالغ ہونا شرط نہین ہے۔ عالمگیری

مقالہ ۱۳۰۴ اگر کوئی زمین دیکر اوسمین رطب کی کاشت کیے یا ایسی زمین دے جسمین اصول رطب باقی ہین اور مدت بیان نکی پس ایسی شے ہو کہ اوسکو جمنے و کاٹنے کی ابتدا اور انتہا کا وقت معلوم نہ ہو تو معاملہ فاسد ہوگا اور اگر اوس کے کاٹنے کا وقت معلوم ہو تو معاملہ جائز ہے اور پہلے کٹائی جو واقع ہو اسی پر مدت کی انتہا قرار دیجائے گی جیسے پہلا اس

درختوں مین ہوتا ہے ۔ عالمگیری

مقالہ ۱۳۰۵ شرائط مفسدہ کے چند انواع ہین ۔ از انجملہ یہ کہ تمام حاصلات دونون مین سے ایک کے واسطے مشروط ہوا ہے یہ شرط مفسد عقد ہے از انجملہ یہ کہ دونون مین سے ایک کے واسطے کسیقدر قفیز معاوضہ مشروط ہون ۔ از انجملہ یہ کہ مالک زمین کے ذمہ کام مشروط ہو ۔ از انجملہ یہ کہ حاصلات تقسیم ہونیکے بعد اوسکا اوٹھا لانا اور حفاظت کرنا شرط کیا گیا ہو ۔ از انجملہ یہ کہ جسمین عامل کا کام بعقد معاملہ قرار دیا گیا ہے اسمین معاملہ بردیز والا بشرکت رکھتا ہو تو معاملہ فاسد ہے ۔ عالمگیری

فصل

مقالہ ۱۳۰۶ اگر درختوں و بانہائے انگور مین بانہیں پہلون کے عوض معاملہ قرار دیا تو امام اعظم کے نزدیک فاسد ہے اور صاحبین کے نزدیک جائز ہے بشرطیکہ مدت معلوم ہو اخیر و مشاع مثل ثلث یا ربع کے اور فتوے صاحبین کے قول پر ہے ۔ عالمگیری

باب احیاء اموات زمین کے بیان مین

مقالہ ۱۳۰۷ ارض موات اوس زمین کو کہتے ہین جو آبادی شہر وغیرہ سے باہر خارج کسی کی ملک نہ ہو اور نہ اوس زمین کسی کا حق خاص متعلق ہو ۔ پس جو زمین داخل آبادی ہو وہ بالکل موات نہ ہوگی اور اسی طرح جو بلدہ سے

خارج ہو لیکن بلدہ کے مرافق ہین سے ہے مثلاً آبادی کے لوگ وہان سے لکڑیان لاتے ہین یا اونکی چراگاہ ہے وہ بھی موات نہوگی ۔ یہانتک امام المسلمین کو یہ اختیار نہین کہ یہ قطعات زمین کسیکو عطا کرے ۔

مقالہ ۱۳۰۸ اس طرح جس زمین سے نمک یا مثل اور چیزین نکلتی ہین جس سے مسلمان بے پروا نہین ہوسکتے ہین یعنے جس کے اہل اسلام حاجتمند ہین وہ بھی اموات نہین یہانتک کہ امام کو اختیار نہین کہ یہ زمین کسی کو دے ایک قطعہ کرکے ۔ عالمگیری

مقالہ ۱۳۰۹ فایدہ موات زمین سے مراد یہان پر ویران ہے ہر چیز کی حیات او سکے مناسب اور لائق ہوتی ہے زمین مردہ کا زندہ کرنا عمارت بنانے سے ہوتا یا درخت لگانے سے یا جوتنے سے ۔ عالمگیری و در المختار

مقالہ ۱۳۱۰ امام محمدؒ نے اہل قریہ کی عدم احتیاج کو اوس زمین کے طرف معتبر کیا ہے یعنے موات وہ زمین غیر مملوکہ ہے جس سے اہل قریہ منتفع نہوتے ہون خواہ قریب ہو خواہ بعید اور یہی قول ہے امام ثلاثہؒ کا مین کہتا ہون اور یہی ظاہر الروایت ہے اور اسیکا فتوی ہے ۔ فتوی کبری و در المختار

مقالہ ۱۳۱۱ قاضی خان مین صحیح تر قول موات مین وہ ہے کہ اگر منتہائی آبادی مین آدمی کھڑا ہو کر بلند آواز سے چلاوے تو جہان آواز نہ پہونچے وہ موات ہے اور جہانتک آواز پہونچے وہ آبادی کے لواحق سے ہے کہ وہان تک مواشی چرلنے وغیرہ کی اہل قریہ کو حاجت ہوتی ہے ۔

مقالہ ۱۳۱۲ احیاء موات سے مسلم مالک اوسکا ہو جاتا ہے اگر امام نے اوس کو آباد

کرنے میں حکم دیا ہو اور صاحبین نے کہا کہ اوسکا مالک ہوجاتا ہے
بدون اوس کے حکم کے بھی اور فتوی صاحبین کے قول پر ہے۔ درالمختار

مقالہ ۱۳۱۳ اشتراط اذن امام اور عدم اشتراط او موقت ہے جبکہ وہ مسلم ہو
اور اگر آباد کرنے والا ذمی ہو تو بادشاہ اسلام کا اذن باتفاق امام اور
صاحبین کی شرط ہے۔ ایضاً

مقالہ ۱۳۱۴ اگر آباد کرنے والے نے زمین او چھوڑ دیا آباد کر کے بعد اور غیر شخص نے
اوسکو بویا تو پہلا شخص اوسکا زیادہ تر حقدار ہے صحیح تر قول میں۔ ایضاً

مقالہ ۱۳۱۵ جس نے روک رکھا زمین کو بدون تصرف کے وہاں سے منع کر دیا
پتھر وغیرہ کی نشانی رکھ کے پھر اوسکو چھوڑ دیا تین برس تک تو وہ
زمین غیر شخص کو دیجاوے آبادی کے واسطے اور تین سال سے
پہلے وہی شخص نشانی رکھنے والا زیادہ تر اوسکا حقدار ہے اگرچہ وہ
اوسکا مالک نہیں ہوگیا اسواسطے کہ آدمی اوسکا مالک ہوتا ہے
آبادی اور تعمیر سے نہ روک ڈالنے سے۔ ایضاً

مقالہ ۱۳۱۶ اگر ویران زمین کو جوتا یا اوس پر بان باندھا سیلاب روکنے کو یا اوس کے
واسطے نہر کھودی یا اوس میں بیج ڈالا تو وہ اوسکا زندہ کرنا اور آباد کرنا ہے۔ ایضاً

مقالہ ۱۳۱۷ اگر کسی شخص نے ویران زمین کو آباد کیا بعد کو ترک کر دیا اور دوسرے
شخص نے اوسکی زراعت کی تو بعض نے کہا کہ دوسرا شخص اوسکا
مستحق ہوا اور اصح یہی کہ پہلا ہی اوسکا مستحق ہے۔ عالمگیری

مقالہ ۱۳۱۸ اگر نصف زمین سے زیادہ زندہ کیا تو پوری زمین کا زندہ کرنے والا

قرار دیا جاوے گا اور اگر نصف زمین زندہ کیا تو اوسکو اوسی قدر ملیگی
جسقدر اوس نے زندہ کی ہے باقی نہین ملیگی امام کے نزدیک کذا فی المحیط

مقالہ ۱۳۱۹ اگر زمین غرق ہوکر بنجر ہوگئی پہر اوسمین سے پانی جاتا رہا یا کسی اور وجہ
سے خراب ہوگئی پہر ایک شخص آیا اور اوس نے اوس زمین کی تعمیر
کی تو بعض نے کہا کہ یہ زمین مالک قدیم کی ہوگی اور یہی اصح ہے۔ عالم

مقالہ ۱۳۲۰ **فصل** واضح ہو کہ زمین زندہ کے حقمین دو حکم ہوتے ہین ایک
حکم حریم دوم حکم وظیفہ پس حکم حریم مین دو طرح کا بیان ہے اول اصل
حریم کا بیان دوم مقدار حریم کا بیان پس اسمین کچھہ اختلاف نہین ہے
کہ جس نے زمین موات مین کنوان کہودا اوس کنوین کے واسطے
اصل حریم ضرور ہے یہانتک کہ اگر دوسرے شخص نے اوسکے حریم مین
کنوان کہودنا چاہا تو اوسکو اختیار ہوگا کہ اوسکو منع کرے اسی طرح چشمہ
کے واسطے بالاجماع حریم ہے اب رہا مقدار حریم کا بیان چشمہ کے
حریم کی مقدار بالاجماع پانچ سو گز ہے۔ کذا فی البدائع

مقالہ ۱۳۲۱ پہر بعض نے کہا کہ یہ پانچ سو گز چارون طرف سے ہین اور اصح یہ ہے
کہ ہر طرف سے پانچ سو گز مراد ہے اور گز سے گز مکسر ہو جو چھہ مٹھی کا ہوتا
ہے مراد ہے۔ عالمگیری عن تبیین

مقالہ ۱۳۲۲ جو کنوان کہ جس سے جانورون کو پانی پلا کر اوس کے گرد آرام دیتے
ہین اوسکا حریم چالیس گز ہوتا ہے اور صحیح یہ ہے کہ ہر طرف چالیس گز
ہوتا ہے اوسی پر فتوی ہے۔ ایضًا۔

مقالہ ۱۳۲۳ اگر کسی شخص نے ویران زمین مین نہر بنائی تو بعض نے فرمایا کہ امام اعظم کے نزدیک اوس کے واسطے حریم کا مستحق نہ ہوگا اور صاحبین کے نزدیک مستحق ہوگا اور صحیح یہ ہے کہ بالاجماع اوس کے واسطے حریم کا مستحق ہوگا ابو یوسف کے نزدیک نہر کا حریم دو طرف اوس کے عرض کا نصف ہے اور اسی پر فتوی ہے۔ ایضاً

بیان حکم وظیفہ

مقالہ ۱۳۲۴ اگر مسلمان نے ویران زمین کو آباد کیا تو امام ابو یوسف کے نزدیک اگر اوس نے عشری کی ماتحت آباد کیا ہے تو یہ عشری ہوگی اور اگر خراجی زمین کے ماتحت مین آباد کیا ہے تو یہ خراجی ہوگی۔ عالمگیری

مقالہ ۱۳۲۵ اگر ویران زمین کو کسی ذمی نے آباد کیا ہے تو ہر طرح خراجی ہوگی بالاجماع۔ عالمگیری

فصل نہرون کے بیان مین

مقالہ ۱۳۲۶ تین طرح کی نہرین ہوا کرتی ہین بعضے ایسی نہرین ہین جنکا اوگارنا سلطان کے ذمہ ہے اور بعض ایسی ہین کہ اونکا اگارنا نہرون والون کے ذمہ ہے اسی طرح اگر وہ انکار کرین تو ان پر جبر کیا جائیگا اور بعض ایسی ہین کہ اونکا اوگارنا اہل نہر کے ذمہ ہے لیکن اگر وہ لوگ انکار کرین تو مجبور نکئے جاوینگے پس (اول) جنکا اگارنا سلطان کے ذمہ ہے

وہ نہرین ہین جو بڑی بڑی ہین اور قاسم مین داخل نہین جیسے دریا اگر ان
نہرون مین اگارنے کی ضرورت ہو تو اگارنا اوس کے کنارے کی جائز
ہے اور ان کی درستی سلطان کے ذمہ ہوگی تو ان دریاؤن مین سے
کوئی نہر کاٹکڑا اپنی زمین کو لیجاوے تو اوسکو اختیار ہوگا بشرطیکہ عام کو اس
سے ضرر نہ ہو مثل غرق کے۔ عالمگیریہ

مقالہ ۱۳۲۷ (دوم) جنکا اگارنا اہل نہر پر واجب ہے اگر وہ انکار کرین تو اوسپر جبر کیا جائیگا
اور ان پر گاؤن آباد ہین اسواسطے اونکا ضرر عام اور کسی کو اختیار نہین ہے
کہ ایسی نہر مین سے اپنے واسطے نہر کاٹکڑا لیجاوے خواہ یہ اہل نہر کے
حق مضر ہو یا نہ ہو اور ایسی نہر کے پانی مین استحقاق شفعہ نہین ہی۔ عالمگیری

باب رہن کے احکام کے بیان مین

مقالہ ۱۳۲۸ واضح ہو کہ شرع مین کسی چیز کو ایسے حق کے عوض گرو کر دینا جسکا وصول
پانا اوس چیز سے ممکن ہو اوسکو رہن کہتے ہین۔

مقالہ ۱۳۲۹ (لغت) مین عبارت ہے حبس شئے سے یعنے چیز کے روکنے اور بند کرنیسے
خواہ وہ چیز مال ہو یا غیر مال۔

مقالہ ۱۳۳۰ (رکن) رہن کا رکن ایجاب اور قبول ہے اوسکی یہ صورت ہے کہ راہن
کہے کہ مین نے یہ چیز بعوض اوس دین کے جو تیرے مجھپر آتی ہے
رہن دی یا کہے کہ یہ چیز تیری دین کے عوض رہن ہے یا اور الفاظ جو
اس کے قایم مقام ہون کہے۔

مقالہ ١٣٣١ اور مرتہن کہے کہ مین نے رہن کرلی یا مین نے قبول لیا یا مین راضی ہون یا اور الفاظ جو اس کے قایم مقام ہون کہے۔ عالمگیری

مقالہ ١٣٣٢ لفظ رہن شرط نہین یہانتک اگر کوئی چیز بعوض دو درم کے خریدی پہر مشتری یا بائع کو ایک تہان دیا اور کہا کہ اوسکو تو اپنے قبضہ مین رکہہ یہانتک کہ مین تجہے اسکا ثمن دیدون تو یہ تہان رہن ہوگا۔ کذا فی البدائع

مقالہ ١٣٣٣ (شروط) شروط رہن کے چند انواع ہین۔ بعضے نفس رہن کے طرف راجع ہین وہ یہ کہ رہن معلق بشرط نہو اور نہ کسی وقت کے طرف مضاف اور بعضے راہن و مرتہن کے طرف راجع ہین۔

مقالہ ١٣٣٤ ان دونون کا عاقل ہونا شرط ہے یہانتک کہ مجنون اور نابالغ لڑکے کا جو عاقل نہو رہن کرنا اور رہن لینا صحیح نہین ہے اور بالغ ہونا شرط نہین اور آزاد ہونا بھی شرط نہین ہے۔

مقالہ ١٣٣٥ جو شرطین کہ مرہون کے طرف راجع ہین وہ چند انواع ہین انانجملہ کہ محل قابل بیع ہو یعنے وقت رہن کے موجود ہو مال مطلق قیمت دار مملوک ہو مقدور التسلیم ہو۔ عالمگیری

مقالہ ١٣٣٦ جو چیز کہ وقت رہن کے موجود نہ ہو یعنے معدوم ہو اوس کا رہن رکہنا جائز نہین۔ عالمگیری

مقالہ ١٣٣٧ جس چیز مین وجود اور عدم دونون کا احتمال ہو جیسے کہا کہ پہل اس سال میرے باغ مین آوین یا مثل اسکے تو جائز نہین۔ عالمگیری

مقالہ ١٣٣٨ مال مردار کا رہن رکہنا جائز نہین۔ ایضاً

۱۳۳۹ مقالہ — مرتہن کو جائز ہے اپنا دین طلب کرنا اوس کے راہن سے اور اوس کو اختیار ہے راہن کے حبس کرنے کا دین کے سبب سے اسواسطے کہ حبس کی تاریخ کا بدلا ہے یعنے باوجود قبض مرہون کے دین کا تقاضا کرنا اور راہن کو بسرعت ادائی دین کے واسطے محبوس کرنا مرتہن کو جائز ہی۔ در المختار

۱۳۴۰ مقالہ — مرتہن کو جائز ہے محبوس کرنا مرہون کا عقد رہن کے فسخ ہوجانیکے بعد یہانتک کہ وہ اپنا دین پاوے یا دین کو معاف کردے۔ ایضاً در المختار والزیلعی

۱۳۴۱ مقالہ — اگر مرتہن نے مرہون سے فائدہ حاصل کیا قبل از اذن راہن کے تو وہ متعدی ہوگیا اور راہن باطل نہوگا اوسکی تعدی سے۔ ایضاً در المختار

فصل ان صورتون کے بیان مین جن سے رہن واقع ہوجاتا ہے اور جن سے نہین واقع ہوتا ہے

۱۳۴۲ مقالہ — ایک شخص نے ایک بیت خریدا اور بایع سے کہا کہ یہ کپڑا رہنے دے یہانتک کہ مین تجھے ثمن دیدون تو ہمارے اصحاب ثلثہ امام اعظم اور امام ابو یوسف اور امام محمد کے نزدیک یہ رہن ہے۔ عالمگیری و خلاصہ

۱۳۴۳ مقالہ — زید نے عمرو کو کپڑا دیا اور کہا کہ اوسکو رہنے دے یا کہا کہ اسکو رہن رکھ لے یہانتک کہ مین تجھے تیرا مال دیدون تو بالاجماع رہن ہوگا۔ کذا فی المحیط

جائز نہین رہن رکھنا اوس پھل کا جو درخت پہ ہے بدون درخت کے اور نہ زمین کی زراعت یا درخت یا عمارت کا بدون زمین کے۔

۱۳۴۴
مقالہ قاعدہ کلیہ ان مسائل مین یہ ہے کہ جب مرہون متصل ہو غیر مرہون سے باعتبار پیدایش کے تو رہن جائز نہوگی بسبب ممتنع ہونے قبض مرہون کے فقط۔ کذا فی الدرر

۱۳۴۵
مقالہ اگر رہن کیا درختون کو انکے مواضع کے ساتہہ یا گھر رہن کیا اوس کے ساتہہ جو اسکے اندر ہے تو جائز ہے۔ درالمختار

فصل جس کے عوض رہن جائز ہوتا ہی اور جس کے عوض جائز نہین ہوتا اوس کے بیان مین

۱۳۴۶
مقالہ جاننا چاہیے کہ رہن جبھی صحیح ہوتا ہے کہ جب قرضہ واجب ہو یا اوس کے واجب ہونے کا سبب موجود ہو جیسے اجرت واجب ہونے کے پہلے اجرت کے عوض رہن دیا تو صحیح ہے۔ عالمگیریہ

۱۳۴۷
مقالہ ایک شخص نے دوسرے پر ہزار درم کا دعوی کیا اور مدعا علیہ نے اس سے انکار کیا پہر مدعا علیہ نے اوس سے اس دعوی سے پانچ سو درم پر صلح کی اور دراہم صلح کے عوض اوسکو پانچ سو درم قیمت کا مال رہن دیا اور وہ مرتہن کے پاس تلف ہوگیا پہر دونون نے راستی کے ساتہہ اس امر پر اتفاق کیا کہ قرضہ کچہہ نہ تھا تو مرتہن پر راہن کے واسطے مال مرہون کی قیمت پانچسو درم واجب ہونگی۔ عالمگیریہ

فصل جسکا رہن جائز ہی اور جسکا رہن جائز نہین ہی

جس چیز کی بیع جائز ہے اوس کی رہن بھی جائز ہے اور جسکی بیع جائز نہین
اوس کی رہن بھی جائز نہین۔ عالمگیری و تہذیب

مقالہ ۱۲۴۸ اگر کوئی زمین رہن کی اور مرتہن نے اوسپر قبضہ کر لیا پہر زمین مذکور مین سے
کسیقدر زمین پر کسی مدعی نے اپنا استحقاق ثابت کیا پس اگر غیر معین
ٹکڑے پر استحقاق ثابت کیا ہو تو باقی کا رہن باطل ہو جائے گا اور اگر
معین ٹکڑے پر استحقاق ثابت کیا ہو تو باقی کا رہن جائز رہے گا
اور مرتہن کو باقی کی بابت خیار حاصل نہوگا اور دوسرے مال کے رہن
کر دینے کے مطالبہ کا اختیار اوسکو حاصل ہوگا بلکہ جسقدر زمین باقی
رہی وہ پورے قرضہ کے عوض رہن رہے گی۔ کذا فی المحیط

مقالہ ۱۲۴۹ اگر دو شخصون نے تیسرے شخص سے جسپر ان دونون کا قرضہ آتا ہے
کچھ مال رہن لیا اور وہ دونون باہم شریک ہین یا ان دونون مین شرکت نہین ہے تو جائز ہے
بشرطیکہ دونون نے قبول کیا ہو اور اگر ایک نے بدون دوسرے
کے قبول کیا ہو تو صحیح نہین ہے اور اگر دونون مرتہنون نے قبول کیا
پہر راہن نے دونون مین سے ایک کا قرضہ ادا کر دیا تو اوسکو یہ اختیار
نہوگا کہ نصف مال مرہون واپس کر لے۔ کذا فی قاضیخان

مقالہ ۱۲۵۰ اگر دس قطعہ زمین رہن کی پہر ظاہر ہوا کہ اونمین سے ایک ٹکڑا وقف ہے
اور مشاع غیر مقسوم ہے تو باقی کا رہن صحیح ہوگا۔ ایضاً عالمگیری

مقالہ ۱۲۵۱ اگر دو بکریان بعوض تیس درم کے ایک بعوض بیس کے دوسری بعوض
دس کے رہن کی اور یہ تعین نکی کہ کون بعوض دس کے اور کون بعوض بیس کے ہے

توجائز نہین ہے اسواسطے کہ بکری تلف ہوجانے کیوقت دونون مین نزاع واقع ہوگا کیونکہ جب بکری تلف ہوگئی تو یہ معلوم نہ ہوگا کہ قرضہ مین سے کسقدر اوس کے مقابلہ مین ساقط ہوا اور اگر بیان کے ساتھہ تعیین کردی ہو تو جو بکری تلف ہوگئی اوس کے مقابلہ مین جسقدر تعیین کیا تہا اسقدر ساقط ہوجائیگا۔ کذا فی المحیط

مقالہ ۱۲۵۲
قرضہ کے عوض جانور یعنے حیوان مملوک کا رہن کرنا جائز ہے مگر بعض علما نے اوسمین خلاف کیا ہے۔ عالمگیری

مقالہ ۱۲۵۳
ایک شخص نے اپنا دار رہن کیا اور اوسمین ایک دیوار مشترک ہے تو صحیح نہین ہے اگر دیوار مشترک کو مستثنے کرلیا تو صحیح ہے لیکن اگر دیوار مشترک کے ساتھہ اوس کی کوئی دیوار ہو تو صحیح نہوگا۔ عالمگیری

مقالہ ۱۲۵۴
اگر گھوڑے پر پڑی ہوئی زین یا اوس کے منہہ مین لگام دی ہوئی یا اوس کے گلے مین رسی بندہی ہوئی رہن کی اور مرتہن کو سپرد کیا تو یہ رہن پورا نہوگا یہانتک کہ گھوڑے سے جدا کرکے مرتہن کے سپرد کرے۔ عالمگیری

مقالہ ۱۲۵۵
رہن صحیح ہے بمقابلہ دین موعود کے اس طرح کہ راہن نے کوئی چیز گرو رکہی تاکہ مرتہن اوسکو قرض دے اسقدر مثلاً ایک ہزار اگر مرتہن نے اوسکو بعض دیا مثلاً نصف تو اسپر جبر نہین۔ کذا فی اشباہ و درالمختار

مقالہ ۱۲۵۶
صحیح ہے رہن سلم کے راس المال کے بدلے اور صرف کے ثمن اور سلم فیہ کے بدلے۔ درالمختار

۱۳۵۷
مقالہ اگر عاقدین مجلس عقد سے جدا ہو گئے نقد سے نے راس المال یا بدل صرف سے پہلے اور مرہون کے ہلاک ہوجانے سے پہلے تو سلم اور صرف باطل ہوگئی وجہ بطلان کی راس المال اور بدل صرف مین قبض شرط ہے اور یہان قبض حقیقی اور حکمی دونون فوت ہوگئے۔ ایضاً

۱۳۵۸
مقالہ اگر دو شخصون نے ایک شخص کے پاس ایک چیز رہن رکھی عوض اوس دین کے جو دونون پر ہے تو رہن صحیح ہوگا بعوض تمام دین کے اور مرتہن مرہون کو اپنے پاس رکھیگا تمام دین کے حاصل ہونے تک کذا فی الدر

باب ایسے رہن کے بیان مین جسمین کسی عادل کے پاس رکھے جانے کی شرط ہو

۱۳۵۹
مقالہ امام محمد نے فرمایا ہے کہ اگر ایک شخص نے دوسرے سے کوئی مال رہن لیا اور راہن نے اوسکو اس شرط سے سپرد کیا کہ دونون اسکو کسی شخص ثالث عادل کے پاس رکھین اور عادل نے اوسکو منظور کر لیا اور رہن مذکور پر قبضہ کر لیا تو رہن پورا ہوجائیگا یہانتک کہ اگر وہ مال مرہون عادل کے پاس تلف ہوجاوے تو مرتہن کا قرضہ ساقط ہوجائیگا۔ عالمگیری والمحیط

۱۳۶۰
مقالہ اگر دو شخصون نے یہ شرط کی کہ مرتہن اوسپر قبضہ کرے پھر دونون نے اوسکو عادل کے پاس رکھدیا تو جائز ہے اسواسطے کہ جب عادل ابتدا مرتہن کا قایم مقام ہوسکتا ہے حالت بقاء مین بھی ہوسکتا ہے۔ کذا فی المحیط

۱۳۶۱

مقالہ جبکہ مرہون تلف ہوگیا معتمد کے پاس تو مرتہن کے ضمان سے تلف ہوگا یعنے مرتہن پر تاوان اوسکا لازم ہوگا۔ در المختار

۱۳۶۲ مقالہ پھر اگر راہن مرتہن کو یا معتمد کو یا انکے سوا اور شخص کو مرہون کی بیع کا وکیل کرے دین کی مدت آنے تک تو یہ وکیل کرنا صحیح ہے بشرطیکہ وکیل بیع کرنے کی لیاقت رکھتا ہو وکیل کرنیکے وقت یعنے مراد اس سے بلوغ اور عقل ہے اگر وکیل کو لیاقت نہو وقت پر تو اوسکی وکالت صحیح نہین۔ در المختار

۱۳۶۳ مقالہ اگر راہن نے عادل اختیار دادہ شدہ کو بدون رضا سے مرتہن کے معزول کرنا چاہا پس اگر بیع کرنا کا اختیار ہو عقد رہن مشروط ہو تو بالاتفاق راہن کو معزول کرنے کا اختیار نہوگا۔ عالمگیری و المحیط

۱۳۶۴ مقالہ اگر راہن و مرتہن دونون نے عادل کو مال مرہونہ کی بیع کے اختیار سے معزول کرکے دوسرے کو اوسکی بیع پر قادر کردیا یا کسی کو قادر نکیا تو عادل مذکور اس اختیار سے معزول ہوجائیگا بشرطیکہ عادل مذکور اس معزولی سے آگاہ ہوجاوے۔ ایضاً

باب مرہون کے ضمان یا بغیر ضمان تلف ہوجانیکے بیان مین

۱۳۶۵ مقالہ اگر مال مرہون عادل یا مرتہن کے قبضہ مین تلف ہوگیا تو دیکھا جائے گا کہ قبضہ مین تلف ہوگیا تو دیکھا جائیگا کہ قرضہ کسقدر ہے اور مال مرہون کی قیمت قبضہ کے اور کیا قیمت تھی پس اگر دونون برابر ہون تو اوس کے تلف ہوجانے پر قرضہ ساقط ہوجائیگا اور جسقدر زیادتی رہی اوس کے عوض مین

وہ امین ہے قرار دیا جائیگا اور اگر اوسکی قیمت قرضہ سے کم ہو تو قرضہ
مین سے بقدر قیمت کے ساقط ہو جائیگی اور جسقدر قرضہ باقی رہا اوسکو
مرتہن راہن سے لے لیگا۔ عالمگیریہ

مقالہ ۱۳۶۶ اگر دس درم کا کپڑا بعوض دس درم کے رہن کیا اور وہ مرتہن کے پاس
تلف ہو گیا تو اوسکا قرضہ ساقط ہو گیا اور اگر کپڑے کی قیمت پانچ درم ہون
تو مرتہن پانچ درم راہن سے لے لیگا اور اگر اوس کی قیمت پندرہ درم
ہون تو قرضہ ساقط ہو کر جسقدر زیادہ تلف ہوا ہے وہ ہمارے نزدیک
امانت تلف ہوا ہے۔ اور یہ حکم رہن صحیح کا ہے اور رہن فاسد کا بھی
یہی حکم ہے اور اسکو اصح کہا۔ عالمگیریہ

مقالہ ۱۳۶۷ اگر کسی شخص نے دوسرے سے کوئی مال اس شرط سے لیا کہ اوسکو
اسقدر قرضہ دیگا پھر قبل قرضہ دینے کے مال مذکور اس کے پاس تلف
ہو گیا تو جسقدر مقدار قرضہ بیان کی ہے اور جسقدر اوسکی قیمت تھی
ان دونون مین سے کم مقدار کے عوض تلف شدہ قرار دیا جائیگا۔ عالمگیریہ

باب مرہون کے نفقہ اور جو نفقہ کے مشابہ ہے اوسکے بیان مین

مقالہ ۱۳۶۸ اصل اس باب کا یہ ہے کہ رہن کی ذاتی اصلاح اور اوس کے باقی رکھنے
مین جس چیز کی احتیاج ہو وہ راہن کے ذمہ ہے خواہ مال مرہون مین
بہ نسبت قرضہ کے زیادتی ہو یا نہو اسواسطے کہ عین مرہون راہن کی
ملک مین باقی ہے اور اسیطرح اوسکے منافع بھی راہن کی ملک مین

ہین پس مرہون کی اصلاح اور اوسکا باقی رکھنا بھی اوسی کے ذمہ ہے عالمگیری

مقالہ ۱۳۶۹ اگر راہن غائب ہوگیا اور مرتہن نے بحکم قاضی مرہون کو نفقہ دیا تو راہن سے واپس لیگا اگر وہ غائب ہو اور اگر حاضر ہو تو واپس نہ لیگا امام ابویوسف نے فرمایا کہ دونون صورتون مین واپس لیگا او فتوی اس بات پر ہے کہ راہن حاضر ہو اور اوس نے نفقہ دینے سے انکار کیا پھر قاضی نے مرتہن کو نفقہ دینے کا حکم دیا اور اوس نے نفقہ دیا تو راہن سے واپس لیگا ایضاً

مقالہ ۱۳۷۰ نفقہ دینے پر مرتہن کے قول کی تصدیق نہ کیجاتی کی جبتک گواہ پیش نہ کرے اور اگر گواہ نہون تو راہن سے اوس کے علم پر قسم لیجائے گی اسواسطے کہ مرتہن نے اسپر ایک قرضہ کا دعوی کیا اور وہ منکر ہے اور غیر فعل پر جب قسم لیجاتی ہے تو علم پر کیجاتی ہے۔ کذا فی المحیط

مقالہ ۱۳۷۱ اگر مال مرہون ایسا جانور ہو جسکے چرانے کی حاجت ہو تو چرواہے کی اجرت بذمہ راہن ہے اور جس جگہہ وہ جانور باندہا جاتا ہے اور رات گذارتا ہے اوسکا کرایہ بذمہ مرتہن ہے۔ عالمگیری عن ذخیرہ

مقالہ ۱۳۷۲ اگر مرہون باغ انگور ہو تو اوسکی عمارت وخراج بذمہ راہن ہے اسواسطے کہ یہ ملک پر خرچہ ہے۔ عالمگیری

باب اوس حق کے بیان مین جو مرتہن کا مرہون مین ثابت ہوتا ہے

مقالہ ۱۳۷۳ اگر راہن مرگیا اور اوسپر بہت قرضے ہین تو مرتہن اس مرہون کا مستحق ہے۔ عالمگیری

۱۳۷۴ مقالہ اگر مال مرہون سے پہلے وہ اپنا قرضہ وصول کریگا پہر باقی مین تمام قرضخواہ شریک ہونگے۔ فافہم

مقالہ اور مرتہن کو اختیار ہے کہ جس قرضہ کے عوض اوس نے مال مرہون رہن لیا ہے اوسکے واسطے مرہون کو روک رکہے اور یہ اختیار نہین ہے کہ اوسکا دوسرا قرضہ جو راہن پر رہن کرنے سے پہلے کا یا پیچہے کا ہو اسکے واسطے بہی مال مرہون کو روکے۔ ایضًا

۱۳۷۵ مقالہ اور اگر راہن نے اوس قرضہ مین سے جسکے عوض رہن دیا ہے تہوڑا ادا کردیا تو مرتہن کو اختیار ہے کہ باقی تمام وصول ہونے تک مال مرہون کو روکے خواہ وہ قلیل ہو یا کثیر۔ عالمگیری

باب مال مرہون مین راہن یا مرتہن کے تصرف کرنیکے بیان مین

۱۳۷۶ مقالہ قرضہ ساقط ہونے سے پہلے مرہون مین راہن کا تصرف یا تو ایسا تصرف ہوگا جو محتمل فسخ ہوتا ہے جیسے بیع وکتابت واجارہ و ہبہ وصدقہ واقرار وغیرہ مین یا ایسا تصرف ہوگا جو محتمل فسخ نہین ہوتا جیسے عتق و تدبیر

۱۳۷۷ مقالہ اگر تصرف ہو جو محتمل فسخ ہوتا ہے تو بغیر رضامندی مرتہن کے منعقد نہوگا اور مرتہن کو روک رکہنے کا استحقاق باطل نہوگا پہر راہن نے قرضہ ادا کردیا اور مرتہن کے روکنے کا استحقاق باطل ہوگیا تو سب تصرفات نافذ ہوجائینگے۔ عالمگیری

۱۳۷۸ مقالہ اور اگر مرتہن نے تصرف راہن کی اجازت دیدی تو تصرفات نافذ ہوجائیگا

اور مال مرہون رہن ہونے سے نکل جائیگا اور قرضہ بحال رہیگا۔ عالمگیری

مقالہ ۱۳۷۹ اگر ایک شخص نے چوپایہ رہن کر لیا اور اسپر قبضہ کرنیکے بعد اوسکو راہن سے کرایہ پر لیا تو اجارہ صحیح نہین ہے اور مرتہن کو اختیار ہوگا کہ اوسکو اعادہ کرکے مرہون کر لے اور اپنے قبضہ مین کر لے اور اگر مرتہن نے راہن کی اجازت سے کسی دوسرے کو کرایہ پر دیا تو وہ رہن ہونے سے خارج ہوجائیگا اور اوسکی اجرت راہن کو ملے گی۔ عالمگیری

مقالہ ۱۳۸۰ اگر راہن نے رہن کو اجارہ پر مرتہن کو دیا تو اجارہ صحیح ہوگا بشرطیکہ اجارہ کے واسطے جدید قبضہ کرے اور رہن باطل ہوجائیگا۔ ایضاً

باب رہن مین راہن و مرتہن کے اختلاف کرنے اور اوسمین گواہی دینے کے بیان مین

مقالہ ۱۳۸۱ اگر قرضہ ہزار درم ہو اور راہن و مرتہن نے جسقدر کہ عوض رہن سے اختلاف کیا پس راہن نے کہا کہ وہ پانچ سو درم کے عوض رہن ہے اور مرتہن نے کہا کہ ہزار درم کے عوض راہن ہے تو قسم سے راہن کا قول قبول ہوگا اور اگر راہن نے کہا کہ مین نے پورے قرضہ کے عوض جو تیرا مجھ پر آتا ہے اور وہ ہزار درم مین رہن کیا ہے اور مال رہن ہزار درم قیمت کا موجود ہے اور مرتہن نے کہا کہ مین نے اوسکو پانچ سو درم کے عوض رہن لیا ہے اور مال مرہون قائم ہے تو امام اعظم سے مروی ہے کہ راہن کا

مقالہ ۱۳۸۲ قول قبول ہوگا۔ باہم قسم کہاکر عقد کو توڑکر دونون باہم واپس کرلینگے۔ عالمگیری
اگر مال مرہون دونون کے قسم کہانے سے پہلے تلف ہوگیا تو قول مرتہن
کا قبول ہوگا اور اگر دونون کے گواہ قایم کیئے تو راہن کے گواہ قبول ہونگے
اسواسطے اوس کے گواہون سے ضمان کی زیادتی ثابت ہوتی
ہے۔ عالمگیری

مقالہ ۱۳۸۳ اگر راہن نے مرتہن سے کہاکہ مال مرہون تیرے پاس تلف ہوا ہے اور
مرتہن نے کہاکہ تو نے مجہہ سے اپنے قبضہ مین لے لیا تہا پہر وہ تیرے
پاس تلف ہوا ہے تو قول راہن کا قبول ہوگا اسواسطے کہ دونو کے
اتفاق سے یہ بات ثابت ہوئی کہ وہ مال ضمان مین داخل ہوچکا ہے
مگر مرتہن ضمان سے بری ہونے کا دعوی کرتا ہے اور راہن اوس سے
انکار کرتا ہے پس قول منکر کا قبول ہوگا اور اگر دونون نے گواہ قایم کیئے
تو گواہ بہی راہن کے قبول ہونگے اسواسطے کہ اوسکے گواہون سے ثبوت
مقدم ہے اور مرتہن کے گواہون سے اوسکی نفی ہے۔ ایضاً

باب چاندی کے عوض چاندی اور سونے کے عوض سونے کے رہن کرنیکے بیان مین

مقالہ ۱۳۸۴ درم اور دینار اور کیلی و وزنی چیزون کا رہن رکہنا جائز ہے پس اگر اپنے جنس
کے عوض رہن اور تلف ہوجاوے تو بعوض اپنے مثل وزن قرضہ کے

تلف شدہ قرار دیجاوے گی اگرچہ باعتبار جودت کے اختلاف ہو اور یہہ امام صاحب کے نزدیک ہے اور صاحبین کے نزدیک اوسکے خلاف جنس سے اس کی قیمت کا ضامن ہوگا اور وہ قیمت بجائے اوس کے مرہون ہوگی۔ عالمگیری

مقالہ ۱۳۸۵ اگر ایک شخص نے دس درم وزن کے تیل کی چاندیکی کپی بعوض دس درم قرضہ کے رہن رکھی اور وہ تلف ہوگئی پس اگر اوسکی قیمت اوس کے وزن کے برابر دس درم ہو تو بالاتفاق قرضہ ساقط ہوجائے گا اسی طرح اگر اوسکی قیمت اوس کے وزن سے زائد ہو تو بھی بالاتفاق قرضہ ساقط ہوجائے گا۔ ایضاً

باب اول جنایت کے تعریف اور اوسکے انواع اور احکام کے بیان مین

مقالہ ۱۳۸۶ (جنایت کا معنی شرعی) جنایت شرع مین فعل محرم کا نام ہے خواہ مال مین ہو یا نفس مین ہو لیکن فقہا کے عرف مین اسم جنایت کا اطلاق نفس اور اطراف مین تعدی کرنے پر ہوتا ہے۔ کذا فی درالمختار و عالمگیری عن التبیین

مقالہ ۱۳۸۷ (تعریف) مین چوری اور قتل اور غصب اور دوسرے جرم مالی اور بدنی داخل ہین لیکن فقہا نے اپنی اصطلاح مین غصب اور سرقہ خاصکر لیا ہے۔ درالمختار

۱۳۸۸ مقالہ جنایت کی دو قسمین ہین ایک موجب قصاص ہے وہ جنایت عمد ہے
اور دوسری موجب قصاص نہین ہے۔

۱۳۸۹ مقالہ اور جو موجب قصاص ہے اوسکی دو قسمین ہین ایک جو نفس مین ہو اور
دوسری جو نفس سے کم مین ہو۔ قاضیخان

۱۳۹۰ مقالہ قتل پانچ طرح پر ہوتا۔ عمدا اور شبہ عمد اور خطا اور قایم مقام اور قتل بسبب
پس ان سب سے مراد وہ انواع قتل ہین جو بغیر حق ہون جس سے احکام
متعلق ہوتے ہین پس عمد وہ قتل ہے جو تعمدا ہتیار کی ضرب سے ہو یا جو چیز
اجزا جسم جدا کر ڈالنے مین ہتیار کے قایم مقام ہے جیسے دہار دار لکڑی
یعنے نوکدار لکڑی اور پتھر تیز اور نرکل کا چھلکا اور کانچ اور آگ۔ کذا فی
عالمگیری اور درالمختار اور کافی

۱۳۹۱ مقالہ اور اوسکا نتیجہ گناہ ہے اور قصاص ہے مگر اس صورت مین قصاص نہین ہے
جبکہ اولیا مقتول معاف کر دین یا صلح کر لین اور اسمین کفارہ نہین کذا فی الہدایہ

۱۳۹۲ مقالہ ثانی صورت کہ آدمی کے مارنے کا قصد کیا جاوے کسی مقام مین اوسکے
بدن سے بواسطے اوس ہتیار کے جو اوس کے اجزا بدن کو پہاڑ ڈالے
جیسے آلات جنگ اور وزنی چیزین لوہے کی۔ درالمختار

۱۳۹۳ مقالہ صاحبین اور تینون امامون نے کہا کہ مقتول کو قصدا مارنا اوس چیز سے
جسکو ضرب اٹھانے کی بدن انسان کو طاقت نہین چنانچہ بڑا لکڑا فقتل
عمد ہے۔ ایضا درالمختار

۱۳۹۴ مقالہ شبہ عمد یہ ہے کہ عمدا ایسی چیز سے مارے جو ہتیار نہین اور نہ قایم مقام

بتیہار کے ہے یہ امام صاحب کے نزدیک ہے اور امام ابو یوسف اور امام محمد نے
مقالہ ۱۳۹۵ یہ فرمایا ہے کہ اگر بڑے پتھر سے مارا یا بہاڑی لکڑی سے تو وہ قتل عمد ہی۔ عالمگیری
اور شبہہ عمد یہ ہے کہ ایسی چیز سے مارے جس سے غالبا مقتول نہین ہوتا ہے
مگر امام اعظم صاحب کا قول صحیح ہے۔ ایضاً عالمگیری
مقالہ ۱۳۹۶ شبہہ عمد کا نتیجہ ہر دو قول کے موافق گناہ اور کفارہ ہے
مقالہ ۱۳۹۷ جان تلف کرنے مین جو شبہہ عمد قرار دیا گیا ہے وہ جان تلف کرنے سے کم مین عمد ہے
امام قدوری نے اسکو اپنی کتاب مین فرمایا ہے۔ در المختار و عالمگیری
مقالہ ۱۳۹۸ خطا سے قتل کرنا دو طرح پر ہے ایک قصد مین خطا ہونا وہ یہ ہے کہ مثلاً ایک
شکل کو شکار گمان کر کے تیر مارا پھر وہ آدمی نکلا۔
مقالہ ۱۳۹۹ (دوم) فعل مین خطا ہونا اور وہ یہ ہے کہ نشان گمان کر کے تیر مار دیا پھر وہ
آدمی نکلا یا نشانہ سے بلٹا یا نشانہ سے آگے بڑھ گیا کسی مرد کو جا لگا یا فاعل
نے ایک مرد کے مارنے کا قصد کیا تو وہ کسی دوسرے آدمی کو لگ
گیا یا ارادہ کیا ایک مرد کے ہاتھ کے مارنے کا تو وہ سوا اس کے
دوسرے مرد کے گردن پر لگا اور اگر پہلے مرد کی گردن پر لگے گا تو وہ قتل
عمد ہے یقیناً یا ارادہ کیا ایک مرد کا تیر دیوار مین لگا پھر تیر وہان سے
بلٹا دوسرے مرد کو لگا یا گیا تو وہ اخیر صورت بھی قتل خطا
کی ہے۔ در المختار و المحیط
مقالہ ۱۴۰۰ اگر ایک شخص کے ہاتھ سے لکڑی یا اینٹ چھوٹ پڑی اوس کے ذمے سے
مرد قتل ہو جاوے تو اس صورت مین خطا فی الفعل ثابت ہے اور حالانکہ

فاعل کا اسمین مطلقاً قصد نہین ہے۔ درالمختار

مقالہ ۱۴۰۱ صدر الشریعہ نے شرح وقایہ مین کہا کہ خطا فی الفعل یہ ہے کہ قصد کیے ایک فعل کا سوا اوس سے دوسرا فعل صادر ہوجاوے چنانچہ نشانہ کو مارے خطا کرے اور شخص کو لگ جاوے انتہی الحاصل کلام اس کلام مین قصد مذکور شرط کیا جاوے حالانکہ قصد خطا فی الفعل مین لازم نہین چنانچہ لکڑی اور اینٹ کے چھوٹ پڑنے کی صورت خطا فی الفعل ثابت ہے اور اسمین مطلقاً قصد نہین لیکن عنقریب آویگا۔ الطحطاوی

مقالہ ۱۴۰۲ جو قایم مقام خطا کے ہے۔ یعنے خطا نہین بمنزلہ خطا کے ہے جیسے سونے والا منقلب ہوجاوے صورت اوسکی یہ ہے کہ ایک آدمی بلندی پر سوتا ہے اوس نے کروٹ بدلنے مین اوپر سے گر پڑا اور اسکے نیچے آدمی آکر مرگیا کچلکر تو سونے والا سے بسبب تماطی کی مانند تو یہہ قتل خطا نہین بلکہ بمنزلہ خطا کے ہے۔ کذا فی الطحطاوی

مقالہ ۱۴۰۳ (قتل بسبب) پانچوین قسم قتل بسبب ہے جیسے کنوان کہودنے والا اور پتھر رکھنے والا غیر کی ملک مین بلا اذن حاکم۔ درالمختار اور الطحطاوی

مقالہ ۱۴۰۴ اگر اپنے ملک مین کنوان کہودے یا پتھر رکھے تو اوسکی طرف سے تعدی ثابت نہوگی تو دیت اور کفارہ بھی نہ ہوگا۔ کذا فی الطحطاوی

مقالہ ۱۴۰۵ قتل کا موجب کفارہ نہین اور نہ گناہ قتل کا بلکہ غیر ملک مین کنوان کہودنے اور پتھر وغیرہ رکھنے کا البتہ گناہ ثابت ہے۔ کذا فی الدرر

مقالہ ۱۴۰۶ جمیع اقسام مذکورہ قتل حرام میراث ہین اگر کوئی شخص اپنے مورث کو قتل کریگا

تو اوسکی میراث قاتل نہ پاوے گا بشرطیکہ قاتل عاقل بالغ ہو اگر قاتل صغیر یا مجنون ہوگا تو میراث سے محروم نہ ہوگا۔ درالمختار وشرح سراجیہ سید شریف

مقالہ ۱۴۰۷ قتل بسبب مین قاتل میراث مقتول سے محروم نہ ہوگا اوس کے عدم قتل کے سبب سے۔ درالمختار

باب کون شخص قصاص مین قتل ہوسکتا ہے اور کون نہین

مقالہ ۱۴۰۸ آزاد کے قصاص مین آزاد قتل کیا جاوے۔ کذا فی کنز الدقایق

مقالہ ۱۴۰۹ مذکر کے قصاص مین مونث اور مونث کے قصاص مین مونث قتل کیا جاوے گا۔ عالمگیری عن خلاصہ

مقالہ ۱۴۱۰ مسلمان کے قصاص مین کافر قتل کیا جاوے گا۔ قاضی خان

مقالہ ۱۴۱۱ اگر ذمی نے کسی ذمی کو قتل کیا پھر قاتل مسلمان ہوگیا تو بلا خلاف قتل کیا جائے گا۔ کذا فی المحیط

مقالہ ۱۴۱۲ اگر مسلمان نے کسی مرتد مرد یا عورت کو قتل کیا تو اوسپر قصاص واجب نہ ہوگا۔ کذا فی البخاری ومسلم وعالمگیری والہدایہ

مقالہ ۱۴۱۳ اگر مسلمان نے کسی مسلمان کو جو کفارہ قبضہ مین قید ہوگیا ہے دار الحرب مین قتل کیا تو سب کے نزدیک قاتل پر قصاص نہ ہوگا اور امام اعظم صاحب کے نزدیک دیت نہ ہوگی اور صاحبین کے نزدیک اس کے مال مین دیت واجب ہوگی۔ قاضی خان

مقالہ ۱۴۱۴ صغیر کے عوض کبیر اور دیوانہ کے عوض تندرست قتل کیا جاویگا کذا فی عالمگیری

مقالہ ۱۴۱۶ اگر کسی نے دوسرے کو نزاع کی حالت مین قتل کیا تو قاتل قتل کیا جائیگا بشرطیکہ یہ معلوم ہو کہ مقتول زندہ نہ رہتا۔ مگر یہ مسئلہ مختلف فیہ مفتی کو غور کرنا چاہیئے عالمگیری عن الخلاصہ

مقالہ ۱۴۱۷ لڑکون نابالغون کے باہمی قتل مین قاتل پر قصاص نہین ہی۔ عالمگیری والمحیط

مقالہ ۱۴۱۸ جو شخص کہ کبھی مجنون ہو جاتا ہو اور کبھی اوسکو افاقہ ہو جاتا ہو اگر اوس نے حالت افاقہ مین کسی کو قتل کیا تو مثل صحیح سالم آدمی کے قصاص مین قتل کیا جائے گا۔ ایضاً عالمگیری والمحیط

مقالہ ۱۴۱۹ جسپر قصاص واجب ہے اگر وہ مرجاوے تو قصاص ساقط ہو جائیگا۔ کذا فی الہدایہ

مقالہ ۱۴۲۰ اگر فرزند نے والد یا والدہ یا دادا یا دادی یا نانا یا نانی یا پردادا یا پردادی یا پرنانا یا پرنانی ان کے اوپر تک سگے ہون تو اوس فرزند کو قصاص مین قتل کیا جاوے گا۔ قاضیخان۔

مقالہ ۱۴۲۱ اگر والد نے ولد کو قتل کیا تو قصاص والد عوض ولد کے قتل نہ کیا جائے گا اور اسی طرح اوسکا دادا و پردادا وغیرہ اور دادی و پردادی وغیرہ اور نانا و نانی وغیرہ نکڑدادا اور نکڑدادی اوپر تک کیون نہ ہون اور نکڑنانی اور نکڑنانی اوپر تک کیون نہ ہو اگر اون نے فرزند کو قتل کیا تو اونمین سے قتل نہ کیا جائے گا۔ عالمگیری عن الکافی و در المختار

مقالہ ۱۴۲۲ ہر محقون الدم کے قتل سے برابر قصاص واجب ہے گا بشرطیکہ اوسکو عمداً قتل کیا ہو۔ کذا فی الہدایہ

مقالہ ۱۴۲۳ جب قصاص لیا جاوے تو تلوار سے یا جو تلوار کے مثل ہے اوس سے قصاص لیا جاوے گا۔ کذا فی الکافی

۱۴۲۴ مقالہ | اگر ایک شخص نے ایک جماعت کو قتل کیا اور اولیا مقتولین حاضر ہوئے
تو سب کی طرف سے وہ قتل کیا جائیگا۔ عالمگیری

۱۴۲۵ مقالہ | ایک شخص نے دوسرے کو مجروح کیا اور وہ برابر بیمار ہوکر چلا پانی پر پڑا رہا
کہ آزاد ہو گیا تو اوسپر قصاص واجب ہوگا۔ عالمگیری عن الکافی

۱۴۲۶ مقالہ | اگر کسی شخص کو مانند سوئی وغیرہ کے کسی چیز سے عمداً زخمی کیا اور وہ مرگیا تو
اسمین قصاص نہین ہے اور یہی صحیح ہے۔ عالمگیری

۱۴۲۷ مقالہ | قتل کیا جاتا ہے ہوشیار بدلے دیوانے کے اور بالغ بدلے صغیر کے
اور صحیح بدن یعنے آنکھ والا بدلے اندھے کے اور طویل المرض اور ناقص
الاطراف یعنے لولے لنگڑے کے بدلے اور مرد بدلے عورت کے
بالاتفاق۔ در المختار

۱۴۲۸ مقالہ | ساقط ہوجاتا ہے وہ قصاص جسکا بیٹا وارث ہو اپنے باپ پر۔

۱۴۲۹ مقالہ | اگر کسی نے دوسرے شخص کو پانی مین غرق کردیا پس اگر پانی اسقدر قلیل ہو
کہ غالباً اسقدر پانی مین آدمی نہین مرجاتا ہے اور اکثر اوسمین سے تیر کر
نجات پاسکتے ہین مگر وہ شخص مرگیا تو قاتل پر قصاص واجب نہوگا اور یہ
بالاتفاق خطا مشابہ عمد ہے۔ عالمگیری

۱۴۳۰ مقالہ | اگر ایک شخص کے ہاتھ پانون باندھ کر اوس کے واسطے ایک دیگ مین
پانی گرم کیا یہانتک کہ مثل آگ کے گرم ہوگیا تو اوسکو پانی مین ڈالدیا
پس ڈالتے ہی اس کے بدن کی کھال اتر گئی اور مرگیا تو اوس کے
عوض قتل کیا جائے گا۔ ایضاً

مقالہ ۱۴۳۰ ایک شخص نے دوسرے کی گردن کاٹ ڈالی مگر ذرا سی حلقوم لگی رہگئے اور ہنوز اسمین روح باقی ہے کہ دوسرے نے اوسکو قتل کر ڈالا تو دوسرے پر قصاص واجب نہوگا اسواسطے یہ میت ہے۔

فائدہ اگر ایسی حالت مین اوسکی روح نکلنے سے پہلے اوسکا بیٹا مرجاوے تو بیٹا اوسکا وارث ہوگا اور یہ اپنے بیٹے کا وارث نہوگا۔ عالمگیری عن الذخیرہ

باب قصاص حاصل کرنیوالون کے بیانمین

مقالہ ۱۴۳۱ باپ کو اختیار ہے کہ اپنے نابالغ بیٹے کا مال تلف کرنے یا جان تلف کر دینے کا قصاص لیوے اور ہر شخص جو اللہ تعالی کے فرایض کے موافق مستحق میراث ہے وہ قصاص کا مستحق ہوتا ہے پس اوسمین شوہر اور جورو بھی داخل ہین اور دیت کا بھی یہی حکم ہے اور جب وارث لوگ بالغ ہون تو جبتک سب وارث متفق نہ ہون تب تک بعض وارثون کو اختیار حاصل نہ ہوگا کہ قصاص لیوین اور سب وارثون یا کسی وارث کو یہ اختیار نہین ہے کہ قصاص حاصل کرنے کے واسطے کسی شخص کو وکیل کرے۔ عالمگیری و درالمختار

مقالہ ۱۴۳۲ اور مستحق قصاص اصل مین مقتول ہوتا ہے پھر اوسکا وارث اوسکا قائم مقام ہوجاتا ہے۔ کذا فی الہدایہ

مقالہ ۱۴۳۳ قاضی صحیح مذہب کے موافق بمنزلہ باپ کے ہے۔ کذا فی الہدایہ

مقالہ ۱۴۳۴ اور اس بات پر اجماع ہے کہ قصاص کا پورا استحقاق نابالغ کے واسطے

تو برادر بالغ کو اسکے حاصل کرنے کا اختیار نہ ہوگا۔ کذا فی المحیط و عالمگیری

مقالہ ۱۴۳۵ اگر ایک شخص قتل کیا گیا اور اسکا کوئی ولی نہین ہے تو سلطان کو اور قاضی کو نیز اوسکا قصاص لینے کا اختیار ہے۔ عالمگیری

مقالہ ۱۴۳۶ اگر بالغ اور نابالغ مشترک غلام قتل کیا گیا تو بالاجماع نابالغ کے بالغ ہونے سے پہلے بالغ کو اوسکا قصاص لے لینے کا اختیار نہین ہے۔ عینی شرح الہدایہ عالمگیری

مقالہ ۱۴۳۷ اگر ایک شخص نے آدمی کو زخمی کیا اور زخمی مرگیا تو مقتول کے وارثون نے گواہ گذارے کہ وہ زخم کے سبب سے مرگیا اور ضارب نے گواہون سے ثابت کیا کہ وہ چنگا ہو گیا تہا زخم سے اور مدت کے بعد مرا تو وارث مقتول کے گواہ اولی بالقبول ہین۔ در المختار

مقالہ ۱۴۳۸ ورثا مقتول نے اسپر گواہ قایم کئے کہ مقتول مذکور زید نے زخمی کیا اور قتل کیا اور زید نے گواہ قایم کئے اسپر کہ مقتول نے خود کہا تہا کہ زید نے مجھکو زخمی نہین کیا اور نہ مجھکو مارا تو زید کے گواہ اولی بالقبول ہونگے۔ ایضاً

باب جان تلف کرنے سے کم مین قصاص لینے کے بیان مین

مقالہ ۱۴۳۹ جان سے کم مین قصاص و بدلہ لینے مین مساوات معتبر ہے۔

مقالہ ۱۴۴۰ دایان بائین کے عوض قطع نہ کیا جائے گا اور بائین دائین کے عوض قطع نہ ہوگا اور نہ صحیح سالم ہاتہ بعوض شل ہاتہ کے اور نہ عورت کا ہاتہ بعوض مرد کے ہاتہ کے اور نہ مرد کا ہاتہ بدلے عورت کے ہاتہ کے اور

نہ آزاد کا ہاتہہ بدلے غلام کے ہاتہہ کے اور نہ غلام کا ہاتہہ بدلے آزاد کے ہاتہہ کے قطع کیا جاوے گا۔ کذا فی قاضیخان

مقالہ ۱۴۴۱ بالون مین بالکل قصاص نہین ہوتا ہے۔ عالمگیری عن ذخیرہ

مقالہ ۱۴۴۲ سر یا بدن کی کہال اگر کچہہ قطع کیجاوے تو اوسمین قصاص نہ ہوگا۔

مقالہ ۱۴۴۳ اور اسی طرح اگر دونون گالون اور پیٹہہ اور پیٹ کے گوشت مین سے اگرچہ قطع کیا جاوے تو اسمین قصاص نہین ہے اور ایسا ہی ٹہوڑی مین بھی قصاص نہین۔ کذا فی المحیط و عالمگیری

مقالہ ۱۴۴۴ اگر کسی نے دوسرے کی آنکہہ مین مارا جس سے اوسکی روشنی جاتی رہی حالانکہ آنکہ کا ڈہیلا سلامت ہے تو اوسپر قصاص ہوگا۔

مقالہ ۱۴۴۵ اگر آنسو بہر آوین تو سمجہنا چاہئے کہ روشنی باقی ہے اور اگر آنسو نہ بہرین تو سمجہنا چاہئے روشنی جاتی رہی ہے طحاوی نے ذکر کیا کہ اوس کے سامنے سانپ ڈالا جاوے پس اگر سانپ سے بہاگ گیا تو معلوم ہوگا کہ روشنی باقی ہے اور امام محمد نے فرمایا ہے کہ اہل بصارت کو دکہلایا جاوے۔ عالمگیری

مقالہ ۱۴۴۶ اگر کسی نے دوسرے کی آنکہ مین عمداً مارا اور وہ سپید ہوگئی ایسی کہ اوس سے کچہہ دکہلائی نہین دیتا ہے تو عامہ علما کے نزدیک قصاص واجب نہوگا۔

مقالہ ۱۴۴۷ ایک شخص کی آنکہ مین حول زیادہ ہو کہ اوسکی آنکہ کی بصارت مین ضرر ہو اور اوس نے ایسی آنکہہ پہوڑی جسمین بہنڈاپن نہین تو جسپر ظلم ہوا ہے

اوسکو اختیار ہوگا چاہے قصاص لیلے اور ناقص کے بدلے پر راضی ہوجاوے

اور چاہے پورا اوس کے مال سے نصف دیت تاوان لیلے۔ کذافی قاضیخان

۱۴۴۹ مقالہ زبان کے کاٹنے مین قصاص نہین عمداً ہو یا نہ ہو خواہ کل کاٹے ہو یا تھوڑی

اور یہی فتوی کے واسطے مختار ہے۔ عالمگیری و خزانۃ المفتین و ظہیریہ

۱۴۵۰ مقالہ دانت کی ہڈی مین قصاص ہے اگرچہ جس سے قصاص لیا جاتا ہے اوسکا

دانت مظلوم کے دانت سے بڑا ہو سوا دانت کے کسی ہڈی مین قصاص

نہین ہے۔ کذا فی الہدایہ

۱۴۵۱ مقالہ دانت مین صغیر ہونا اور کبیر ہونا کوئی شرط نہین۔

۱۴۵۲ مقالہ اگر ایک شخص نے زائد انگلی کاٹ ڈالی اور کاٹنے والے کے ہاتھ مین

بھی ایسی ہی انگلی ہے تو امام اعظم صاحب اور ابو یوسف کے نزدیک

اوسپر قصاص نہ ہوگا۔ عالمگیری

۱۴۵۳ مقالہ اگر ہتیلی کو کاٹ ڈالا اور اوسمین ایک انگلی زائد ہے جو ہتیلی کو سست

کرتی ہے تو اوسمین قصاص نہ ہوگا اور اگر ہتیلی کو سست نکرتی ہو تو

قصاص واجب ہوگا۔

۱۴۵۴ مقالہ اگر ایک نے دوسرے کا ہاتھ آدہے ساعد سے کاٹ ڈالا یا پاؤن آدہی

پنڈلی سے تو اوسپر قصاص نہوگا۔ ایضاً عالمگیری

۱۴۵۵ مقالہ اگر ہاتھ کاٹے ہوے کا ہاتھ درست کاٹا گیا ہے اور کاٹنے والے کا

ہاتھ شل ہے یا اوسمین انگلیان کم ہین تو ہاتھ کٹے ہوے کو اختیار ہے

چاہے قصاص مین عیب دار ہاتھ کٹواوے اور اس کے سواے

اوسکو کچھہ نہ ملے گا اور چاہے پورا ارش لیلے اس صورت مین ہاتھہ کٹے
ہوے کے واسطے جبھی خیار ثابت کرتے تھے کہ جب ایسا شل ہو کہ اوس سے
کام کاج کرسکتا ہو اور اگر محض بیکار ہو تو وہ محل قصاص نہین ہے
پس ہاتھہ کٹے ہوے کو خیار نہ ہوگا بلکہ اوسکو اچھے ہاتھہ کی دیت ملیگی
جیساکہ اگر کاٹنے والے کا یہہ ہاتھہ ہی بالکل نہو تو یہی حکم ہے اور اسی پر
فتوی ہے۔ کذا فی المحیط

باب شہادت قتل اور اقرار اور ولی جنایت کے قاتل کیطرف سے تصدیق و تکذیب کے بیان مین

مقالہ ۱۴۵۶ اگر ایک شخص پر دو شخصون نے عمداً قتل کی گواہی دی تو وہ قید کیا جائیگا
یہانتک کہ گواہون کا حال دریافت کیا جاوے اور اگر ایک شخص
عادل نے گواہی دی تو بھی چند دن قید رکہا جائیگا اور اگر دوسرا گواہ لایا تو
ثابت ہوگا ورنہ رہا کیا جائے گا۔ عالمگیری عن المبسوط

مقالہ ۱۴۵۷ زید نے دعوی کیا عمرو پر کہ اوس نے خطا سے میرے باپ کو قتل کر ڈالا ہے
اور دعوی کیا کہ میرے گواہ شہر مین موجود ہین اور درخواست کی کہ مدعا علیہ
سے کفیل لیا جاوے تاکہ مین اسکے روبرو اپنے گواہ پیش کرون تو
مدعا علیہ کو قاضی حکم کریگا کہ تین روز کے واسطے کفیل دے اور اگر
مدعی نے کہا کہ میرے گواہ غائب ہین اور درخواست کی کہ جبتک گواہ لاؤن

تب تک مدعا علیہ سے کفیل لیا جاوے تو قاضی اوس کے کفیل لینے کی
درخواست قبول نہ کرے گا۔

مقالہ ١٤٥٨ اور اگر عمداً قتل کرنے کا دعوی کیا اور کفیل لینے کی درخواست کی تو قاضی
اس درخواست کو منظور نکرے گا نہ گواہ قایم کرنے سے پہلے نہ اوسکے بعد
لیکن گواہ قائم کرنے سے پہلے مدعی اوس کے ساتھ رہے گا اور گواہ
قایم کرنیکے بعد قاضی زجراً اوسکو قید رکھے گا پھر جب گواہوں کی عدالت
ثابت ہو جاوے اور انہوں نے ایسے قتل کی گواہی دی جس سے
قصاص واجب ہوتا ہے تو مدعی کی درخواست سے قاضی قصاص کا حکم
فرمائے گا۔ عالمگیری و قاضیخان

مقالہ ١٤٥٩ قاعدہ کلیہ یہ ہے کہ جس چیز کے وارث مالک ہین بطریق وراثت کے
تو وہان ایک وارث مخاصم ہوتا ہے باقی وارثون کی طرف سے اور تمام
وارثون کے قایم مقام ہے خصومت مین اور جس چیز کے وارث مالک
ہوتے ہین نہ بطریق وراثت کے تو وہان ایک وارث مخاصم نہین ہوتا
باقی وارثون کی جانب سے اور خصومت مین سب کے قایم مقام نہین
ہوتا۔ درالمختار

مقالہ ١٤٦٠ اگر ایک بھائی نے گواہ قایم کئے باپ کے قتل عمد پر قصاص لینے کے واسطے
اور حالانکہ دوسرا بھائی غائب ہے تو حاکم قصاص کا حکم نہ دے بالاتفاق بعد
حاضر ہونے تک لیکن قاتل محبوس رکھا جاوے گا۔ جب تک وہ بھی
پھر اگر غائب بھائی حاضر ہو تو اعادہ حجت کرے دوسرے بار تا دونون بھائی

قاتل کو قتل کرین اور صاحبین نے کہا اعادہ نہ کرے اسواسطے کہ انکے
نزدیک ملک ورثہ بطریق میراث کے ہے نہ بطریق خلافت کے۔ درالمختار

مقالہ ۱۴۶۱ اگر قاتل گواہ لایا وارث غائب کے عفو کر دینے پر تو وارث حاضر مخاصم ٹہریگا
اسواسطے کہ قصاص منقلب بمال ہوگیا اور قصاص ساقط ہوگیا۔ ایضاً

مقالہ ۱۴۶۲ اگر دونون گواہون نے کہا کہ خطا رتلوار سے اوسکو قتل کیا ہے تو دونون
کی گواہی قبول ہوگی اور قاتل کی مددگار برادری پر دیت کا حکم دیا
جائے گا۔ کذا فی المحیط و عالمگیری

مقالہ ۱۴۶۳ اگر گواہون نے گواہی دی کہ اوس نے مقتول کو قتل کیا ہے اور دوسرے
گواہون نے ایک شخص دیگر پر مقتول کے قتل کرنے کی گواہی دی اور
ولی نے دعوی کیا کہ تم نے اوسکو قتل کیا ہے تو یہ سب باطل ہوگیا۔ کذا فی الہ

مقالہ ۱۴۶۴ اگر ایک شخص نے زید کو خطا سے قتل کرنے کا اقرار کیا اور زید کے ولی
نے عمداً قتل کا دعوی کیا تو ولی کو استحساناً قاتل کے مال سے دیت دلائی
جائے گی۔ عالمگیری عن المبسوط

مقالہ ۱۴۶۵ اگر قاتل نے قتل عمد کا اقرار کیا اور ولی مقتول نے خطا سے قتل کرنے کا
دعوی کیا تو وارثون کو کچھہ نہ ملیگا۔ عالمگیری

مقالہ ۱۴۶۶ اگر قصاص کے دو وارثون نے اپنے بہائی کے عفو کرنے کی خبر دی
تو اوسکا خبر دینا عفو قصاص ہے اوہین دونون کے طرف سے انکے گمان
پر عمل کرنے کی وجہ سے اسواسطے کہ ایک وارث کے بھی عفو کرنے سے
قصاص قائم نہین رہتا کیونکہ قصاص قسمت پذیر نہین اور اس مسئلہ کی

چار صورتین ہین۔ ایک صورت یہ ہے کہ اگر قاتل اور تیسرے شریک بہائی نے دونوان مخبر وارثون کی تصدیق کی تو تیسرے شریک کو دیت مین سے کچہہ حصہ نہین اوس کی تصدیق پر عمل کرنیکے سبب سے اور دونون مخبر بہائیون کے واسطے دیت دو تہائیان ہین دوسری یہ ہے کہ اگر قاتل اور تیسرے بہائی نے دونون کی تکذیب کی تو دونون بہائیون کا کچہہ حصہ نہین اور تیسرے بہائی کی تہائی دیت ہے۔

مقالہ ۱۲۶۷ اور تیسری صورت یہ ہے کہ اگر مخبر دونون بہائیون کی فقط قاتل نے تصدیق کی یعنے اور تیسرے بہائی نے تکذیب کی تو تینون بہائیون کے واسطے تہائی دیت ہے اور چوتھی صورت یہ ہے کہ اگر مخبر دونون بہائیون کی فقط تیسرے بہائی نے تصدیق کی یعنے اور قاتل نے اوسکی تکذیب کی تو تیسرے بہائی کو تہائی دیت کی ہے اسواسطے اقرار اوسکا مردود ہوگیا قاتل کی تکذیب سے لیکن ثلث مذکور کو مخبر کیطرف پہیرا جاویگا استحسانا کی وجہ سے اور یہی قول اصح ہے۔ کذا فی در المختار والزیلعی

مقالہ ۱۲۶۸ اگر دو گواہون نے گواہی دی کہ اوس نے اوسکو زخمی کرنے والی چیز سے مارا اور وہ ہمیشہ بستر پر رہا یہانتک کہ مرگیا تو زخم لگانے والے سے قصاص لیا جاویگا۔ در المختار

مقالہ ۱۲۶۹ اگر قتل کے دو گواہ اختلاف کرین زمان قتل یا مکان قتل مین یا آلۂ قتل یعنے ہتیار مین مختلف ہون یا ایک گواہ کہے کہ اوسکو لاٹہی سے مارا اور دوسرا کہے کہ مین

نہین جانتا ہون ہتھیار سے مارا یا ایک گواہ معاینہ قتل کی گواہی دے
دوسرا گواہ قتل قاتل کے اقرار کی گواہی دے تو یہ گواہی باطل ہی اسواسطے
کہ قتل دوبارہ نہین ہوسکتا۔ ایضًا

مقالہ ۱۴۷۰
اور اسی طرح باطل ہوگی گواہی اگر گواہی کی نصاب ہر واحد مین پوری ہو
اسواسطے کہ قاضی کو ایک فریق کا کاذب ہونا بالیقین ثابت ہے اور کسی فریق
کے واسطے اولویت اور ترجیح ثابت نہین کہ ایک قبول ہو اور دوسری
مردود ہو۔ ایضًا

مقالہ ۱۴۷۱
اگر دو گواہون نے گواہی دی کسی کے قتل کی اور انہون نے کہا کہ ہمکو
قتل کا ہتھیار معلوم نہین تو قاتل کے مال مین دیت واجب ہوگی بدلیل
استحسان تین سال کے اندر۔ عالمگیری و در المختار

مقالہ ۱۴۷۲
اور اگر دو مردون مین سے ہر واحد نے یہ اقرار کیا کہ مین نے اوسکو قتل کیا اور
مقتول کے وارثون نے کہا کہ تم دونون نے اوسکو قتل کیا ہے تو وارثون کو
دونون کا قتل کرنا جائز ہے اونکے اقرار پر عمل کرنیکے سبب سے۔ ایضًا

مقالہ ۱۴۷۳
اور اگر مسئلہ سابقہ مین بجاے اقرار کے گواہی ہو تو دونون گواہیان لغو
ہوجاوینگے اسواسطے کہ باہم گواہونکی تکذیب فاسق کہنا ہے گواہون کا
اور گواہ کا فاسق ہونا اوسکی گواہی کو باطل کرتا ہے لیکن مقر کا فسق اوس کے
اقرار کو باطل نہین کرتا تو اسواسطے مسئلہ سابقہ مین اقرار لغو نہ ٹھہرا۔ ایضًا

مقالہ ۱۴۷۴
اگر وارث مقتول نے اقرار کی صورت سابقہ مین کہا کہ تم دونون صادق ہو
اقرار قتل مین تو وارثون کو دونون مقرون مین سے ایک مقر کا بھی قتل کرنا

جائز نہین اسواسطے کہ وارث کی تصدیق ہر مقر کے تنہا قتل کرنیکی اقرار
سے ہے اوسکا کہ دوسرے نے اوسکو قتل نہین کیا تو درحقیقت دونون کا
کذب ٹہرا اختلاف اس قول سے کہ جو وارث نے کہا تہا کہ تم دونون نے
اوسکو قتل کیا ہے اسواسطے کہ وہ قول قتل کا دعوی ہے بدون آنے بوتی
کے تو اس صورت مین وارث دونون کو قتل کرسکتا اور ان کے سبب
سے ۔ الزیلعی و در المختار

مقالہ ۱۴۷۵ اگر ایک شخص نے اقرار کیا کہ مین نے مقتول کو مارا ہے اور گواہ قایم ہوے
اسپر کہ دوسرے شخص نے اوسکو قتل کیا ہے اور وارث نے کہا کہ
مقر اور مشہود علیہ دونون نے اوسکو قتل کیا ہے تو وارث کو مقر کا قتل
کرنا جائز ہے نہ مشہود علیہ کا اسواسطے کہ اوسمین بعض مشہود بہ کی
تکذیب ہے چنانچہ عنقریب گذر گیا ہے ۔ ایضا

مقالہ ۱۴۷۶ اگر وارثون نے دو اقرار کرنے والون سے ایک اقرار کرنے والے کو کہا
کہ تو سچا ہے تو نے ہی اوسکو تنہا قتل کیا ہے تو وارث کو اس مقر کا قتل
کرنا جائز ہے اسواسطے کہ فقط مقر مذکور کے قتل واجب ہونے پر وارث اور
مقر دونون نے اتفاق کیا ہے باہم کے تصادق سے ۔ ایضا

باب شجاج یعنی سر اور چہرہ کے زخم کے بیان مین

مقالہ ۱۴۷۷ شجاج جمع شجہ کی ہے اور اصطلاح فقہا و اہل عرب مین شجہ سے مراد وہ ہے
یعنے زخم کی جگہ سر اور چہرہ تا ٹہوڑہی ہے اور ٹہوڑی سے نیچے شجہ کی

مقالہ ۱۴۷۸ جگہ نہین۔ عالمگیری وخزانۃ المفتین ودر المختار
اور دونون جبڑے چہرہ مین داخل ہین۔ کذا فی الہدایہ

مقالہ ۱۴۷۹ شجاج دس قسم ہین پہلے زخم کا نام حارصہ ہے بحاء مہملہ ورا مہملہ وصاد مہملہ
وہ زخم ہے جسمین کہال مخدوش ہوجاوے یعنے چہلجاوے۔ اور دوسرا
زخم دامعہ ہے وہ زخم جسمین آنسو کے مانند خون نمودار ہوجاوے اور
خون کو بہاوے اور تیسرا زخم دامیہ ہے جو خون کو بہاوے اور چوتہا باضعہ
ہے جو کہال کو قطع کردے پانچوان متلاحمہ وہ زخم ہے جو گوشت کو قطع کرے
چہٹا سمحاق وہ زخم ہے جو سمحاق تک پہونچ جاوے سمحاق اوس باریک
کہال کا نام ہے جو گوشت اور سرکی ہڈی کے درمیان مین ہے ساتوان موضحہ
وہ زخم ہے جو ہڈی کو ظاہر کردے جسمین کہال اور گوشت قطع ہوکر ہڈی
کہلجاوے اور آٹھوان ہاشمہ وہ زخم ہے جو ہڈی کو توڑ دے اور نوان
منقلہ وہ زخم ہے جو ہڈی کو منتقل کردے اوس کے توڑنے کے بعد یعنے
ہڈی کو ایک موضع سے دوسرے موضع کی طرف کردے اور دسوان آمہ ہے
جو ام الدماغ تک پہونچ جاوے ام الدماغ اوس کو کہتے ہین جس کے اندر
دماغ ہے۔ کذا فی الہدایہ وعالمگیری ودر المختار والعینی

مقالہ ۱۴۸۰ سواے موضحہ کے دوسرے شجون مین قصاص نہین ہے اور یہ روایت
حسن نے امام اعظم سے کی ہے اور بنابر ظاہر الروایت کے موضحہ سے کم
مین بہی قصاص ہوتا ہے اوس کو امام محمد نے اصل مین ذکر کیا ہے اور
یہی اصح۔ اور اسی کو عامہ علماء نے اختیار کیا ہے یہ محیط مین ہے۔ کذا فی عالمگیری وخزانۃ المفتین

زخم موضحہ مین قصاص واجب ہے جبکہ عمداً ہوا ور شجاج ہاشمہ میں
۱۴۸۱ مقالہ اور مین بالاجماع قصاص نہین ہے اگرچہ عمداً ہو۔ عالمگیریہ
موضحہ مین اگر خطا سے ہو تو دیت کا بیسواں حصہ واجب ہوگا اور ہاشمہ مین
دیت کا دسواں حصہ اور منقلہ مین دسواں حصہ اور بیسواں حصہ واجب
۱۴۸۲ مقالہ ہوگا اور آمہ کے واسطے تہائی دیت واجب ہوگی۔ کذا فی الہدایہ
اگر کسی کو منقلہ زخم پہونچا اور وہ اچھا ہوگیا مگر بعد اچھے ہونیکے اوسکا کچھ اثر
رہگیا اگرچہ قلیل رہگیا ہو تو بھی منقلہ کا ارش واجب ہوگا اسواسطے کہ ارش
جب واجب ہوتا ہے تو وہ ساقط نہین ہوتا ہے جبتک کہ سبب وجوب
۱۴۸۳ مقالہ بالکل زائل نہ ہوجاوے۔ اور اسی پر فتویٰ ہے۔ کذا فی المحیط و عالمگیری
۱۴۸۴ مقالہ سمحاق زخم مین اگر خطا ہو تو حکومت عدل واجب ہوگی۔ کذا فی المحیط
اور اسکا طریقہ یہ ہے کہ اسکو مملوک فرض کرکے اس زخم کے ساتھ اوسکی قیمت
اندازہ کیجاوے اور بدون اس زخم کے اندازہ کیجاوے پس اگر تفاوت
قیمت اصل قیمت کا بیسواں حصہ ہو تو دیت کا بیسواں حصہ واجب ہوگا
اور اگر چالیسواں حصہ ہو تو چالیسواں حصہ دیت واجب ہوگی اور اسی پر
فتویٰ ہے۔ عالمگیریہ عن کافی
۱۴۸۵ مقالہ قصاص نہین جمیع شجاج مین مگر موضحہ مین جو عمداً ہو۔ در المختار
۱۴۸۶ مقالہ شجاج ما فوق موضحہ یعنے ہاشمہ اور منقلہ اور آمہ مین بالاتفاق قصاص نہین
اور مادون موضحہ یعنے حارصہ اور دامعہ اور دامیہ اور باضعہ اور متلاحمہ اور
سمحاق کے قصاص مین اختلاف ہے اور جس شجاج مین قصاص نہین اوسمین

عمداً اور خطا دونون برابر ہین تو وہان عمد مین وہ واجب ہے جو خطا مین ہے۔ در المختار والطحطاوی

مقالہ ایک ہاتہہ کی سب انگلیون کے قطع مین نصف دیت ہے اگرچہ پانچون انگلیان ہتیلی کے ساتہہ کٹ گئے ہون۔ در المختار

مقالہ اور ایک ہاتہہ کے قطع اصابع مین نصف ساعد کے ساتہہ نصف دیت واجب ہوتی ہے ہتیلی کے سبب ہے اور حکومت عدل واجب ہے نصف ساعد کے سبب ہے اور یہی حکم ہے پنڈلی کا۔ در المختار

مقالہ اور کچہہ واجب نہین ہوتا قطع کف مین امام اعظم صاحب کے نزدیک اگر کف تین انگلیان ہون تو قطع کف مین کچہہ واجب نہین بالاتفاق امام اور صاحبین کے۔ ایضاً

مقالہ اگر انگلی کی ایک پور و مفصل سے کاٹی باقی انگلی خشک ہو گئی یا انگلیان قطع کین ہتیلی خشک ہو گئی تو فقط دیت مقطوع کی لازم ہو گی اور قصاص ساقط ہو گا۔ ایضاً

مقالہ پانچ سے زیادہ انگلی مین اور صغیر کی آنکہ اور آلہ تناسل اور اوسکی زبان مین حکومت عدل ہے اگر صحت و سلامتی اوسکی معلوم نہو آنکہ مین۔ ایضاً

مقالہ اوس موضحہ کی دیت جسکے صدمہ سے عقل اوسکی یا اوس کے سر کے بال جاتے رہے آدمی کی پوری دیت مین داخل ہو جائے گی بسبب داخل ہونے جز کے کل مین۔ ایضاً

مقالہ اگر جراحت موضحہ سے اسکی سماعت یا بصارت یا گویائی جاتی رہی تو موضحہ

کی دیت پوری دیت مین داخل ہوگی اسواسطے کہ سماعت اور بصارت اور گویائی اعضا مختلف کے مانند ہین برخلاف عقل کے اسواسطے کہ عقل کا نفع سب اعضا کی طرف رجوع کرتا ہے۔ ایضاً

مقالہ اگر مونھہ سے دونون آنکھہ جاتی رہین تو قصاص اور آنکھون مین دیت واجب ہوگی برخلاف صاحبین کے صاحبین کے نزدیک مونھہ مین قصاص ہے اور آنکھون مین دیت ہے۔ در المختار

مقالہ اور قصاص نہین اوس انگلی کی قطع سے جسکے پاس کی دوسری انگلی خشک ہوگئی بلکہ دونون عضو کی دیت واجب ہوگی برخلاف صاحبین کے اونکے نزدیک اول مین قصاص ہے اور دوسرے مین دیت ہے۔ در المختار و قاضی خان۔

مقالہ قصاص نہین دانت کے توڑنے مین جسکا نصف باقی توڑنے کے بعد سیاہ یا زرد یا سرخ ہوگیا ہو بلکہ دانت کی تمام دیت واجب ہوگی۔ جبکہ چبانے کی منفعت فوت ہوجاوے۔ در المختار

باب جنین کے بیان مین

مقالہ جنین اوس بچے کا نام ہے جو ہنوز ماں کے پیٹ مین ہے۔

مقالہ اگر کسی نے ایک عورت حاملہ کے پیٹ مین خواہ مسلمہ ہو یا کافرہ ہو مارا جس سے اوس کے پیٹ سے مردہ بچہ آزاد گر پڑا خواہ وہ نر ہو یا مادہ ہو تو مارنے والیکے مددگار برادری پر غرہ واجب ہوگا اور غرہ غلام یا باندی

یا گھوڑا جسکی قیمت پانچ سو ہوا اور یہ مال اس جنین کے میراث ہوتا ہے اور گر
مارنے والا اوسکا وارث ہو تو اب وارث نہوگا اور اسمین کچھہ کفارہ نہین عالمگیری

مقالہ اگر پیٹ سے دو بچے گرے تو غرہ دینا واجب ہوگا۔

مقالہ اگر عورت مذکورہ کے پیٹ کا بچہ مردہ گر پڑا پھر وہ عورت مرگئی تو مارنیوالے پر
قتل کرنے کی دیت اور بچہ گرانے کا غرہ واجب ہوگا۔ ایضاً عالمگیری

مقالہ اگر عورت نے اپنے پیٹ مین مار کر صدمہ پہونچایا یا کوئی دوا پی لی تاکہ عمداً
بچہ کو ساقط کرے یا اپنے فرج مین کوئی ایسا فعل کیا کہ جس سے بچہ ساقط ہوگیا
اوسکی مددگار برادری پر بردہ کی ضامنی ہوگی بشرطیکہ اوس نے شوہر کی بلا
اجازت ایسا کیا ہوا اور اگر شوہر کی اجازت سے کیا تو کچھہ واجب نہوگا۔ عالمگیری

مقالہ اگر دوا پی اوس نے بچہ گرانے کا قصد نہین کیا اور بچہ گر گیا تو اوسپر
کچھہ واجب نہ ہوگا۔ ایضاً

مقالہ اگر عورت خلع کیا پھر اسقاط عدد کے واسطے اسقاط کر دیا تو اوسپر غرہ واجب
ہوگا اور یہ شوہر کو ملیگا۔ کذا فی المحیط

باب صلحہ اور عفو اور ادائے شہادت کے بیان مین

مقالہ باپ کو اختیار ہے کہ اپنے بیٹے کی جان تلف ہونے سے کم جنایت مین
صلح کرلے اور جان تلف ہونے سے صلح کرنے مین روایات مختلف ہین کذا فی قاضیخان

مقالہ اگر قاتل اور اولیاء مقتول نے کسقدر مال پر باہم صلح کر لی تو قصاص ساقط
ہو جائیگا اور مال واجب ہوگا خواہ قلیل ہو یا کثیر۔ کذا فی الہدایہ و عالمگیری

مقالہ واضح ہو کہ قتل خطا کی صورت مین جب صلح واقع ہوئی پس اگر کسی نوع دیت کا حکم ہوتے یا کسی نوع دیت پر دونون کی باہمی رضامندی ہونے سے بعد صلح ہوئی پس اگر اوسی نوع دیت پر صلح ہوئی جسکا قاضی نے حکم دیا یا جسپر دونون باہم راضی ہو چکے ہین یا صلح بمقدار دیت سے زاید پر واقع ہوئی تو جایز نہین۔ عالمگیری

مقالہ اور جسقدر قاضی نے حکم دیا ہے اوس سے کم مقدار پر صلح واقع ہوئی ہو تو جایز ہے خواہ نقد ہو یا ادھار ہو۔ عالمگیری

مقالہ اگر دو وارثون مین سے ایک نے عفو کیا اور دوسرے نے یہ گمان کر کے کہ وایم ہوا کہ اب قاتل کو قتل کرنا حرام ہے مگر اوس نے قتل کیا تو اسپر قصاص واجب ہوگا اور قاتل کے مال سے اوسکو نصف دیت ملیگی اور اگر حرام ہونے سے آگاہ نہ ہوا تو اوس کی اوسپر دیت واجب ہوگی خواہ عفو سے واقف ہوا ہو یا نہ ہوا ہو۔ کذا فی المحیط

مقالہ ایک شخص نے عمداً قتل کیا گیا اور اوس کے بہائی نے گواہ قایم کئے کہ مین اوسکا وارث ہون میرے سوا کوئی اوسکا وارث نہین ہے اور قاتل نے گواہ قایم کئے کہ مقتول کا ایک بیٹا موجود ہے تو قاضی اوسکے بہائی کے گواہون پر حکم ندے بلکہ تاخیر کرے۔

مقالہ اور اگر قاتل نے گواہ قائم کئے کہ مقتول ایک بیٹا ہے وہ اوسکا وارث ہے اور اوس نے مجھسے دیت پر صلح کرلی ہے یا گواہ قایم کئے کہ اوس نے مجھکو معاف کردیا ہے تو قاتل کے گواہ قبول ہونگے پھر اگر اوسکے بیٹے نے

اگر صلح سے اور عفو سے انکار کیا تو قاتل کو حکم دیا جائے گا کہ اوس کے بیٹے کے روبرو گواہ دوبارہ سناوے۔ عالمگیریہ عن المبسوط

مقالہ ۱۵۱۱ اگر نابالغ کا خون اوس کے ولی یا وصی نے معاف کیا تو جائز نہین کذا فی المحیط و عالم

مقالہ ۱۵۱۲ اگر زید نے عمرو کو موضحہ زخم سر سے عمداً زخمی کیا پہر عمرو نے اس موضحہ زخم اور جو اس سے پیدا ہو سب سے کسیقدر مال معین پر زید سے صلح کی اور مال سپرد کر دیا پہر دوسرے شخص خالد نے عمرو کو موضحہ زخم سے عمداً زخمی کیا اور وہ دونون زخمون سے مرگیا تو خالد پر قصاص واجب ہوگا اور زید پر کچہہ واجب نہ ہوگا۔ عالمگیریہ عن خزانۃ المفتیین

باب قسامت کے بیان مین

مقالہ ۱۵۱۳ قسامہ اصطلاح شرع مین قسم ہے اللہ تعالی کے نام کے سبب مخصوص اور عدد مخصوص کی جہت سے مخصوص پر بنا بر وجہ مخصوص کے۔

مقالہ ۱۵۱۴ (تعریف) قسامہ عبارت ہے اون قسمون سے ہے جو پچاس آدمیون سے لیجاوین اور قسامہ کا سبب اس مقتول کا پایا جانا ہے جو محلہ یا دار متصل قریہ کے جسکا قاتل معلوم نہین ہے۔

مقالہ ۱۵۱۵ (شرط) قسامہ کا یہ ہے کہ مرد عاقل اور بالغ آزاد ہو اور شرط ہے کہ میت پر قتل کا اثر موجود ہو۔

مقالہ ۱۵۱۶ (رکن) رکن قسامہ یہ ہے کہ یون کہے کہ واللہ مین نے اوسکو نہین قتل کیا اور نہ مین اوس کے قاتل کو جانتا ہون۔

مقالہ ۱۵۱۷ اور حکم قسامہ کا یہ ہے کہ دیت واجب ہوتی ہے تین برس کے اندر اور شروع ہونا قسامہ کا ثابت ہے احادیث صحیح اور اجماع ظاہر سے۔ کذا فی البحر وعینی والطحطاوی

مقالہ ۱۵۱۸ یہ قسمین ہین کہ اون اہل محلہ سے لیجاتی ہین جنمین مقتول پایا جاے۔ کذا فی الکافی

مقالہ ۱۵۱۹ اور اسکا سبب قتیل کا پایا جانا محلہ مین یا جو محلہ کے معنی مین ہو جیسے دار و موضع متصل شہر جہان سے آواز سنائی دیوے۔ کذا فی النہایہ

مقالہ ۱۵۲۰ اگر ایک قوم کے محلہ مین ایک قتیل پایا گیا اور ولی قتیل نے اہل محلہ پر دعوی کیا کہ انہین سب نے اسکو خطأً یا عمداً قتل کیا ہے اور اہل محلہ نے انکار کیا تو اونمین سے پچاس آدمیون سے قسم لیگا ہر واحد قسم کہاویگا واللہ مین نے اوسکو قتل نہین کیا ہے اور نہ مین اس کے قاتل کو جانتا ہون۔ عالمگیری

مقالہ ۱۵۲۱ پس اہل محلہ پچاس سے زائد ہون تو ولی مقتول کو اختیار ہے کہ اونمین سے پچاس آدمی کو جنکو چاہے چھانٹ لے اگر کم ہون تو مکرر قسم لیوے تاکہ قسم پچاس ہو جاوین اگر ان لوگون نے قسم کہائی تو دیت کے ضامن ہونگے اگر انکار کیا تو قید کیجاوین یہانتک قسم کہاوین۔ عالمگیری و در المختار

مقالہ ۱۵۲۲ قسامت مین لڑکا اور مجنون اور عورتین اور مملوک داخل نہین عالمگیری و در المختار

مقالہ ۱۵۲۳ اگر کوئی میت پایا گیا کہ جسمین قتل کا کوئی اثر نہین ہے تو قسامت و دیت کچھ واجب نہ ہوگی اور اثر یہ ہے کہ جراحت ہو یا چوٹ کا نشان ہو یا گلا گھوٹے جانے کا نشان ہو یا کان سے خون نکلا ہو۔ خزانۃ المفتین

۱۵۲۴
مقالہ اگر منہہ سے خون بہا ہو پس اگر پیٹ سے آیا ہو تو وہ قتیل ہوگا اور اگر سر کی طرف آیا ہو تو قتیل نہ ہوگا۔ کذا فی المحیط

۱۵۲۵
مقالہ اگر کسی محلہ مین مقتول کا بدن یا نصف بدن سے زاید یا نصف بدن مع سر کے پایا گیا تو اوسین اہل محلہ پر کچہہ نہ ہوگا۔ عالمگیری عن المبسوط

۱۵۲۶
مقالہ اگر میت کی گردن پر سانپ لپٹا ہو تو قسامہ نہین اسواسطے وہ سانپ کے سبب سے مرگیا ہے۔ درالمختار و عالمگیری

۱۵۲۷
مقالہ اگر مقتول پایا گیا کشتی مین تو قسامہ اور دیت ان لوگون پر ہے جو کشتی مین سوار ہین اور ملاحون پر بالاتفاق اسواسطے کہ کشتی انکے قبضے مین جانور کے مثل ہے اور مین کہتا ہون کہ اس زمانہ مین ریل کا بھی یہی حکم ہوگا۔ درالمختار و عالمگیری

۱۵۲۸
مقالہ اگر مقتول مسجد مین پایا گیا یا اہل محلہ کے کوچہ مین تو اہل محلہ پر قسامہ اور دیت ہے کوچہ محلہ سے مراد وہ کوچہ خاص ہے جسمین فقط اہل محلہ آتے جاتے ہون۔ ایضاً

۱۵۲۹
مقالہ اگر مقتول پایا گیا بازار مین یا غیر مملوک مین اور شارع اعظم یعنے رستہ عظیم مین یا قیدخانہ مین یا جامع مسجد مین یا اوس مکان مین جسمین تمام مسلمان کا تصرف برابر ہے نہ ایک مسلمان نہ مخصوص جماعت کا تو ایسے مکانون مین قسامہ نہین اور نہ کسی پر دیت ہے۔ ایضاً

۱۵۳۰
مقالہ اگر مقتول پایا گیا خیمہ مین اور بال کے باہر تو اگر خارج کے رہنے والے قوم ہون تو جس قوم مین مقتول پایا گیا ہی اسی قوم پر قسامہ اور دیت ہوگی۔ ایضاً

۱۵۲۱
مقالہ اگر دو گانون کے بیچ مین کوئی مقتول پایا گیا اور وہ دونون گانون کے ٹھیک بیچ مین ہے کہ دو طرف فاصلہ برابر ہے اور ایک گانون مین ہزار آدمی ہین اور دوسرے مین اس سے کم ہین تو بالاتفاق اوس کی دیت دونون گانون پر نصفا نصف ہوگی۔ کذا فی عالمگیری والمحیط

باب وصیت کی تفسیر کے بیان مین

۱۵۲۲
مقالہ الفاظ الایصا، وصیت کرنا و وصیت معروف ہے موصی بہ جس چیز کی وصیت کی ہے۔ موصی وصیت کرنیوالا۔ اور جس کے حق مین وصیت کی ہو اوسکو موصی لہ کہتے ہین اور وصی وہ شخص ہوتا ہے جو میت کے قایم مقام اوسکا خلیفہ ہو۔

۱۵۲۳
مقالہ (شرع) مین ایصا ایسے تملیک کو کہتے ہین جو مرنیکے بعد کی طرف مضاف اور مراد اوس سے ہے تملیک بطریق احسان کے مرنیکے بعد مالک کر دینا اور جس چیز کا مالک کرتا ہے خواہ وہ عین یا منفعت ہو۔ عالمگیری

۱۵۲۴
مقالہ (رکن) یون کہنا کہ مین اس چیز کی فلان شخص کے واسطے وصیت کی یا فلان شخص کے لئے اس چیز کی وصیت کی۔ کذا فی المحیط

۱۵۲۵
مقالہ (شرط) اور شرط وصیت یہ ہے کہ وصیت کرنے والے مین مالک کرنیکی اہلیت رکھتا ہے اور موصی لہ مالک ہو جانے کی اہلیت رکھتا اور بعد موصی کے موصی بہ ایسا مال ہو جو قابل تملیک ہے اور حکم وصیت کا یہ ہے موصی لہ اور موصی بہ کا مثل ہبہ کے بملک جدید اور مالک ہو جاتا ہے۔ کذا فی کفایہ

۱۵۳۱
مقالہ اگر وصیت کرے تو تہائی سے کم مین وصیت کرے اسواسطے کم وصیت مستحب ہے۔ کذا فی الہدایہ

۱۵۳۲
مقالہ جس کے پاس مال قلیل ہو تو افضل یہ ہے وہ بالکل وصیت نکرے بشرطیکہ اوس کے وارث موجود ہون۔ عالمگیریہ

دوسرا باب اون الفاظ کے بیانمین جو وصیت ہوتے ہین اور جو نہین ہوتے ہین

۱۵۳۳
مقالہ ایک شخص نے دوسرے کو کہا کہ تو میری موت کے بعد وکیل ہے تو وہ وصی ہوگا اور اگر کہا کہ تو میری حیات مین میرا وصی ہے تو وکیل ہوگا عالم

۱۵۳۴
مقالہ ایک شخص نے دوسرے کو کہا کہ تیرے واسطے سو درم اجرت اس شرط پر ہے کہ تو میرا وصی ہو تو شرط باطل ہے اور دام مذکور اوسی کے واسطے وصیت ہوگی اور بنابر قول مختار کے وہ شخص وصی ہوگا ایضاً عن خزانۃ المفتین

۱۵۳۵
مقالہ اگر اپنے بہائی سے کہا کہ فلان شخص کو اجارہ پر مقرر کر حتی کہ میری وصیت نافذ ہو تو بہائی وصی ہو جائے گا اگر اوسکو قبول کرلے۔ ایضاً

۱۵۳۶
مقالہ اگر ایک مریض نے دوسرے کو کہا کہ میرے قرضے ادا کردے تو وہ وصی ہوگا۔ ایضاً

۱۵۳۷
مقالہ ایک شخص نے اپنے مرض یا اپنی صحت مین کہا کہ اگر میرے اوپر کوئی حادثہ پیش ہو تو فلان کے واسطے اسقدر ہے تو یہ وصیت اور حادثہ سے

سے مراد موت ہوگی۔ عالمگیری

مقالہ ۱۵۳۸ اگر کہا کہ فلان شخص کے واسطے ہزار درم ہین تو یہ وصیت ہے اگرچہ اوسمین موت کا ذکر نہین کیا ہے۔ کذا فی المحیط

مقالہ ۱۵۳۹ اگر وصیت کی کہ میری یہ زمین مسجد بنائی جاوے تو بلا خلاف جائز ہے۔ عالمگیری

مقالہ ۱۵۴۰ اور اگر وصیت کی کہ میرا تہائی مال اللہ تعالی کے واسطے تو امام محمدؒ کے نزدیک جائز ہے اور نیک کامون مین خرچ کیا جائے گا اور فتوی امام محمدؒ کے قول پر ہے۔

مقالہ ۱۵۴۱ اور اگر اپنے تہائی مال کی وصیت اللہ تعالی کی راہ مین کی تو امام ابو یوسفؒ کے نزدیک اس سے مراد جہاد ہے اور امام محمدؒ کے نزدیک حج ہے اور فتوی ابو یوسفؒ کے قول پر ہے۔ ایضاً

مقالہ ۱۵۴۲ اگر وصیت کی کہ میرا مال نیک کامون مین خرچ کیا جاوے تو تین جگہہ خرچ کیا جاوے مسجد بنانے مین یا طالب علمون کی کفالت مین یا پل بنانے مین۔ عالمگیری

مقالہ ۱۵۴۳ اگر وصیت کی کہ میرا مال گانون کی مصلحتون مین خرچ کیا جاوے تو باطل ہے۔ ایضاً

مقالہ ۱۵۴۴ اگر کسی نے کہا کہ مین نے سو درم فلان مسجد کے یا فلان پل کی وصیت کی تو امام محمدؒ کے نزدیک جائز ہے اوس کی مرمت پر خرچ کیا جاوے گا۔

۱۵۴۵
مقالہ اور اگر اوس نے مرمت کو یا اصلاح کو بیان نکیا تو وصیت باطل ہے اور اسی پر فتوی ہے۔ عالمگیریہ

باب تہائی مال یا اسکے مانند کسی حصہ کی وصیت کرنے اور اپنے پسر یا دختر کے حصہ کے برابر یا مال کے یا کم یا زیادہ کی وصیت کرنے کا بیان

۱۵۴۶
مقالہ اگر زید کے واسطے اپنے چوتہائی مال کی اور عمرو کے واسطے نصف مال کی وصیت کی پہر اگر وارثون نے اوسکی اجازت دیدی تو نصف مال عمرو اور چوتہائی مال زید کو دیا جاویگا اور اگر وارثون نے اجازت ندی تو چوتہائی مال سے دونون کو سات حصے ہوکر اس طرح ملینگے کہ عمرو کو چار حصے اور زید کو تین حصے دئے جاوینگے یہ مذہب امام صاحب کا ہے اور صاحبین کے نزدیک انہین تین حصے ہوکر تقسیم ہونگے جنمین سے دو حصے عمرو کو اور ایک حصہ زید کو ملیگا۔ کذا فی عالمگیری و خزانۃ المفتیین

۱۵۴۷
مقالہ اگر ایک کیواسطے ثلث اور دوسرے کے واسطے سدس کی وصیت کی تو اسکا تہائی مال دونون مین تین تہائی تقسیم ہوگا۔ کذا فی الہدایہ

۱۵۴۸
مقالہ اگر موصی نے ہزار درم کی وصیت کی اور حالانکہ اوسکا مال دین ہی لوگون پر ہزار درم کی جنس سے اور عین بھی ہے تو اگر ہزار درم عین کی تہائی سے نکلے تو اسکو دیا جاوے۔ در المختار

۱۵۴۹
مقالہ اگر اشیاء الجنس وارثون مین مشترک ہون اور بعض وارث قسمت کے

طالب ہون اور بعضے نہ چاہتے ہون تو قاضی انکو تقسیم کریگا زبردستی
سے اور اگر مختلف بجنس ہین تو دونون تقسیم چیزین نہوگی۔ درالمختار

مقالہ ۱۵۵۰ اگر موصی نے ہزار درہم کی وصیت کی اور حالانکہ اوسکا مال دین ہے
لوگون پر ہزار درم اور عین بھی ہے تو اگر عین کی تہائی سے نکلے تو اوسکو
وہی دیا جاوے۔ ایضاً

مقالہ ۱۵۵۱ اگر وصیت کی تہائی مال کی زید اور عمرو کے واسطے اور حالانکہ عمرو مردہ
ہے تو زید کے واسطے پوری تہائی ہے اور اوسکا قاعدہ یہ ہے کہ جو
میت یا معدوم چیز مستحق نہین ہوتی کسی چیز کی تو غیر کی مزاحم اور شریک بھی نہین ہوتی۔ ایضاً

مقالہ ۱۵۵۲ اگر کہا موصی نے کہ میرا ثلث مال مابین زید اور عمرو کے ہے اور حالانکہ
عمرو مردہ ہے تو زید کو نصف ثلث ملیگا اسواسطے کہ لفظ بین کا تنصیف
کا موجب ہے۔ ایضاً

مقالہ ۱۵۵۳ اور اگر وصیت کی ثلث مال کی اور حالانکہ وصیت کرنیوالا محتاج ہے
وصیت کے وقت تو موصی لہ کے واسطے اوسکا ثلث مال ہے۔ ایضاً

مقالہ ۱۵۵۴ ثلث مال مذکور اسوقت ملیگا جبکہ وصیت کی چیز عین یا نوع معین ہو سالفہ

مقالہ ۱۵۵۵ لیکن جبکہ وصیت عین کی یا اپنے مال سے ایک نوع کی وصیت جیسا کہ
ثلث بکریان کی وصیت کی پھر وہ تلف ہوگئی موصی کے مرنے سے
پہلے تو وصیت باطل ہوگئی بسبب متعلق ہونے وصیت کے عین سے
تو وصیت باطل ہوگئی۔ ایضاً

مقالہ ۱۵۵۶ اگر موصی کی بکریان وصیت کے وقت نہ ہون پھر وہ بکریان کو حاصل کرے

پہر مر جاوے تو وصیت صحیح ہے قول صحیح مین۔ ایضاً

مقالہ ۱۵۵۰ اگر وصیت کی اجنبی شخص اور اپنے وارث کے واسطے اور اپنے قاتل کے واسطے تو اجنبی شخص کو نصف وصیت ملیگی اور وارث اور قاتل دونون محروم ہونگے۔ ایضاً

مقالہ ۱۵۵۱ اگر وصیت کی متفاوت تین کپڑون عمدہ اور اوسط اور ناقص کی تین شخصون کو ہر ایک کو ایک کپڑا پہر ان تینون کپڑون مین سے ایک کپڑا ضائع ہوگیا اور معلوم نہین کونسا کپڑا ضائع ہوا اور موصی کا وارث کہتا ہے ہر ایک آدمی کو تیرا حق ضائع ہوگیا تو وصیت باطل ہوگی۔ ایضاً

مقالہ ۱۵۵۲ اگر دو فرزندون مین سے ایک فرزند نے اپنے باپ کے ثلث مال کی وصیت کا اقرار کیا ہے اور ترکہ دونون فرزندون کے پاس ہے تو وہ مقر ٹہرا اوس مال کی تہائی کا جو اوسکے پاس ہے اور راس المال کی جو اوس کے بہائی کے پاس ہے تو اوسکا اقرار حق مین مقبول ہے اور نہ اوس کے بہائی کے حق مین۔ ایضاً

مقالہ ۱۵۵۳ اور برخلاف اسکے اگر ایک فرزند نے اقرار کیا دین کا اپنے باپ پر اسواسطے اوسکا تمام دین دینا لازم ہوگا بسبب مقدم ہونے دین کے میراث پر۔ ایضاً

باب وصیت اقارب وغیرہم کے بیان مین

مقالہ ۱۵۵۴ شخص ہمسایہ اور پڑوسی وہ ہے جو اوس کے گہر کے متصل او سکا گہر ہے

اور صاحبین نے کہا کہ جو ایک محلہ مین رہتا ہو۔ درالمختار

۱۵۵۵ مقالہ امام محمد نے کہا جب وصیت کی اپنے ہمسایہ کے واسطے تو یہ وصیت اوس کے گھر کے ملاصقین کے واسطے ہے خواہ قریب از دروازہ ہوں یا بعید ہوں۔ ایضاً

۱۵۵۶ مقالہ سسرال کے لوگ وہ ہین جو جورو کے محرم قرابتدار ہین۔ ایضاً

۱۵۵۷ مقالہ اور بعض نے جورو کے والدین کے ساتھہ سسرال کا لفظ خاص کیا ہے۔ ایضاً

۱۵۵۸ مقالہ اہل عبارت ہے اوسکی جورو سے صاحبین کے نزدیک جو اوس کے عیال اور نفقہ مین داخل ہون سوا ے لونڈی اور غلام کے صاحبین کا قول اصح ہے۔ ایضاً

۱۵۵۹ مقالہ آل عبارت ہے اوس کے اہل بیت اور اوس کے اوس قبیلہ سے جسکی طرف وہ منسوب ہوتا ہے۔ جبکہ آل سے اہل بیت اور قبیلہ مراد ہون تو آل مین داخل ہے ہر وہ شخص جو موصی کیطرف منسوب ہے۔ ایضاً

۱۵۶۰ مقالہ آل مین غنی اور فقیر سب داخل ہین۔ ایضاً

۱۵۶۱ مقالہ موصی کی آل مین داخل نہین اوس کے بیٹون کی اولاد اور نہ اوس کے بہنون کی اولاد اور نہ کوئی وہ شخص جو اوس کے مان کا قرابتدار ہو۔ ایضاً

۱۵۶۲ مقالہ موصی کی جنس اوس کے باپ کے اہل بیت ہین اسواسطے انسان متجانس ہوتا ہے اپنے باپ کا نہ مان کا۔ ایضاً

۱۵۶۳ مقالہ اگر عورت نے اپنے جنس یا اپنے اہل بیت کے واسطے وصیت کی

تو اس عورت کا بیٹا وصیت مین داخل نہین اسواسطے کہ بیٹا باپ کے
طرف منسوب ہوتا ہے نہ مان کے طرف مگر یہ باپ اوس فرزند کا اس ضعیفہ
کے باپ کی قوم سے ہو تو اسوقت مین اوس عورت کا بیٹا بھی وصیت
مین داخل ہوگا اسواسطے کہ وہ ہم جنس ہے۔ کذا فی درالمختار والدرر

مقالہ ۱۵۶۴ اگر موصی کا ایک چچا اور دو ماموں ہون تو صاحبین کے نزدیک تین تہائی
مال ہوگا ہر ایک کو ایک تہائی ملیگا برابر۔ ایضاً

مقالہ ۱۵۶۵ اگر موصی کا ایک چچا ہو اور کوئی نہین تو نصف اوسکے واسطے اور نصف ثانی
اوس کے وارثون کے واسطے۔ ایضاً

مقالہ ۱۵۶۶ اگر موصی کا کوئی محرم نہ ہو تو صاحبین کے نزدیک غیر محرم کے طرف وصیت
صرف ہوگی داد ہال اور نان ہال صاحبین کے نزدیک سب قرابت
مین داخل ہین۔ ایضاً

مقالہ ۱۵۶۷ اگر وصیت کی فلانے شخص کے ولد کے واسطے تو مرد اور عورت برابر ہین
اسواسطے کہ ولد کا لفظ مرد اور عورت دونون کو شامل ہے یہانتک
پیٹ کے بچے کو بھی شامل ہے۔ ایضاً

مقالہ ۱۵۶۸ اگر وصیت کی فلانیکے وارثون کے واسطے تو ایک مرد کو دو عورتون
کے برابر حصہ ملیگا بطور میراث کے۔ ایضاً

مقالہ ۱۵۶۹ اگر وصیت کرنے والا مرگیا اس شخص کے مرنے سے پہلے جسکے وارثون
اور عقب کے واسطے وصیت ہوئی تو اس کے وارثون اور عقب کے
واسطے وصیت باطل ہوگئی۔ ایضاً

پہر اگر وارثون سکے ساتہہ ... راشخص مذکور نہ ہو چنانچہ موصی کا قول
کہ مین سنے وصیت کی فلان شخص سکے لیئے اور اوس سکے وارثون
اور عقب کے لیئے تو باطل وصیت خلاف موصی لہ کے لیئے ہوگی
نہ اوس سکے وارثون اور عقب کے واسطے اسلیئے کہ وارثون کا لفظ
شامل نہین انکو مگر بعد مرجانے اوس شخص کے ۔ ایضاً

باب وصی کے بیان مین

مقالہ ۱۵۷۰ اپنے مال مین تصرف کرنے بعد موت کے وصیت کی اور اوس کو
مفوض الیہ اور وصی بہی بولتے ہین ۔ در المختار

مقالہ ۱۵۷۱ اگر ایک شخص نے دوسرے کو وصیت کی اور اوس نے قبول کیا
موصی کے نزدیک تو وصی ہونا صحیح ہوگیا ۔ ایضاً

مقالہ ۱۵۷۲ اگر موصی کے سامنے وصی نے رد کیا تو اوسکا رد کرنا صحیح ہوگا ۔ ایضاً

مقالہ ۱۵۷۳ پہر اگر موصی نے سکوت کیا پہر اوسکا وصیت کرنے والا مرگیا تو وصی کو
رد کرنا اور قبول کرنا جائز ہے ۔ ایضاً

مقالہ ۱۵۷۴ اور عقد وصیت لازم ہوجاتی ہے وصی کی کوئی چیز بیع کرنے سے موصی
کے ترکہ سے اگرچہ وہ اپنے وصی ہونے کو نہ جانتا ہو اسواسطے وصایت
کا علم ہونا شرط نہین اوس کے تصرف کے صحیح ہونے مین ۔

مقالہ ۱۵۷۵ پہر اگر وصی نے قبول وصایت سے سکوت کیا پہر رد کیا موصی کی موت کے
بعد پہر وصایت کو قبول کیا تو جائز ہے مگر جبکہ قاضی نے اوسکو نافذ کردیا ہو ۔ ایضاً

۱۵۷۶ مقالہ جو وصی کہ عاجز ہو وصایت کے قیام سے فی الحقیقت نہ فقط وصی کے اظہار سے تو قاضی اوس کے ساتھہ اور وصی کو ملا وے اور وارثون کے حق رعایت کرنے کے واسطے ۔ ایضاً

۱۵۷۷ مقالہ اگر قاضی کو وصی کی عاجزی اصلاً ظاہر ہو تو دو شخص کو بدلے کے وصی مقرر کرے ۔ ایضاً

۱۵۷۸ مقالہ اگر ایک وصی مر گیا اگر میت نے وصی زندہ کو وصی کیا یا دوسرے شخص کو وصی کیا تو فقط اسی کو ترکہ مین تصرف کرنا جائز ہے اور اوسکی حاجت نہین کہ قاضی دوسرا وصی مقرر کرے ۔ ایضاً

۱۵۷۹ مقالہ وصی کا وصی دونون ترکون مین وصی ہے ۔ ایضاً

۱۵۸۰ مقالہ اور صحیح تقسیم وصی کی بالغ غایب ہو کر یا صغیر وارثون کا نائب ہو کر موصی لہ کے ساتھہ جسکے واسطے تہائی مال کی وصیت ہوئی اگر وارث موجود نہون تو وصی کو جائز ہے کہ موصی لہ کو میت کے ترکہ سے تہائی مال بانٹ دے ۔ ایضاً

۱۵۸۱ مقالہ وصی کا قسمت کرنا موصی لہ کے جانب سے نائب ہو کر خواہ موصی لہ غائب ہو یا حاضر ہو بدون اوس کے اذن کے وارثون کے ساتھہ تو وہ قسمت صحیح نہین اگرچہ وارث صغیر ہون ۔ کذا فی الزیلعی

باب وصیت پر گواہی دینے کے بیان

۱۵۸۲ مقالہ اگر زید نے عمرو دو وصیون نے گواہی دی کہ میت نے ہمارے ساتھہ بکر کو بھی وصی کیا ہے اور بکر نے دعوی کیا ہے تو استحسانا جائز ہوگا ۔ کذا فی المحیط و عالم

مقالہ باطل ہے گواہی دو وصیون کی وارث صغیر کے مال کی ہر طرح خواہ صغیر
کو میراث سے مال ملا ہو یا ہبہ وغیرہ سے یا وارث بالغ کے حق مین
وصیون کی گواہی میت کے مال کی باطل ہے۔ درالمختار

۱۵۷۴ مقالہ اور صحیح ہے گواہی ان دونون کی بغیر مال میت کے بسبب منقطع ہونے
دونون وصیون کی ولایت کی اوس مال سے تو اب تہمت کا مقام نہین ایضاً

۱۵۷۵ مقالہ اگر میت کے دو بیٹون نے جب یہ گواہی دی کہ اونکے باپ نے ایک
مرد کو وصی کیا ہے تو گواہی لغو ہے اسواسطے کہ دونون نے اپنے
واسطے منفعت کھینچا بسبب قایم کرنے ایک نگہبان ترکہ کے واسطے اپنے اگر
وہ شخص وصی ہونے کا منکر ہوا اور اگر وہ وصی ہونے کا دعوی کرے
تو گواہی مذکور مقبول ہوگی باعتبار احسان کے۔ ایضاً

۱۵۷۶ مقالہ وصی نے میت کی وصیت کو جاری کیا اپنی ذات کے مال سے تو استحقاق
مال ترکہ میت سے بھر لے ہر طرح اور اسی اطلاق پر فتوی ہے کذا فی الدر المختار

۱۵۷۷ مقالہ اگر پسران وصی نے گواہی دی کہ فلان میت نے ہمارے باپ کو وصی
کیا ہے اور وصی اوسکا مدعی ہے اور وارث لوگ مدعی نہین ہین تو
قیاساً و استحساناً یہ گواہی قبول نہ ہوگی اور قاضی کو اختیار نہین ہے
کہ ایسے شخص کو جو وصی ہونا طلب کرتا ہے بدون گواہی کے اوسکی
درخواست پر وصی مقرر کرے۔ عالمگیری

۱۵۷۸ مقالہ اگر دو گواہون نے گواہی دی کہ میت نے اس زید کو وصی مقرر کیا پھر زید
کے بیٹون نے گواہی دی کہ میت نے ہمارے باپ کو وصیت سے معزول

کر دیا ہے اور فلان شخص کو مقرر کیا ہے تو دونون کی گواہی جایز
ہوگی۔ عالمگیری

مقالہ ۱۵۸۹
اگر دو گواہون مین سے ایک نے گواہی دی کہ میت نے اسکو جمعرات کے
دن وصی کیا ہے اور دوسرے نے گواہی دی کہ میت نے اوس کو
جمعہ کے روز وصی کیا ہے تو ایسی گواہی مقبول ہوگی۔ کذا فی المحیط

مقالہ ۱۵۹۰
اگر زید نے گواہی دی کہ میت نے ان دونون کے واسطے اپنی باندی
دینے کی وصیت کی ہے پھر جن دونون کے واسطے اوس نے
گواہی دی ہے اونھون نے گواہی دی کہ میت اسکے بعد زید کے واسطے
اوس کی وصیت کر دی ہو تو بالاتفاق جائز ہے۔ عالمگیری

مقالہ ۱۵۹۱
اگر زید اور عمرو نے گواہی دی بکر و خالد کے واسطے کہ میت نے ان
دونون کے واسطے اپنے تہائی مال کی وصیت کی ہے پھر بکر اور
خالد نے گواہی دی کہ میت نے زید و عمرو کے واسطے تہائی مال کی
وصیت کی ہے تو گواہی باطل ہے۔ عالمگیری



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتاب فرایض کے بیان مین

باب اول فرایض جمع فریضہ کی ماخوذ از فرض ہے

مقالہ ۱۵۹۲ (شرع) شرع مین فرض اسکو کہتے ہین جو دلیل قطعی سے ثابت ہو اور انکو اسواسطے فرایض کہتے ہین کہ یہ سہام مقدرہ بدلیل قطعی ہین۔

مقالہ ۱۵۹۳ (لغت مین) بمعنی نقل ہے اور شرع مین ایک کے مال انتقال بجانب دوسرے کے بطریق خلافت کے ارث کہلاتا ہے عالمگیری و خزانۃ المفتین

مقالہ ۱۵۹۴ ترکہ سے چار طرح کے حق متعلق ہوتے ہین۔ میت کی تجہیز و تکفین قرضہ۔ وصیت۔ میراث۔ ولیکن اس سے ایسا حق مستثنی ہے جو کسی عین مال سے متعلق ہو جیسے مال مرہون۔

۱۵۹۵ مقالہ پہر قرضہ میت ادا کیا جاوے اور یہ تین حال سے خالی نہ ہوگا یا تو سب کا سب قرضہ صحت ہوگا یا سب قرضہ مرض ہوگا پس اگر سب قرضہا ے صحت ہون یا سب قرضہا مرض ہون تو سب یکسان ہونگے کہ بعض پر بعض مقدم ہونگے اور اگر بعضے قرضہاے صحت اور بعضے مرض ہون اور اقرار مریض ثابت ہے تو قرضہ صحت مقدم ہوگا اور جو قرضہ بگواہان عادل ثابت ہو یا معائنہ ثابت ہو تو ایسا قرض مرض اور قرض صحت یکسان ہے۔ کذا فی المحیط و عالمگیری و در المختار

۱۵۹۶ مقالہ استحقاق میراث تین طور پر ہو سکتا ہے ایک تو نسب ہو خواہ قرابتدار ہو یا سبب ہو جیسے زوجیت۔ عالمگیری و در المختار و سراجی

۱۵۹۷ مقالہ وارث تین۳ قسم کے ہوتے ہین ذوی[۱] الفرایض اور عصبات[۲] اور ذوی[۳] الارحام ایضاً

باب ذوی الفروض کے بیان مین

۱۵۹۸ مقالہ ذوی الفروض ہر اوس وارث کو کہتے ہین جنکا حصہ کتاب اللہ و کتاب الرسول سے مقدر ہو مرد و ن مین تین باپ[۱] و دادا[۲] و اخیافی بہائی[۳] عورتین سات بیٹی[۱] اور پوتی[۲] اور سگی بہن[۳] اور اخیافی بہن[۴] اور مان[۵] اور دادی[۶] اور سوتیلی بہن[۷] یہ سب وارث نسبی ہین اور زوجین وارث سببی ہین۔ ایضاً

۱۵۹۹ مقالہ اصحاب فروض بارہ نفر ہین جنمین سے دس[۱۰] نسبی ہین اور دو[۲] سببی ہین پس دس نسبی مین تین[۳] مرد ہین اور سات[۷] عورتین ہین۔ مردون مین سے اول باپ ہے اور اوسکی تین حالتین ہین (اول[۱]) فرض محض باپ کے واسطے

فرض چہٹا حصہ ہے پس جبکہ میت کے پسر کے ساتہہ باپ ہو یا پسر کے
پسر کے ساتہہ یا کتنا ہی نیچا ہو تو باپ کو چہٹا حصہ فرض ملیگا اور (دوم)
تعصیب محض ہے یعنے عصبہ قرار دیا جائیگا جب میت نے سوا باپ
کے کوئی خلف نہ چہوڑا ہو تو باپ کو کل مال بوجہ عصب ہونیکے لیگا۔
(سوم) فرض و تعصیب معاً اور یہ اوسوقت ہوتا ہے کہ باپ کے ساتہہ
میت کی دختر ہو یا اوس کے ولد کی دختر موجود ہو تو باپ کو چہٹا حصہ
بطور فرض کے ملیگا دختر کا حصہ نکالکر باقی بہی باپ کو بوجہ عصوبت کے
ملیگا۔ کذا فی عالمگیری عن خزانۃ المفتین

مقالہ ۱۶۰۰ (دوم) جد صحیح اور جد صحیح وہ ہے جسکی میت کی جانب قرابت مین مان
داخل نہ ہو جیسے باپ کا باپ یا باپ کے باپ کا باپ اور اگر میت کی
نسبت کرنے مین مان داخل ہو تو وہ جد فاسد ہے جیسے باپ کی مان کا
باپ یا باپ کے باپ کی مان کا باپ یا باپ کے باپ کی مان کے
باپ کا باپ۔

مقالہ ۱۶۰۱ واضح ہو کہ باپ کے نہونے کی صورت مین جد صحیح مثل باپ کے ہے۔
(سوم) اخیافی بہائی اگر ایک ہو تو اوسکو چہٹا حصہ اور اگر دو یا زیادہ ہون
تو انکو تہائی ملے گی۔

مقالہ ۱۶۰۲ اول دختر صلبی اگر ایک ہو تو اوسکو نصف ملے گا اور اگر دو یا زیادہ ہون
تو اون کو دو ثلث ملین گے۔

مقالہ ۱۶۰۳ اگر پسر اور دختر دونون موجود ہون تو دخترون کو پسر عصبہ کر دیتا ہے

پس میراث اس طرح تقسیم ہوگی کہ پسر کو دختر سے دوچند ملیگا۔

مقالہ ۱۶۰۴ (دوم) دختر پسر کا احوال پس اگر ایک ہو تو اوسکو نصف اور اگر دو یا زیادہ ہون تو دو تہائی ملیگا پس اولاد صلبی نہونے کے وقت دختران پسر مثل دختران صلبی کے ہین۔

مقالہ ۱۶۰۵ اگر اولاد صلبی اور اولاد پسر کی موجود ہون اور اگر اولاد صلبی مین مذکر موجود ہو تو اولاد پسرین مین سے کسیکو کچہہ نہ ملیگا۔

مقالہ ۱۶۰۶ اگر اولاد صلبی مین فقط ایک دختر ہو تو اسکو نصف ملے گا۔

مقالہ ۱۶۰۷ اگر دختران صلبی دو یا زیادہ ہون تو انکو دو تہائی دیکر باقی سب اولاد پسرین مذکر اور مونث کے درمیان مذکر کو مونث کے دوچند کے حساب سے تقسیم ہوگا اور جمہور علماء کا مذہب یہی ہے۔

مقالہ ۱۶۰۸ (سوم) تیسری صاحب فریضہ عورتون مین سے مان ہے اور اوس کے واسطے تین حال ہین اوّل اگر مان کے ساتہہ میت کی اولاد ہو یا اولاد پسر ہو یا دو بہائی و بہن کسی جہت سے ہون تو اوسکو چہٹا حصہ ملیگا (دوم) اگر یہ لوگ نہون تو اوس کے تہائی حصہ ملیگا (سوم) اگر جورو مری تو زوج کا حصہ نکال لینے کے بعد اور اگر زوج مرے تو جورو موجودہ کا حصہ نکال لینے کے بعد جو باقی رہے اوسکی تہائی ملے گی۔ عالمگیری

مقالہ ۱۶۰۹ جدہ صحیحہ جیسے مان کی مان اگرچہ کتنے ہون درجہ مین نیچے تک اور جس جدہ کی نسبت بیان کرنے مین دو مان کے درمیان باپ آوے وہ جدہ فاسدہ ہے اور جدہ صحیحہ کے واسطے چہٹا حصہ ہے باپ کے طرف سے یا مان کی طرف سے

ایک ہو یا زیادہ ہوں پس سب بیٹے حصے میں شریک ہو جائیں سب کے
بشرطیکہ ثابت ہوں۔

مقالہ ۱۶۱۰
اور اگر ایک جدہ ایسی ہو کہ اوسکا رشتہ نسبی دو طرف سے ہو اور دوسری
ایسی ہو کہ اوسکا رشتہ ایک ہی طرف سے ہو تو چھٹا حصہ دونوں میں
نصفا نصف تقسیم ہوگا اور اسی پر فتوی ہے۔ عالمگیریہ وکتب الفن

مقالہ
اگر حقیقی بہن ایک ہو تو نصف اگر دو یا زیادہ ہوں تو دو تہائی ترکہ ملیگا
اگر اون کے ساتھ ماں اور باپ کی طرف سے سگا بھائی ہو تو مرد کو عورت
کے دوچند حصہ ملیگا اور اگر دختران صلبی یا پسر کی دختر ہوں تو ایسی
بہنوں کو باقی ترکہ ملیگا۔ ایضاً

مقالہ ۱۶۱۱
ششم فقط جو باپ کی طرف سے جو بہنیں ہوں اونکا حال سگی بہنیں نہ ہونیکی
صورت میں مثل سگی بہنوں کے ہے۔

مقالہ ۱۶۱۲
اخیافی بہن اگر ایک ہو تو اسی کے واسطے چھٹا حصہ اور اگر دو یا زیادہ ہوں
تو تہائی ہے۔

مقالہ ۱۶۱۳
اور تمام بھائی اور بہنیں درصورتیکہ میت کا بیٹا موجود ہو یا پسر کا پسر ہو اگرچہ
کتنا ہی نیچے درجہ کا ہوگا ساقط ہو جائیں گی اور باپ کے ہوتے ہوے
بالاتفاق ساقط ہو جاوینگی اور دادا کے ہوتے ہوئے امام صاحب کے نزدیک
ساقط ہونگی۔

مقالہ ۱۶۱۴
زوج کو درصورتیکہ زوجہ کی اولاد نہ ہو اور اوس کے پسر کی اولاد نہ ہو تو نصف
ملتا ہے اور اگر اوسکی اولاد ہو یا اوس کے پسر کی اولاد ہو تو چوتھائی ملتا ہے۔

زوجہ کو اپنے زوج میت کے ترکہ مین سے ان دونون وارثون کے
موجود نہونے کی صورت مین چوتھائی اور ان دونون مین سے کسی کے
ہونے کی صورت مین آٹھوان حصہ ملتا ہے اور اگر کئی جورو ہون تو
وہی چوتھائی یا آٹھوان حصہ مین برابر کی شریک ہوجائین گی اور اسپر اجماع
ہے۔ کذا فی کتاب اللہ

مقالہ ۱۶۱۵
(فایدہ) جو حصص کتاب اللہ سے مفروض ثابت ہین وہ چھہ ہین آدھا اور
چوتھائی اور آٹھوان اور دو تہائی اور تہائی اور چھٹا پس نصف حصہ پانچ
قسم کے وارثون کا ہے شوہر کا جبکہ میت کی اولاد یا میت پسر کی اولاد نہو
اور صلبی دختر کا ہے اور پسر کی دختر کا جبکہ دختر صلبی موجود نہو اور سگی بہن
کا اور فقط علاتی کا بشرطیکہ سگی بہن موجود نہ ہو چوتھائی حصہ زوج کا جبکہ زوجہ
کے اولاد یا پسر کی اولاد ہو اور زوجہ یا چند زوجات کا جبکہ میت کی اولاد
یا میت کے پسر کی اولاد نہ ہو اور آٹھوان حصہ فقط زوجہ اور زوجات کا
بشرطیکہ میت کی یا میت کے پسر کی اولاد ہو اور دو تہائی حصہ چار قسم وارثونکا
ہے دو یا دو سے زیادہ دختران صلبی کا ہے اور پسر کی دو دختر یا دو سے
زیادہ دختر کا جبکہ دختران صلبی مین سے کوئی نہ ہو اور سگی دو بہنون یا دو سے
زیادہ بہنون کا ہے اور فقط علاتی دو بہنون یا زیادہ کا ہے بشرطیکہ سگی بہن
کوئی نہو اور تہائی حصہ دو قسم کا ہے مان کا تہائی حصہ ہے جبکہ میت کی
اولاد یا میت کے پسر کی اولاد نہ ہو اور نہ دو بھائی اور بہنین ہون اور فقط
مان کی طرف دو یا دو سے زیادہ بھائی یا بہنون کا ہے اور چھٹا حصہ سات قسم

کے وارثون کل ہے باپ کا جبکہ میت کی اولاد یا پسر کی اولاد ہو اور دادا کا جبکہ باپ نہ ہو اور مان کا ہے جبکہ میت کی اولاد یا میت کے پسر کی اولاد یا دو بہائی اور بہنون مین سے ہون اور جدہ یا جدات کا چہٹا حصہ ہے جبکہ وہ وارث ہو سکتی ہون اور دختر صلبی کے ساتہہ دختر پسر کا چہٹا حصہ ہے تاکہ دو تہائی پوری ہو جاوے اور سگی بہن کے ساتہہ فقط علاتی کا چہٹا حصہ ہے تاکہ دو تہائی پوری ہو اور فقط مان کی ایک اولاد کا چہٹا حصہ ہے خواہ مذکر ہو یا مونث ہو۔ عالمگیریہ من خزانۃ المفتیین وکتب الفن

باب عصبات کے بیان مین

مقالہ ۱۶۱۶ عصبہ اوس وارث کو کہتے ہین جسکا کوئی حصہ مقرر نہ ہو اور اصحاب الفروض سے جو حصہ باقی رہتا ہے وہ سب لے لیتا ہے اور اگر تنہا ہوتا ہے تو سب مال لیلیتا ہے۔ عالمگیریہ وایضاً کتب الفن

مقالہ ۱۶۱۷ عصبہ دو قسم ہے ایک نسبی اور دوم سببی۔ عصبہ نسبی تین طرح پر ہوتا ہے عصبہ بنفسہ وہ ہر ایسا مذکر ہے جسکی میت کی جانب نسبت بیان کرنے مین مونث بیچ مین نہ آوے اور وہ چار قسم ہے۔ جزء میت جیسے بیٹا اور اصل جیسے باپ دادا وغیرہ اور اس کے باپ کا جزء وغیرہ جیسے سگا بہائی اور اوس کے دادے کا جزء جیسے سگا چچا۔

مقالہ ۱۶۱۸ ان عصبات مین سے سب سے اقرب بیٹا ہے پہر پسر کا پسر اگرچہ کتنا ہی نیچے ہو درجہ مین پہر دادا ہے اگرچہ کتنا اوپر درجہ کا ہو جیسے پردادا وغیرہ پہر

سگا بھائی پھر علاتی بھائی پھر سگے بھائی کا بیٹا پھر علاتی بھائی کا بیٹا پھر سگا چچا پھر علاتی چچا پھر سگے چچا کا بیٹا پھر علاتی چچا کا بیٹا پھر باپ کا سگا چچا پھر باپ کا علاتی چچا پھر باپ کے سگے چچا کا بیٹا پھر باپ کے علاتی چچا کا بیٹا پھر دادا کا چچا۔ علیٰ ہذا القیاس۔ کذا فی عالمگیریہ عن المبسوط و در المختار وغیرہما فی کتب الفن

مقالہ ١٦١٩ عصبہ بغیرہ یعنے غیر کے سبب سے عصبہ ہو جاوے اور وہ ایسی عورت ہے جو اپنے مذکر کے سبب سے عصبہ ہو جاوے جو اوس کے درجہ مین ہے وہ چار عورتین ہین ایک ١ دختر بوجہ پسر اور دوم ٢ دختر پسر بوجہ پسر پسر کے سوم ٣ سگی بہن بوجہ اپنے بھائی کے چہارم ٤ علاتی بہن بوجہ اپنے بھائی کے عصبہ ہو جاتی ہے۔

مقالہ ١٦٢٠ سوم عصبہ مع غیرہ یعنے جو غیر کے ساتھ عصبہ ہو جاوے اور وہ ہر عورت ہے جو دوسری عورت کے ساتھ عصبہ ہو جاوے جیسے سگی بہنین یا علاتی بہنین کہ میت کی بیٹون یا میت کے پسر کے بیٹون کے ساتھ عصبہ ہو جاتی ہین۔ کذا فی المحیط و کتب الفن

باب حجب کے بیان مین

مقالہ ١٦٢١ حجب دو طرح کا ہوتا ہے حجب نقصان اور حجب حرمان پس نقصان یہ ہے کہ حصہ زائد سے محجوب ہو کر کم کے طرف راجع ہو۔ کذا فی عالمگیریہ و سراجی

مقالہ ١٦٢٢ حجب حرمان اوسکو کہتے ہین جو بالکل محروم ہو جاوے حصے سے

مقالہ ١٦٢٣ چھہ وارث ہین کہ وہ بالکل محجوب نہین ہوتے ہین باپ ١ بیٹا ٢ زوج ٣ زوجہ ٤ ماں ٥

بیٹی۔ اور ان کے سوائے جو وارث قریب ہوتا ہے وہ بعید کو محجوب کر دیتا ہے جیسے باپ دادا کو اور بیٹا پوتے کو۔ ایضاً

مقالہ ۱۶۲۴ جو وارث محجوب ہوا وہ دوسرے کو بالاتفاق محجوب کر سکتا ہے جیسے دو بھائی یا دو بہنین یا زیادہ ہون خواہ کسی جہت سے ہون یہ باپ کے ہوتے ہوئے محجوب ہونگی۔ عالمگیری

مقالہ ۱۶۲۵ علاتی بھائی حقیقی بھائیون کے ہوتے ہوئے ساقط ہوتے ہین۔

مقالہ ۱۶۲۶ اخیافی بھائی حقیقی بھائیون کے ہوتے ہوئے ساقط ہوتے ہین۔

مقالہ ۱۶۲۷ خواہ پسر کی پسر اولاد ہو تو بھی ساقط ہوتے ہین۔

مقالہ ۱۶۲۸ جدہ قریبہ جدہ بعیدہ کو محجوب کر دیتی ہین۔

مقالہ ۱۶۲۹ (اول) میت کی مان کی مان کی مان کی مان (دوم) میت کے باپ کی مان کی مان کی مان (سوم) میت کے باپ کے باپ کی مان کی مان (چہارم) میت کے باپ کے باپ کے باپ کی مان کی مان (پنجم) میت کے باپ کے باپ کے باپ کے باپ کی مان اور جو جدہ کہ درجہ مین متفاوت ہو تو ہمیشہ اوسکو جو اوس سے قریب ہوگی وہ محجوب کرے گی۔ کذا فی عالمگیری عن خزانۃ المفتیین وکتب الفن

فصل میراث مرتد کے بیان مین

مقالہ ۱۶۳۰ جو شخص مرتد ہو گیا وہ مسلمان کا وارث نہ ہوگا اور نہ اپنے مثل دوسرے مرتد کا مرتد وارث ہوگا۔ کذا فی البخاری والمحیط

فصل میراث حمل کے بیان مین

۱۶۳۱ مقالہ جو بچہ پیٹ مین ہو وہ وارث ہوتا ہے اور اوسکا حصہ رکہا جائے گا اسپر جمیع اصحابہ کا اجماع ہے فقہا کے نزدیک اگر دو سال تک وہ زندہ پیدا ہوا تو وارث ہوگا اور یہ اسوقت ہے کہ یہ حمل اوسی میت کا ہو۔

۱۶۳۲ مقالہ اگر میت نے اولاد چھوڑی اور ایک حمل چھوڑا تو ایک پسر کا حصہ رکہہ چھوڑا جائیگا اسی پر فتوی ہے۔ عالمگیری

۱۶۳۳ مقالہ اگر مردہ پیدا ہوا تو وہ وارث نہین ہوگا۔

۱۶۳۴ مقالہ اوسکا زندہ پیدا ہونا اس طور سے معلوم ہوگا کہ وہ پیدا ہوتے ہی سانس لیوے یا اوسکی آواز سنائی دے یا چھینک لے یا کوئی اوسکا عضو حرکت کرے مثل آنکھین یا ہونٹ یا ہاتھ کے۔ کتب فقہ

۱۶۳۵ مقالہ اگر نصف سے زیادہ زندہ نکلا پہر وہ مرگیا تو وہ وارث ہوگا اسواسطے اکثر کا حکم کل کا ہے اگر اسکے بالعکس ہو تو نہین۔ عالمگیری

۱۶۳۶ مقالہ اگر سیدہا نکلا تو اوسکے سینے کا اعتبار ہوگا اگر اولٹا نکلا تو اوس کے ناف تک کا اعتبار ہوگا اور اگر استہلال کے بعد مرگیا تو وارث ہوگا اور اوسکی میراث بھی وارث کو ملے گی اگر حاملہ کے پیٹ مین کسی نے ضرب یا کوئی صدمہ پہونچایا اور حمل ساقط ہوگیا تو یہ جنین منجملہ وارثون کے ہوگا اور اوسکا حصہ اوس کے وارثون کو اوسکی میراث سے ملیگا۔ ایضاً

باب مفقود اور قیدی اور غرق اور حرق کے بیان مین

۱۶۳۷ مقالہ واضح ہو کہ مفقود وہ شخص ہے جو کسی طرف کو نکل گیا کہ اوسکی تلاش کی گئی مگر اوسکا پتہ معلوم نہین اور زندگی اور موت کا کوئی حال معلوم نہین۔ کذا فی المحیط

۱۶۳۸ مقالہ مفقود اپنے مال کے حق مین زندہ اعتبار کیا جاتا ہے اور مال غیر کے حق مین مردہ اعتبار کیا جاتا ہے یہانتک کہ اتنی مدت گذر جاوے کہ یہ معلوم ہو کہ وہ اتنی مدت تک زندہ نہین رہ سکتا ہے یا اوس کے ہم عمر لوگ سب مرجاوین تو اپنے مال کے حق مین مردہ اعتبار کیا جائیگا۔

۱۶۳۹ مقالہ اگر مفقود کے ساتھہ ایسے وارث ہون جو محجوب نہین ہوسکتے ہین جیسے جد اور جدہ تو انکو پورا حصہ دیدیا جائے گا۔

۱۶۴۰ مقالہ جسکو کافرون نے قید کیا ہو اوسکا حکم میراث مین مثل اور مسلمانون کے ہے جبتک کہ اوس نے اپنا دین نہ چھوڑا ہو اور اگر اوس نے دین اسلام چھوڑ دیا تو اوسکا حکم مثل مرتد کے ہے۔

۱۶۴۱ مقالہ اگر ایک جماعت جلکر یا ڈوب کر مرگئی اور یہ نہین معلوم ہوتا کہ پہلے کون مرے تو ایسا قرار دیا جائیگا کہ گویا وے سب ساتھہ ہی مرے ہین پس انہین سے ہرایک کا مال اوس کے وارث کو ملیگا اور ان مین کوئی دوسرے کا وارث نہوگا لیکن اگر اونمین موت کی ترتیب معلوم ہو تو پہلے مرنیوالے کا پچھلا مرنے والا وارث ہوگا اور یہی حکم اگر چند آدمیون پر دیوار یا مکان گرکر مرگئے یا معرکہ مین قتل ہوگئے اور یہ معلوم نہین ہوتا ہے کہ پہلے کون مرا ہے تو بھی یہی حکم ہے۔ عالمگیری وغیرہ

فصل خنثی کے بیان مین

۱۶۴۲
مقالہ اگر بچہ کے فرج ہو اور ذکر بھی ہو تو وہ خنثیٰ ہے پس اگر وہ ذکر سے پیشاب کرے تو لڑکا ہے اور اگر فرج سے پیشاب کرے تو وہ لڑکی ہے اور اگر دونون سے پیشاب کرے تو جس سے پہلے پیشاب نکلے اوسی کے موافق حکم ہوگا اور اس امر مین بھی یکسان ہو تو وہ خنثیٰ مشکل ہے اور اگر دونون سوراخ سے پیشاب نکلتا ہے تو کثرت پیشاب کا کچھ اعتبار نہ ہوگا بخلاف قول صاحبین کے پھر بلوغ مین اوس کے داڑھی نکلے یا اوس کے چھاتیان مثل عورتون کے برآمد ہوئین یا اوسکی چھاتیون مین سے دودھ اوتر آیا یا حیض آیا اور اصل اسمین یہ ہے امام صاحب اسکو میراث کے حصہ مین سے کمتر حصہ دیتے ہین کیونکہ اسمین احتیاط ہے۔ عالمگیری عن خزانۃ المفتیین

باب ذوی الارحام کے بیانمین

۱۶۴۳
مقالہ ذوی الارحام ہر ایسے قریب نسبی کو کہتے ہین جسکے واسطے کوئی حصہ فرض نہین ہے اور نہ وہ عصبہ ہے۔

۱۶۴۴
مقالہ اگر اور کوئی وارث نہ ہوگا بجز ذوی الارحام کے تو وہ سب مال لے لیگا وہ مثل عصبات کے ہے۔ عالمگیری

۱۶۴۵
مقالہ ذوی الارحام چار قسم ہین۔

۱۶۴۶
مقالہ قسم اول۔ فروع منسوب بجانب میت ہون جیسے میت کی دختر انکی اولاد اور میت کے پسر کی دختران کی اولاد۔

۱۶۴۷
مقالہ قسم دوم جنکی طرف میت منسوب ہو اور وہ اجداد فاسد و جدات فاسدہ ہین

١٦٤٨ مقالہ قسم سوم جو میت کی مادر و پدر کی جانب منسوب ہون جیسے حقیقی بہائیونکی
بیٹیان یا علاتی بہائیون کی بیٹیان یا اخیافی بہائیون کی اولاد اور سب
بہنون کی اولاد۔

١٦٤٩ مقالہ قسم چہارم جو منسوب بجانب جد و جدہ میت ہو جیسے مادر چچا اور انکی اولاد
اور پہوپہیان اور اونکی اولاد اور ماموں اور خالائین اور اونکی اولاد
علاتی چچا کی بیٹیان۔ ٢
پس یہ لوگ اور جو انکے رشتہ مین ہون یہ سب ذوی الارحام ہین پس
انمین اعلا درجہ کا قسم اول ہے گو وہ کتنا ہی دور ہو پہر دوسری قسم پہر تیسری
قسم پہر چوتہی قسم جیسے عصبات مین ترتیب ویسی ہی انمین ملحوظ ہین۔

١٦٥٠ مقالہ اگر قسم اول مین کوئی موجود ہو اگرچہ کتنا دور ہو تب تک قسم دوم مین سے
کوئی وارث نہ ہوگا اور اسی طرح دوسری قسم اعتبار تیسری اور تیسری باعتبار
چوتہی کے اور فتوی کے واسطے یہی مختار ہے اور اسی پر عمل درآمد
ہی سب ہے۔ عالمگیری و کتب الفن

١٦٥١ مقالہ ذوی الارحام جبہی وارث ہونگے کہ جب اصحاب الفروض مین سے کوئی
ایسا نہ ہو جسکے باقی ترکہ بطور رد کے دیدیا جاتا ہے اور نہ کوئی عصبہ موجود
ہو اور اس امر پر اجماع ہے کہ شوہر و زوجہ کے ہونے سے ذوی الارحام
محجوب نہ ہونگے بلکہ ان دونون کے ساتہ وارث ہون گے کیونکہ
ایسے ذوی الفروض نہین ہین جنکو باقی ترکہ بطور رد دیا جاوے پس زوج کو
یا زوجہ کو اسکا حصہ دیدیا جائیگا پہر باقی ترکہ ذوی الارحام پر تقسیم ہوگا سابقاً

۱۶۵۲ مقالہ واضح ہو کہ قسم اول مین سے مستحق میراث وہی ہوگا جو سب زیادہ میت کے
قریب ہو چنانچہ دختر کی دختر بہ نسبت دختر کی دختر کی دختر کے مقدم ہوگی۔

۱۶۵۳ مقالہ واضح ہو کہ قسم دوم اوسکی تین قسمین ہین اوّل اعیانی۔ جو مان باپ کے بہائیون
کی بیٹیان اور بہنون کی اولاد اور انکی پسر کی اولاد اور دوّم علاقی بہائیون
کی بیٹیان اور بہنون کی اولاد اور انکی پسر کی اولاد سوم اخیافی بہائیون
اور بہنون کی اولاد اور پسر کی اولاد پس اگر قسم اول دوم مین سے ہون
تو وہ مثل قسم اول کے ہین درجہ مین تقسیم مین مثل قسم اول کے انمین بھی
اعتبار ہوگا۔ عالمگیری و کتب الفن

۱۶۵۴ مقالہ قسم چہارم اگر اونمین سے کوئی منفرد ہو تو وہ کل مال کا مستحق ہوگا اور یہ حکم
تمام اقسام مین جاری ہے۔ ایضًا

۱۶۵۵ مقالہ اگر چند ہون اور انکی قرابت متحدہ ہو ایک جنس کے ہون مثلاً برادران
ہون تو جو اقوا ہو وہ بالاجماع اولی ہوگا۔ ایضًا

۱۶۵۶ مقالہ اور جسکی قرابت اور جہت سے ہو تو صحیح یہ ہے کہ دو جہت کے قرابت والا
اولی ہوگا۔ ایضًا

باب مخارج یعنی حصص فرایض کے بیان مین

۱۶۵۷ مقالہ حصص مقدرہ چہہ ہین چہٹا و تہائی و دو تہائی یہ سب ایک جنس ہین۔
آٹھوان اور چوتہائی اور نصف یہ سب ایک جنس ہین ان حصص مین سے
ہر حصہ کا ایک مخرج ہے نصف تو دو سے نکلتا ہے اور نصف کے سوا ہر حصہ

اپنے نام سے نکلتا ہے چنانچہ آٹھوان آٹھ سے اور چوتہائی چار سے
اور تہائی اور دو تہائی تین سے اور چھٹا چھہ سے نکلتا ہے پس اگر چوتہائی
ایک جنس کا دوسرے جنس کے سب کے ساتھ یا بعض کے ساتھ جمع ہوا ہو
تو اوسکی اصل بارہ سے ہوگی اور اگر آٹھوان دوسری جنس کے سب
یا بعض کے ساتھ جمع ہوا تو اصل مسئلہ چوبیس سے ہوگا۔ کذا فی المحیط و عالمگیری

مقالہ ۱۶۵۸ اگر نصف حصہ دوسرے جنس کے ساتھ مجتمع ہوا خواہ کل ہو یا جز تو اصل
مسئلہ چھہ سے ہوگا۔ عالمگیری عن خزانۃ المفتین کتاب الفن

مقالہ ۱۶۵۹ اگر ہر فریق کے حصے صحیح تقسیم ہو گئے تو پھر ضرب دینے کی کوئی حاجت نہین
اگر کسر واقع ہوئی تو جن نفر وارثون مین کسر واقع ہوئی ہے انکی تعداد کو
اصل مسئلہ مین ضرب دے اور انکا عول کردے اگر وہ بعول ہوتا ہو پس
جو اصل ہو اس سے مسئلہ صحیح ہو جائے گا۔

مقالہ ۱۶۶۰ مثال میت نے ایک جورو اور دو بھائی چھوڑے پس اصل مسئلہ چار سے
ہوگا چونکہ اسمین کسر واقع ہوگی اسواسطے دو کو چار مین ضرب دے تو مسئلہ
آٹھ سے ہوگا پس اس سے حصے صحیح نکل آوین گے۔

مقالہ ۱۶۶۱ مثال دیگر۔ پانچ جدات اور پانچ بہنین حقیقی اور ایک چچا چھوڑا پس اصل
مسئلہ چھہ سے ہوگا اور اشخاص اور حصص مین موافقت نہین ہے لیکن
اشخاص متماثل ہین پس اصل مسئلہ کو چھہ مین ضرب دیا جاوے تو (۳۰)
اس سے ہوئے اس سے تصحیح مسئلہ ہوگی۔

مقالہ ۱۶۶۲ مثال دیگر۔ ایک جدہ اور چھہ بہنین حقیقی اور نو بہنین اخیافی اصل مسئلہ (۶)

سے ہوا اور اسکا عول (٧) سے ہوا جسمین سے جدہ کا ایک اور اخیافی
بہنون کے (٢) اور انمین موافقت نہین ہے اور حقیقی بہنون کیواسطے
(٤) انکی تعداد اور حصص مین توافق بالنصف ہے پس اسکی تعداد نے
نصف کی طرف رجوع کیا تو (٣) اور (٩) مین تداخل ہے پس (٩) کو
اصل مسئلہ (٧) مین ضرب دیا جاوے کہ (٦٣) ہوے پس اس سے تصحیح
مسئلہ ہوگی۔

مقالہ ١٦٦٣ مثال دیگر۔ چھ جدات نو دختر۔ پندرہ چچا چھوڑے پس اصل مسئلہ (چھ)
سے ہو پس جدات کے واسطے (١) ایک حصہ جو تقسیم نہین ہوسکتا ہے
اور نہ موافقت ہے اور دخترون کے (٤) بھی ایسے ہی ہین اور چچاؤن
کا ایک حصہ وہ ایسا ہی ہے ولیکن اعداد وارثان مین باہم توافق ہے
پس جدات کی تہائی دو کو نو مین ضرب دیا تو (١٨) ہوے پھر اوس کے
فریق کو یعنے (٦) کو تعداد چچا یعنے (١٥) مین ضرب دیا تو (٩٠) ہوے پھر (٩٠)
کو اصل مسئلہ (٦) مین ضرب دیا تو (٥٤٠) ہوے پس اس سے تصحیح ہوگی۔

مقالہ ١٦٦٤ مثال دیگر۔ چار زوجہ۔ پندرہ جد۔ اٹھارہ دختر۔ چھ چچا چھوڑے پس اصل
مسئلہ (٢٤) سے پس زوجات کو آٹھوان حصہ کے (٣) اور تین کی تقسیم
ہوسکتی ہین اور نہ توافق ہے اور جدات کو چھٹے حصے کے (٤) وہ بھی
ایسا ہی ہین اور دختران کو دو تہائی ہیکے (١٦) مگر انمین توافق بالنصف
ہے پس اس نے نصف کی جانب رجوع کیا تو (٩) ہوے اور چچاؤن
کے واسطے ایک حصہ رہا اب ہمارے پاس جو اعداد ہین وہ یہ ہین ٤ ٩ ٥ ٦

و۹۔و۶۔ پس (۶) اور (۹) مین توافق بالثلث ہے پس ایک کی تہائی کو دوسرے مین ضرب دیا تو (۱۸) ہوے پس اسمین اور (۱۵) مین توافق بالثلث ہے پس ایک کی تہائی کو دوسرے مین ضرب دیا تو (۹۰) ہوے اور اسمین اور (۴) مین توافق بالنصف ہے پس دوکو (۹۰) مین ضرب دیا تو (۱۸۰) ہوے پس اسکو اصل مسئلہ (۲۴) مین ضرب دیا تو (۴۳۲۰) ہوے پس اس سے مسئلکی تصحیح ہو گئی۔

باب توافق اور تماثل اور تداخل اور تباین کے پہچاننے کے بیان مین

مقالہ ۱۶۶۵ واضح ہو کہ ہر عددان چار قسمون سے خالی نہین ہو سکتے ہین یا تو متماثل ہونگے یا متداخل ہونگے یا متوافق ہونگے یا متباین ہونگے پس متماثل وہ دو عدد ہین جو باہم برابر ہون جیسے تین تین اور پانچ پانچ اور یہ بالبداہت ثابت ہے کہ متداخل وہ دو عدد ہین جن دونون مین سے ایک دوسرے کا جزو ہو اور چھوٹا بڑے کے نصف سے زائد نہوگا جیسے (۳) اور (۹) اور جیسے (۴) اور (۱۲) پس (۹) کی (۳) تہائی ہے اور (۱۲) کا چار تہائی ہے اور (۸) کا چار آدھا ہے اور اسی طرح (۶) کا (۳) نصف ہے اور اس کے پہچاننے کا یہ طریقہ ہے کہ جو عدد دونون مین سے بڑا ہے اوسمین جو عدد کم ہے وہ ساقط کیا جاوے پس اگر ساقط کرتے کرتے اوسکو طرح دیتے دیتے

بڑا بالکل فنا ہو جاوے تو یہ دونون عدد متداخل ہونگے جیسے پانچ اور بیس
یا چار اور بیس کہ اگر بیس مین سے پانچ کو چار دفعہ طرح دیا اور نیز چار کو بیس مین
سے پانچ مرتبہ طرح دیا تو بیس بالکل فنا ہو گیا پس یہ دونون متداخل ہین۔

مقالہ ۱۶۶۶ توافق وہ دو عدد ہین کہ کوئی دوسرے کو فنا نکرے اور نہ کوئی دوسرے پر
پورا تقسیم ہو جاوے ولیکن دونون کو تیسرا عدد فنا کر دے پس یہ دونون متوافق
ہونگے اور جس عدد سے دونون فنا ہوتے ہین اوسی کے جزو حساب سے
دونون مین توافق کی نسبت ہوگی جیسے (۸) اور (۸) اور (۱۲) کہ ان دونون کو
(۴) فنا کرتا ہے پس ان دونون مین توافق بالربع ہے اسی طرح (۱۵) اور
(۲۵) کہ دونون کو پانچ فنا کرتا ہے پس دونون مین توافق بالخمس ہے اور توافق
کے پہچاننے کا طریقہ یہ ہے کہ ایک کو دوسرے سے برابر گھٹایا جاوے
پس آخر مین جو عدد باقی رہے اسی سے جزو موافقت لیا جاوے جیسے (۱۵)
اور (۱۵) مین ہے کہ جب (۲۵) مین سے (۱۵) گھٹایا تو (۱۰) رہے اور جب
(۱۵) مین سے (۱۰) گھٹائے گئے تو (۵) رہے اور جزو موافقت پہچاننے کا
یہ طریقہ ہے کہ واحد کو اس عدد باقی کی طرف نسبت کیا جاوے پس واحد اس عدد
کا جو حصہ ہوتا ہے وہی جزو موافقت ہے۔

مقالہ ۱۶۶۷ جبکہ ان طریقون سے جو ہمنے بیان کئے ہین مسئلہ کی تصحیح ہوگئی پھر یہ قصد ہوا
کہ ہر فریق کا حصہ اس تصحیح سے نکالکر معلوم کیا جاوے تو چاہئے کہ جس عدد سے
اصل مسئلہ کو ضرب دیا ہے اوس سے ہر فریق کے اوس حصہ کو جو اوسکو اصل مسئلہ
سے ملا ہے ضرب کرے پس حاصل ضرب اس فریق کا حصہ ہوگا اور ہر وارث کا حصہ

معلوم کرنے کا یہ طریقہ ہے کہ اوس کے حصص کو اسی عدد مین ضرب کرے جسمین
اصل مسئلہ کو ضرب کیا ہے پس حاصل ضرب اس وارث کا حصہ ہوگا۔
جو طریقہ ظاہر کردیئے گئے ہین اونہین کے موافق عمل کرنا چاہیئے انشاء اللہ تعالی
ہمیشہ مقصود حاصل ہوگا۔

باب عول کے بیان مین

مقالہ ۱۶۶۸ واضح ہو کہ فرایض تین طرح کے ہین فریضہ عادلہ اور فریضہ قاصرہ اور فریضہ عائلہ
پس فریضہ عادلہ وہ ہے کہ جسمین اصحاب فرایض کے اعداد اور مال کے
حصص ٹھیک برابر اوترین۔ مثال ایک شخص نے دو بہنین حقیقی چھوڑی اور
دو بہنین اخیافی چھوڑی تو اخیافی کو ایک تہائی مال اور حقیقی کو دو تہائی مال ملیگا
اسی طرح اگر اصحاب فرایض کے حصے مال کے حصون سے کم ہون لیکن
وارثون مین کوئی عصبہ ہو کہ اصحاب فرایض سے بچا ہو سب مال لیلے تو یہ فریضہ بھی عادلہ
مقالہ ۱۶۶۹ فریضہ قاصرہ یہ ہے کہ اصحاب فرایض کے سہام بہ نسبت مال کے سہام کم ہون
اور یہان کوئی عصبہ نہو تو بچا ہوا مال لیلے مثلاً میت نے دو بہنین حقیقی چھوڑین
اور ایک مان تو دو بہنین کو دو تہائی مال اور مان کو چھٹا حصہ دیا جائیگا اور ایک
چھٹا حصہ باقی رہا اور عصبہ بھی کوئی نہین تو اس صورت مین حکم یہ ہے کہ بچا ہوا
مال اصحاب فرایض کو رد کردیا جائے گا۔
مقالہ ۱۶۷۰ فریضہ عائلہ یہ ہے کہ اصحاب فرایض کے اعداد سے مال کے سہام کم ہون
مثلاً اصحاب فرایض مین دو تہائی کے اور نصف کے مستحق ہون جیسے حقیقی

حقیقی دو بہنون کے ساتھہ میت کا شوہر بھی ہو یا دو نصف و تہائی ہو جیسے میت کا شوہر ہوا ور ایک بہن حقیقی تو ایسی صورت مین حکم یہ کہ عول کیا جاوے

مقالہ ۱۶۷۱ اور یہ اکثر صحابہ کا قول ہے۔

عول یہ ہے کہ سہام مفروضہ مسئلہ پر کچھہ بڑہا دیا جاوے پس عول مسئلہ بجانب فریضہ ہوگا اور یہ نقصان ان لوگون پر بقدر انکے حقوق کے پہنچیگا

مقالہ ۱۶۷۲ کیونکہ بعض کو بعض پر ترجیح نہین ہے تا کہ بعض مرجع کے ذمہ نقصان ڈالا جاوے

واضح ہو کہ اصل مسئلہ جو فروض ہوتے ہین وہ سات ہین (دو ۲) اور (تین ۳) اور (چار ۴) اور (چھہ ۶) اور (آٹھہ ۸) اور (بارہ ۱۲) اور (چوبیس ۲۴) پس انمین سے چار مین عول نہین ہوتا ہے اور وہ ۲ دو اور ۳ تین اور ۴ چار اور ۸ آٹھہ ہین اور تین ۳ مین عول ہوتا ہے اور وہ ۶ چھہ اور ۱۲ بارہ اور ۲۴ چوبیس ہین پس چھہ کا عول دس تک ہوتا یعنے سات آٹھہ ۹ نو ۱۰ دس خواہ طاق ہو یا جفت جیسا موقع ہو اور (بارہ ۱۲) کا عول ۱۳-۱۵-۱۷ تک ہوتا ہے اور چوبیس کا عول فقط (۲۷) تک ہوتا ہے۔ درالمختار و عالمگیری و کتب الفن

جنمین عول نہین اونکی مثال یہ ہے

مقالہ ۱۶۷۳ میت نے شوہر اور حقیقی بہن چھوڑی یا شوہر اور علاتی بہن چھوڑی تو شوہر کو نصف اور بہن کو نصف ملیگا پس یہ مسئلہ ۲ دو سے ہوگا۔

مقالہ ۱۶۷۴ اگر شوہر و ماں و حقیقی دو بہنین ہین اصل مسئلہ (۶) سے ہوگا اور عول (۸) سے ہوگا

مقالہ ۱۶۷۵ اور شوہر اور ماں اور تین بہنین متفرق ہین اخیافی علاتی حقیقی اصل مسئلہ

(۶) سے ہوگا شوہر کو (۳) اور ماں کو (۱) اور اخیافی بہن کو (۱) اور حقیقی بہن کو
(۳) اور علاتی بہن کو دو تہائی پورے کرنیکے واسطے چھٹا حصہ ایک دیا جائیگا

مقالہ ۱۶۷۶ شوہر و ماں اور دو بہنین حقیقی دو اخیافی تو نصف اور تہائی اور چھٹے حصہ کی
ضرورت ہے کہ اسکی اصل (۶) سے اور عول (۱۰) تک ہوگا۔

مقالہ ۱۶۷۷ زوج اور جدہ اور دو بہنین حقیقی۔ پس چوتھائی و چھٹا حصہ اور دو تہائی کی ضرورت
ہے اصل مسئلہ (۱۲) سے ہوگا اور عول (۱۳) سے ہوگا۔

مقالہ ۱۶۷۸ تین زوجہ دو جدہ اور چار اخیافی بہن اور آٹھ حقیقی بہن اصل مسئلہ (۱۲) سے ہوگا
اور عول (۱۷) تک ہوگا۔

مقالہ ۱۶۷۹ واضح ہو کہ مین نے آپکو قاعدہ کلیہ بتلا دیا ہے اسی قاعدہ سے آخر تک کام
لیجیے انتہی۔

باب رد کے بیان مین

مقالہ ۱۶۸۰ رد ضد عول کی ہے واضح ہو کہ ذوی الفروض کے سہام سے جو فاضل ہو
تو انہین ذوی الفروض پر بقدر انکے سہام کے رد کر دیا جائیگا مگر زوجین پر
رد نہین کیا جاتا۔ کذا فی المحیط و کتب الفن

مقالہ ۱۶۸۱ جن ذوی الفروض پر فاضل ترکہ رد کیا جاتا ہے وہ کل سات ہین۔
ماں ۱ اور جدہ ۲ اور دختر ۳ اور پسر کی دختر ۴ اور حقیقی بہن ۵ اور علاتی بہن ۶ اولاد
مادر ۷ اور رد کرنا ایک ۱ دو ۲ تین ۳ جنس پر ہوتا ہے اور اس سے زیادہ پر نہین ہوتا ہے

مقالہ ۱۶۸۲ اور وہ سہام جن پر رد واقع ہوتا ہے چار ہین دو ۱ اور تین ۲ اور چار ۳ اور پانچ ۴۔

١٦٨٣ مقالہ دو کی مثال ۔ جدہ اور اخیافی بہن ہے تو جدہ کو چھٹا حصہ اور بہن کو چھٹا حصہ باقی انہین دونون مین بقدر اونکے حصہ کے رد کیا جائیگا ۔

١٦٨٤ مقالہ تین کی مثال ۔ جدہ ۔ اخیافی دو بہن ۔ اصل مسئلہ (٦) سے ہوگا جدہ کو چھٹا حصہ اور دو بہنون دو سہام باقی اونہین پر رد ہوگا اسواسطے مسئلہ تین سے ہوگا ۔

١٦٨٥ مقالہ چار کی مثال ۔ دختر اور مان اصل مسئلہ (٦) سے ہوگا دختر کو نصف (٣) مان چھٹا حصہ (١) پس مسئلہ (٤) سے ہوگا ۔

١٦٨٦ مقالہ پانچ کی مثال ۔ چار دختر و مان ہے ۔ اصل مسئلہ (٦) سے ہوگا ۔ اور تہائی دختر کو (٤) اور مان کو (١) پس مسئلہ (٥) سے ہوگا ۔ کذا فی المحیط وکتب الفن

باب مناسخہ کے بیانمین

١٦٨٧ مقالہ (تعریف) مناسخہ اوسکو کہتے ہین کہ ترکہ تقسیم ہونے سے پہلے بعض انمین کا وارث مرجاوے ۔ کذا فی المحیط وعالمگیری

١٦٨٨ مقالہ اگر ایک شخص مرگیا اور ہنوز اوسکا ترکہ تقسیم نہ ہوا تہا کہ اوس کے بعض وارث مرگئے تو دو حال سے خالی نہوگا یا تو میت ثانی کے وارث فقط وہی لوگ ہونگے جو میت اول کے وارث ہین یا دوسرے میت کے وارثون مین ایسے بھی ہونگے جو میت اول کے وارث نہین ہین پہر یہ دو حال سے خالی ہونگے یا تو تقسیم ترکہ دوم اور ترکہ اول کی یکسان ہوگی یا دوسرے ترکہ کی تقسیم پہلے ترکہ کے تقسیم کے بہ نسبت دوسرے طور سے ہوگی پہر دو حال سے خالی نہین ہے یا تو حصہ میت دوم جو اوسکو ترکہ میت اول سے ملا ہے اوسکے وارثون پر صحیح بدون کسر کے تقسیم ہوجائیگا یا اوسمین کسر واقع ہوتی ہوگی پس اگر وارثان میت

دہی ہون جو وارثان میت اول ہین تو ایک ہی تقسیم کردیجائے گی اسواسطے
کہ مکرر تقسیم کرنے مین کچہہ فائدہ نہین ہے۔

مقالہ ۱۶۸۹
میت نے بیٹا۔ بیٹی چہوڑی اور ہنوز ترکہ تقسیم نہ ہوا تہا کہ بیٹا مرگیا اور اوس نے
ایک بیٹی اور ایک جورو اور پسر کے تین پسر چہوڑے پس فریضہ میت اول
(۳) سے ہوا جسمین سے (۲) پسر کو ہپر اوس کے وارث جورو اور بیٹی اور
پسر کے تین پسر ہین پس اوسکا فریضہ (۸) سے ہوا جسمین سے عورت کا
آٹہوان ایک حصہ اور دختر کا نصف (۴) اور باقی تین حصص تین پوتون کے
ہوے ولیکن اوس کے حصہ (۲) اور اسکی تقسیم (۸) پر نہین ہوسکتی ہے
مگر دونون مین موافقت بالنصف ہے پس فریضہ میت ثانی فقط چار رکہاجائے
اور اوسکو فریضہ میت اول مین (۳) مین ضرب دیا تو (۱۲) ہوے اس سے
تصحیح ہوگی۔

مقالہ ۱۶۹۰
اور اسی طرح اگر میت ثانی کے بعضے وارث قبل تقسیم ترکہ کے مرگئے تو اوسکی
تقسیم اسی طور سے ہوگی جس طرح ہونے کا قاعدہ بیان کیا گیا ہے اور اگر وارثان میت
ثالث مین کوئی ایسا جو ہردو اول کا وارث نہ تہا تو طریقہ یہ ہے کہ فریضہ
ہردو اول مثل فریضہ واحدہ کے اوسی طریقہ سے قرار دیا جاوے جیسے
ہمنے بیان کیا ہے پہر دیکہا جاوے کہ جوکچہہ میت ثالث کا حصہ ہردو اول
کے ترکہ مین سے اگر وہ تیسرے کے وارثون پر بلا کسر پڑے تقسیم ہوتا ہو
تقسیم کردیا جاوے اور اگر کسر پڑتی ہو تو اوس کے حصہ ہردو ترکہ کو اور اوس کے
فریضہ کو دیکہا جاوے اگر دونون مین کسی جزو سے موافقت ہو تو اوس کے

فریضہ مین سے فقط جزو موافق پر اقتصار کیا جاوے پہر میت ثانی اور اول کے
فریضہ کو اسی جزو موافق مین ضرب دیا جاوے پس جو مبلغ حاصل ہوا اوس سے
تصحیح مسئلہ ہوگی اور ہر دو میت کا حصہ ہر دو ترکہ اول سے معلوم کرنیکا یہ طریقہ
ہے کہ اوس کے حصہ کو اس جزو موافق مین ضرب دیدیا جاوے حاصل ضرب
اوسکا حصہ ہوگا۔

مقالہ ۱۶۹۱ اور میت ثالث کے ہر وارث حصہ دریافت کرنیکا یہ طریقہ ہے کہ اوسکا حصہ
دو جزو موافق از نصیب میت ثالث از ترکہ ہر دو اول مین ضرب کیا جاوے
پس حاصل ضرب اوسکا حصہ ہوگا اور اگر دونون مین موافقت نہو تو مبلغ ہر دو
فریضہ کو میت ثالث کے فریضہ مین ضرب دیا جاوے حاصل ضرب مبلغ سے
تصحیح ہوگی اور راوسمین سے میت ثالث کا حصہ دریافت کرنے کا یہ طریقہ ہے
کہ اوسکا حصہ اوس کے فریضہ مین ضرب دیا جاوے حاصل ضرب ہر دو ترکے
سے اوسکا حصہ ہوگا قاعدہ کلیہ ہمنے بیان کردیا ہے اگر طول ہونے کا خوف
نہ ہوتا تو چند مثالین بھی بیان کرتا لیکن اسی پر بس کرتا ہون فافہم اللہ تعالے اعلم

باب فرائض متشابہ کے بیان مین جنکو استخراج نادر یافت کرتے ہین

مقالہ ۱۶۹۲ (سوال) ایک شخص مرگیا اور حقیقی بہائی اور اپنی جورو کا بہائی چھوڑا پس اوسکی
مقالہ ۱۶۹۳ جورو کا بہائی تمام مال کا وارث ہوگا اوسکا حقیقی بہائی نہ ہو تو اوسکی کیا صورت ہے
(جواب) ایک شخص نے اپنے باپ کسی جورو کی مان سے نکاح کیا اور اوسکا
باپ زندہ ہے پس اوس سے ایک لڑکا پیدا ہوا پہر یہ شخص مرگیا اور اوسکا

باپ بھی اس کے بعد مرگیا اور اوس نے اپنے پسر کا پسر چھوڑا حالانکہ وہ
اُسکے جورو کا بھائی ہے اور اوسکا ایک حقیقی بھائی بھی ہے اوسکی میراث
اوس کے پسر کے پسر کو جو اوسکی جورو کا بھائی ہے ملیگی۔

(سوال) ایک شخص مرگیا اور اپنا سگا چچا چھوڑا اور ماموں ایسا چھوڑا جو فقط
ماں کی ماں سے ہے پس یہ ماموں اوسکا وارث ہو یا چچا نہ ہوا تو اوس کی
کیا صورت ہے۔ مقالہ ۱۶۹۴

(جواب) ایک شخص نے اپنے علاتی بھائی کی ماں کی ماں سے نکاح کیا اور
اوس سے بیٹا پیدا ہوا پھر یہ شخص مرگیا جس نے اپنے علاتی بھائی کی ماں کی
ماں سے نکاح کیا پھر اوس کے بعد اوسکا یہ بھائی مرا اور اپنا سگا چچا چھوڑا
اور اپنے علاتی بھائی کا چچا چھوڑا جو اوسکا ماموں بھی ہے پس اوسکی میراث
اسکے بھائی کے بیٹے کو ملیگی نہ اوس کے چچا کو۔ مقالہ ۱۶۹۵

(سوال) ایک مرد ہے اور اوسکی ماں ہی دو ذختر تک کے وارث ہوئے
اور دونوں کو برابر مال نصفا نصف ملا تو اوسکی کیا صورت ہے۔ مقالہ ۱۶۹۶

(جواب) زید کی ایک دختر ہے اوسکی دختر سے اوس کے بھائی کے بیٹے نے
نکاح کیا اور اوس سے ایک بیٹا پیدا ہوا پھر بھائی کا بیٹا مرگیا
بعد اوس کے بعد زید مرا اور اوس نے اپنی دختر
اور بھتیجی کا بیٹا چھوڑا اور یہہ دختر اس طفل کی ماں ہی
پس نصف مال دختر کا اور مابقی اس طفل کا
پس نصف مال اس طفل کا ہوا اور نصف مال مقالہ ۱۶۹۷

اوس کی ماں کا ہوا۔

۱۶۹۸ مقالہ (سوال) تین بہائی حقیقی ہیں ایک کو سب مال کی دو تہائی ملی اور باقی دونوں مین سے ہر ایک کو چہٹا چہٹا حصہ ملا تو اوسکی کیا صورت ہوگی۔

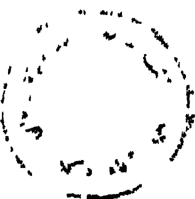
۱۶۹۹ مقالہ (جواب) ایک عورت ہے کہ اوس کے تین بہائی چچازاد ہین جنمین سے ایک نے اس سے نکاح کیا پہر وہ مری تو اصل مسئلہ (۶) سے ہوا (۳) شوہر کہ اور باقی تین تینوں پر برابر تقسیم ہوے کہ ہر ایک کو ایک ایک ملا۔

وهذا اخر ما اردنا من اتمام تسويد وقار الاسلام في تبيان الاحكام من كتب معتد اولة فقه حنيفية بين الناس روز جمعہ آٹہوین ماہ رمضان ۱۳۱۴ھ مقدسی وعلى صاحبها الصلاة والسلام هو سيدي وحبيبي وشفيعي ومولائي احقر العباد خادم العلماء ابو البركات حاجی محمد بن عبد الله عرف جیون بن نور الدين غفر الله ذنوبهم وستر الله عيوبهم والمسئول من اخوان اہل وفا اور علماء اتقیا سے ہے جہان کہین قلم سے زلل ہو یا فہم سے اہمال ہو تو للہ اوسکو اصلاح فرمادین

اخر دعونا ان الحمد لله رب العالمين۔

فتبارك الله احسن الخالقين اللهم اجعلني من عبادك الصالحين وادخلني في روضة النعيم

۱۳۱۴



اشتہار



الحمد للہ والمنۃ کہ مدت سے جس بات علما کی تمنا تھی بلکہ اہل اسلام خاص کر وکلا ذوی الاحترام کو نہایت آرزو تھی کہ کتاب مستطاب جامع الصفات فقہ حنفیہ میں ہونا ضرور ہے گو اکثر کتابون کا ترجمہ ہو گیا تہا لیکن قلیل العبارت وکثیر المعانی اور مفید مطلب نہ تھی اور اس کی غایت درجہ احتیاج تھی۔ یہ کتاب مستطاب **وقار الاسلام فی تبیان الاحکام** اپنی ذاتی فصاحت وبلاغت پر خود دلیل ہے بیان کی کوئی حاجت نہین جسکو فاضل اجل ومحدث اکمل فقیہ بے بدل ابو البرکات **مولوی حاجی محمد** نے تصنیف فرماکر ہمارے مطبع نامی **فخر نظامی** حیدرآباد دکن مین طبع کرواکے رونق بخش انظار مشتاقان کیا کتاب موصوف پر اگر تمام نظر کرین تو بلا مبالغہ فقاہت کی لیاقت والا ہو جاوے اگر باصول ہو تو بہت کچہ امید ہے کہ اہل اسلام اس دولت لازوال کو ہاتہ سے نہ جانے دینگے بلکہ ہاتہون ہاتہہ لینگے پہر نہ کہنا کہ کہا نہین۔

المعلن

خاکسار عاصی میر وزیر علی مالک مطبع موصوف

جس کتاب پر مصنف کی مہر ثبت نہو وہ مال مسروقہ سمجھا جاوے جو شخص ایسی کتاب کو مولف کے پاس لاویگا

فہرست وقار الاسلام فی تبیان الاحکام

	نمبر صفحہ		نمبر صفحہ
کتاب النکاح	۲	باب ادنی مقدار مہر کے بیانمین	۱۶
شرایط نکاح	۴	فصل نکاح شغار کے بیان مین	۱۸
باب درمیان محرمات نکاح	۵	فصل متعہ کے بیان مین	۱۹
کتنی عورتین نکاح مین جائز ہین	۸	فصل مانع خلوت صحیحہ کے بیانمین	〃
احکام نکاح موقت اور متعہ اور		فصل مہر ہبہ کرنیکے بیانمین	۲۰
معلق کے بیان مین۔	〃	فصل جب فریقین مین مہر کا اختلاف	
احکام شرط و اضافت	۹	واقع ہو۔	〃
باب اولیا کے بیان مین	〃	باب طلاق کے بیان مین	۲۲
ولی نکاح کو فسخ کرسکتا ہے یا نہ	۱۰	رکن طلاق کے بیان مین	۲۴
ولی کو حق جبر ہے یا نہ	۱۱	فصل صریح طلاق کے بیانمین	〃
بیان استیذان عورت	〃	فصل تشبیہ طلاق کے بیانمین	۲۵
ازالہ بکارت	۱۲	فصل غیر مدخولہ کے بیانمین	۲۶
صغرسنی مین ولی کا نکاح کردینا	۱۳	فصل مکرر طلاق کے بیانمین	۲۷
باب الرضاع کے بیان مین	〃	باب لفظ طلاق سے قید سے	
باب الکفاء کے بیان مین	۱۴	چھوڑنا ہو یا غیر اس کے۔	۲۸

فصل نیت طلاق کے بیان مین	۲۹	باب شرط تعلیق طلاق کے بیان مین	۴۰
فصل قول لغو کے بیان مین	”	فصل طلاق مریض کے بیان مین	”
باب کنایات طلاق کے بیان مین	۳۰	باب رجعت طلاق کے بیان مین	۴۲
جو کنایات فقط جواب بننے کی	۳۱	باب ایلا کے بیان مین	۴۳
صلاحیت رکھتے ہین۔		الفاظ صریح کے بیان مین	۴۴
جو فقط جواب اور رد کی صلاحیت		الفاظ کنایات کے بیان مین	”
رکھتے ہین۔	”	باب خلع کے بیان مین	۴۵
جو فقط جواب دشنام کی صلاحیت رکھتے ہین	”	باب ظہار کے بیان مین	۴۷
باب تفویض طلاق کے بیان مین	۳۱	باب کفارہ کے بیان مین	۴۹
باب تفویض کرنا طلاق کا دیوانہ		فصل حد کفارہ کے بیان مین	”
اور صبی کو۔	۳۳	باب لعان کے بیان مین	۵۰
فصل امر بالید کے بیان مین	”	باب نامردہ کے بیان مین	۵۱
مشیئت کی تخییر صحیح ہے مثل تعلیق کے،	۳۵	فصل مدت نامردہ کی ایک سال	
تفویض ایک روز یا ایک مہینہ		مقرری ہے۔	۵۲
یا ایک سال کی۔	”	باب عدت کے بیان مین	۵۳
فصل مشیت کے بیان مین	۳۶	عدت آئسہ کے بیان مین	۵۴
طلاق بالتوکیل کے بیان مین	۳۷	ثبوت نسب کے بیان مین	”
باب تعلیق طلاق کے بیان مین	۳۹	باب بچہ کی پرورش کے بیان مین	۵۶
اور امثال طلاق کے متعلق کرنیکے بیان مین	”	باب نفقہ کے بیان مین	۵۹

فرضیت نفقہ زوجہ کے بیان مین	۵۹
فصل نفقہ متفرق کے بیان مین	۶۲
فصل قضا علی الغائب کے بیانمین	۶۳
باب قسم کے بیان مین	〃
فرق درمیان یمین غموس اور لغو کے	۶۴
باب مفقود کے بیان مین	۶۵
باب شرکت کے بیانمین	۶۷
فصل انواع شرکت کے بیانمین	〃
فصل ان الفاظ کے بیان مین	
جن سے شرکت صحیح ہو سکتی ہے	۶۸
فصل جو چیز راس المال ہو سکتی ہے	۶۹
فصل شرکت عنان کے بیانمین	〃
باب شرکت فاسد کے بیان مین	۷۰
باب وقف کے بیان مین	۷۱
فصل وقف مشاع کے بیانمین	۷۵
فصل وقف مین شرط کرنیکے بیانمین	۷۶
باب ولایت وقف اور تصرف	
وغیر ذلک کے بیان مین	۷۷
فصل دعوی کے بیان مین	۷۹
فصل گواہون کے بیان مین	۸۰
باب اقرار وقف کے بیانمین	۸۱
باب وقف کو غصب کرلینے کے بیانمین	〃
باب مریض کے وقف کے بیانمین	۸۳
باب مسجد کے بیانمین اور اوس کے	
متعلقات کے بیانمین۔	〃
فصل اون امور کے بیان مین	
جس سے مسجد ہو جاتی ہے اور	
اوس کے احکام	〃
کتاب البیوع	۸۵
باب بیع کے احکام کے بیانمین	〃
باب مبیع کو ثمن کے واسطے روک	
رکھنے کے بیان مین	۸۹
فصل مبیع کو سپرد کرنیکے بیانمین	〃
فصل بلا اجازت بائع کے مبیع پر	
قبضہ کرنے کے بیان مین۔	۹۰
فصل ایسے قبضہ کے بیانمین	
جو خرید کے قایم مقام ہوتا ہے	
اور جو نہین ہوتا ہے۔	〃

فصل دونون عقد کرنیوالون کو مبیع اور ثمن کے سپرد کرنیکے بیانمین ۹۱

باب اون چیزون کے بیانمین جوبدون ذکر کرنے کے بیع مین ہوجاتی ہین اور جوداخل نہین ہوتی ہین۔ ۹۲

فصل دار کی بیع مین جوچیز داخل ہوتی ہے۔ 〃

فصل اون چیزون کے بیانمین جوزمین مین داخل ہوتی ہین ۹۳

باب خیار شرط کے بیان مین ۹۴

فصل عمل خیار کے بیان مین ۹۵

فصل کن وجہون کے ساتھہ اس بیع کا نفاذ ہوا ہے اور کن کے ساتھہ نہین ہوتا ۵۲

فصل دونون باہم بیع کرنیوالون کے شرط خیار کرلینے مین اختلاف کرنے کے بیان مین ۹۷

باب خیار رویت کے بیان مین ۹۸

فصل اندہے اور وکیل کے خرید کے احکام مین۔ ۱۰۱

باب خیار عیب کے بیان مین ۱۰۲

فصل چوپایون وغیرہ کے بیانمین 〃

فصل ایسی چیزون کے بیان کہ عیب کی وجہ سے اون کا واپس کرنا ممکن نہین اور جنکا واپس کرنا ممکن ہے۔ ۱۰۳ 〃

فصل عیب کا دعوی اور اوسمین خصومت اور گواہ قایم کرنیکے بیانمین ۱۰۴

فصل وصی اور وکیل اور مریض کی بیع وشتری کے بیانمین 〃

باب بیع فاسد کے بیانمین ۱۰۵

باب بیع موقوف کے بیانمین ۱۰۶

باب اقالہ کے بیان مین ۱۰۷

باب بیع مرابحہ اور تولیہ اور وضیعہ کے بیان مین ۱۰۹

فصل قرض کے بیان مین ۱۱۱

باب استحقاق کے بیان مین ۱۱۲

باب ثمن مین زیادتی اور کمی اور ثمن سے بری کرنیکے بیان مین	۱۱۴
باب باپ و وصی و قاضی کے نابالغ لڑکے کا مال فروخت اور اوس کیلئے خریدنے کے بیان مین۔	۱۱۵
باب بیع سلم کے بیان مین۔	
فصل اون چیزون کے بیانمین جنمین سلم جائز ہے اور جس مین جائز نہین ہے	۱۱۷
فصل اون احکام کے بیان مین جو راس المال اور مسلم فیہ پر قبضہ کرنیسے متعلق ہین۔	۱۱۸
فصل رب السلم اور مسلم کے درمیان اختلاف واقع ہونیکے بیانمین۔	״
فصل بیع سلم مین اقالہ اور صلح اور خیار عیب کے بیان مین۔	۱۱۹
فصل بیع مین وکیل کرنیکے بیانمین	״
باب بیع الصرف کے بیان مین	۱۲۰
باب کفالہ کے بیان مین	۱۲۱
باب دعوی اور خصومت کے بیانمین	۱۲۴
باب حوالہ کے بیان مین	۱۲۵
باب حوالہ مین دعوی وشہادت کے بیان مین۔	۱۲۶
کتاب ادب القاضی	״
فصل حبس کے بیان مین	۱۳۱
فصل خلیفہ مقرر کرنیکے بیانمین	۱۳۲
باب تحکیم کے بیان مین۔	״
باب ایک قاضی دوسرے قاضی کے طرف خط بھیجنے کے بیانمین	۱۳۴
فصل خط پر عمل کرنیکے بیانمین	۱۳۵
فصل دوسرے کے مکان مین میخ گاڑنے یا روشندان بنانے یا اوپر والا کچھ اوپر کے مکانمین تصرف کرے یا نیچے والا نیچے کی منزل مین کچھ تصرف کرنیکے بیانمین	۱۳۷
کتاب شہادت کے بیان مین	۱۳۸
فصل اونکے بیان مین جن کی گواہی بسبب فسق کے مقبول نہین۔	۱۴۳

فصل ان لوگون کے بیانمین جن کی گواہی کسی سبب سے مقبول ہو	۱۴۵
فصل محدود چیز کی گواہی کے بیانمین	-
باب دعوی اور گواہی مین اختلاف واقع ہونیکے بیان مین۔	ditto
فصل املاک کے دعوی کے بیانمین	۱۴۷
باب گواہی پر گواہی دینے کے بیان مین۔	۱۴۹
باب گواہی دیکر پلٹنے کے بیانمین	۱۵۰
باب جرح و تعدیل کے بیان مین	۱۵۲
باب وکالت کے بیان مین	۱۵۴
باب بیع و شراء کے وکیل کے بیان مین۔	۱۵۵
فصل بیع و شراء وغیرہا کے احکام کے بیان مین۔	۱۵۸
فصل صغیر کی ولایت کے بیانمین	۱۶۰
باب خصومت اور قبض کی وکالت کے احکام کے بیان مین	۱۶۱

باب معزولی وکیل کے احکام کے بیان مین	۱۶۲
کتاب الدعوی	۱۶۳
فصل ان صورتون مین منکر پر قسم نہین۔	۱۶۹
باب باہم ایک دوسرے کے دعوی پر قسم کھانیکے بیان مین	۱۷۰
فصل دعوون کے دفع کرنیکے بیان مین۔	۱۷۱
باب دو مردون کے دعوے کرنے کے بیان مین۔	۱۷۲
باب نسب کے دعوی کرنیکے بیانمین	۱۷۳
باب اقرار کے بیان مین	۱۷۴
باب استثنا کے بیان مین	۱۸۰
باب مریض کے اقرارون اور فعلون کے بیان مین۔	۱۸۱
کتاب صلح کے بیان مین	۱۸۳
فصل دعوی دین کے بیانمین	۱۸۸
کتاب عقد مضاربت کے بیانمین	۱۹۰

فصل مضاربت کے بیان مین	۱۹۱
باب امانت رکھنے کے بیان مین	۱۹۳
باب عاریت کے بیان مین	۱۹۴
باب ہبہ کے بیان مین	۱۹۶
باب رجوع ہبہ کے بیان مین	۲۰۳
باب زبردستی کرنیکے بیان مین	۲۰۷
باب شفعہ کے بیان مین	۲۰۹
باب طلب شفعہ کے بیان مین	۲۱۲
باب مراتب شفعہ کے بیان مین	۲۱۶
باب اون امور کے بیان مین جنسے حق شفعہ بعد ثابت ہونیکے باطل ہوجاتا ہے اور جن سے باطل نہین ہوتا	۲۱۸
فصل جسمین شفعہ ثابت ہوتا ہے یا نہین ثابت ہوتا ہے اوس کے بیان مین۔	۲۱۹
باب شفعہ مین گواہی دور کرنے اور شفیع اور مشتری اور بائع کے درمیان اختلاف واقع ہونیکے بیان مین۔	۲۲۰
باب نابالغ کے شفعہ کے بیان مین	۲۲۱
باب اوس چیز کے جو شفعہ کو باطل کردیتی ہے۔	۲۲۳
باب شفعہ کے واسطے وکیل کرنے اور وکیل شفعہ کے شفعہ دیدینے کے بیان مین۔	۲۲۵
فصل اہل کفر کے شفعہ کے بیان مین	۲۲۶
باب مرض مین شفعہ کے بیان مین	۲۲۶
باب قسمت کے بیان مین	۲۲۸
باب تقسیم سے رجوع کرنے اور قرعہ ڈالنے کے بیان مین	۲۳۱
فصل تقسیم مین خیار ہونیکے بیان مین	۲۳۲
فصل اون لوگون کے بیان مین جو غیر کے طرف سے متولی تقسیم ہوسکتے ہین اور جو نہین ہوسکتے ہین	۲۳۳
فصل تقسیم مین غلطی واقع ہونیکے بیان مین	۲۳۴
باب زراعت کے مشروع ہونے اور اوسکے تفسیر اور رکن اور شرائط جواز اور حکم کے بیان مین۔	″

باب رہن مین مزارعت ومعاملہ کرنے کے بیان مین۔	۲۳۸
باب معاملہ کی تفسیر اور شرائط اور احکام کے بیان مین۔	۲۳۹
باب احیاء اموات زمین کے بیان مین	۲۴۰
فصل زمین زندہ کے حق مین وہ حکم ہوتے ہین ایک حریم دوم وظیفہ۔	۲۴۳
بیان حکم وظیفہ	۲۴۴
فصل نہرون کے بیان مین	"
باب رہن کے احکام کے بیان مین	۲۴۵
فصل اون صورتون کے بیان مین جن سے رہن واقع ہوتا جاتا ہی اور جنسے نہین واقع ہوتا ہے۔	۲۴۷
فصل جسکے عوض رہن رکہنا جائز ہوتا ہے اور جس کے عوض جائز نہین ہوتا ہی اوسکے بیان مین۔	۲۴۸
فصل جسکا رہن رکہنا جائز ہے اور جسکا جائز نہین ہے۔	"
باب ایسے رہن کے بیان مین جسمین کسی عادل کے پاس رکہے جانے کی شرط ہو۔	۲۵۱
باب مرہون کے ضمان یا بغیر ضمان تلف ہوجانے کے بیان مین	۲۵۲
باب مرہون کے نفقہ اور غیر نفقہ کے مشابہ ہے اوسکے بیان مین	۲۵۳
باب اوس حق کے بیان مین جو مرتہن کا مرہون مین واجب ہوتا ہے	۲۵۴
باب مال مرہون مین راہن یا مرتہن کے تصرف کرنیکے بیان مین	۲۵۵
باب راہن و مرتہن کے اختلاف کرنے اور اوسمین گواہی دینے کے بیان مین۔	۲۵۶
باب چاندی کے عوض چاندی اور سونیکے عوض رہن رکہنے کے بیان مین۔	۲۵۷
باب جنایت کی تعریف اور اوسکے انواع اور احکام کے بیان مین	۲۵۸

باب کون شخص قصاص مین قتل ہوسکتا ہے اور کون نہین۔	۲۶۲
باب قصاص حاصل کرنے والون کے بیان مین	۲۶۵
باب جان تلف کرنے سے کم مین قصاص لینے کے بیان مین۔	۲۶۶
باب شہادت قتل اور اقرار اور ولی جنایت کے قاتل کی طرف سے تصدیق اور تکذیب کے بیانمین	۲۶۹
باب سر اور چہرہ کے زخمون کے بیان مین۔	۲۷۴
باب جنین کے بیان مین	۲۷۸
صلح اور عفو اور ادائے شہادت کے بیان مین۔	۲۷۹
باب قسامت کے بیان مین	۲۸۱
باب وصیت کی تفسیر کے بیانمین	۲۸۴
باب الفاظ کے بیان مین جو وصیت ہوتے ہین اور جو نہین ہوتے ہین۔	۲۸۵
باب تہائی مال یا اوس کے مانند کسی حصہ کی وصیت کرنے اور اپنے پسر یا دختر کے حصہ کے برابر مال کی یا کم یا زیادہ کی وصیت کرنیکے بیان مین۔	۲۸۷
باب وصیت اقارب وغیرہم کے بیان مین	۲۸۹
باب وصی کے بیان مین	۲۹۲
وصیت پر گواہی دینے کے بیان مین۔	۲۹۳
کتاب فرایض کے بیان مین	۲۹۶
باب ذوی الفروض کے بیانمین	۲۹۷
باب عصبات کے بیان مین	۳۰۲
باب حجب کے بیان مین	۳۰۳
فصل میراث مرتد کے بیانمین	۳۰۴
فصل میراث حمل کے بیانمین	۳۰۵
باب مفقود اور قیدی اور غرق اور حرق کے بیانمین	"
باب خنثی کے بیان مین	۳۰۶

باب ذوی الارحام کے بیانمین	۳۰۷
باب حساب فرایض کے بیانمین	۳۰۹
باب توافق اور تماثل اور تداخل اور تباین کے پہچاننے کے بیانمین	۳۱۲
باب عول کے بیان مین	۳۱۴
باب رد کے بیان مین۔	۳۱۶
باب مناسخہ کے بیانمین	۳۱۷
باب تشابہ کے بیان مین جن کو استحاناً دریافت کرتے ہین۔	۳۱۹

